



خشک پھول

بیلا بخاری



www.urdu novels mania . com

N Novels
Mania

Urdu Novels Mania Team©

www.urdu novels mania . com

ناول: خشک پھول ۴

رائیٹر: بیلا بخاری

اللہ جی پلیز میری مدد کریں دیکھیں ہم ڈیل کرتے ہیں اگر آج والا پیر میرا اچھا ہو گیا ت۔۔ تو ہاں یاد آیا تو وہ جو میرا فیورٹ ڈریس ہے ناں وہ میں فریدہ (ملازمہ) کو دے دوں گی۔۔

سچ میں چھوٹی بی بی۔۔۔۔

سوٹ کا نام سنتے ہی فریدہ کی چمکتی آواز گونجتی ہے۔۔۔۔

دعا مانگتی پیاری سی لڑکی تبھی نگاہوں سے اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔

فریدہ۔۔۔۔۔

اگر تم نے میری دعا پر آمین کہنے کی بجائے کوئی بھی دوسرا لفظ منہ سے نکالا تو ڈیل کینسل سمجھنا۔۔۔۔

فریدہ جواب میں بتیسی کی نمائش کرتی ہے۔۔۔۔

دیکھیں نا اللہ جی اب تو فریدہ بھی میری دعا پر آمین کہہ رہی ہے پلیز اپنی معصوم سی ساوری کی آج تھوڑی سی مدد کر دیجئے ناں بس آج والا پیپر اچھا ہو جائے م۔۔۔ میں۔۔۔

چھوٹی بی بی۔۔۔

اب بس بھی کریں مجھے اور بھی بہت کام کرنے ہیں آپ کی ڈیل تو لمبی ہوتی جا رہی ہے۔۔۔

اف فریدہ مجال ہے جو تمہاری زبان کو آرام آئے ٹوک دیا ناں بھلا دعا مانگتے ہوئے کوئی بیچ میں بوتا ہے۔۔۔

ہاں تو اللہ جی میری ڈیل میں تھوڑی تبدیلی آگئی ہے مجھے پتا ہے آپ میری مدد کریں گے اور پیپر بھی اچھا ہوگا تو میں نے جو اسے ڈریس دینے کا کہا تھا کیونکہ اس نے مجھے بیچ میں ٹوک دیا تھا اس وجہ سے میں اس شیطان لڑکی کو کچھ بھی نہیں دوں گی۔۔۔

ک۔۔ کیا آپ ایسا نہیں کر سکتیں چھوٹی بی بی 😞 فریدہ کی دکھ بھری فریاد آتی ہے۔

میں ایسا ہی کروں گی جاواب تمہیں دیر نہیں ہو رہی فریدہ۔۔۔

فریدہ بیچاری منہ لٹکائے باہر چلی جاتی ہے۔۔۔

اللہ جی آپ کو تو پتا ہے ساوری سید ایسا نہیں کر سکتی یہ تو اسے تنگ کر رہی تھی آپ بس میری ہیلپ کججئے گا باقی میں خود سنبھال لوں گی۔۔۔

سمر۔۔۔۔

ہمیں اس جگہ پر پہنچنا پڑے گا۔۔۔

ہم تمام اہلکاروں سے کوریڈی ہو کر اس جگہ پہنچے ہم اسی وقت ریڑ کریں گے۔۔۔

ابھی وہ کچھ کہتا کہ تبھی کوئی نرم سا وجود اس نوجوان سے ٹکراتا ہے۔۔۔

اف اللہ جی میری تو کمر ٹوٹ گئی اب میں کیسے پیپر دوں گی میں نے آپ سے مدد کرنے کا کہا تھا آپ نے تو اتنی زیادہ مدد کر دی اب تو چار ماہ پڑھائی سے چھٹی۔۔۔۔

واٹ واہیل۔۔۔

اجنبی آواز پر ساواری سید آنکھیں کھولتی ہے سامنے کھڑے شخص کی غصے سے گھورتی نگاہوں میں دیکھتے ہی وہ ہوش کی دنیا میں آتی ہے۔۔۔

ی۔۔۔ یہ کیا میں گرمی نہیں اور مجھے کوئی چوٹ نہیں آئی میرا سہانہ خواب پورا ہونے سے پہلے ہی ادھورا رہ گیا۔۔۔

اسکی دہائی پر وہ نوجوان اسکی کمر سے اپنا ہاتھ ہٹاتا ہے اور لیں جی ساوری صاحبہ زمین پر پڑی تھیں۔۔۔

اف میری کمر۔۔۔۔۔

سانوری کی دہائی پر وہ شخص نیچے جھکتا ہے۔

کیا ہوا ٹھیک سے نہیں لوٹی؟

ک۔ کیا نہیں ٹوٹی اور تم چھپکلی کے بھائی کون ہو تم۔۔۔؟

میں کون ہوں۔۔۔

تم مجھے نہیں پہچانتی۔۔

چچ چچ۔۔۔

نہیں پہچانتی کیا کر لو گے فرشتہ تو ہو نہیں اور ناں کوئی پولیس والے جو تمہیں پہچانو، فضول انسان ایک تو میری کمر توڑ دی اوپر سے فالتو باتیں کر کے میرا وقت ضائع کر رہے ہو۔۔۔

ساوری سید کی بات سنتے ہی وہ ایک ہی جھٹکے میں اسے بازو سے کھیپتا ہے جس سے وہ سیدھی ہوتی اسے گلے لگتی ہے سامنے اسکا نام پڑھتے اس کی شکل دیکھنے والی تھی۔۔۔

مقابل کی آنکھوں کی چمک بڑھ جاتی ہے۔۔۔

س۔۔۔۔۔

آپ کے لئے آئی جی سر کی کال ہے وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔۔

وہ ساوری کو ساتھ لئیے بیچ پر بیٹھتا ہے۔۔۔

تم میری مسز کا خیال رکھنا۔۔

یس سر۔۔۔

پولیس اہلکار جلدی سے جواب دیتا ہے۔۔۔

اور تم اگر یہاں سے ایک انچ بھی ہلی تو تمہاری کمر کے ساتھ ساتھ باقی ہڈیاں بھی توڑ دوں گا مسز عشارب شاہ رضوی۔۔۔

اسکی حیرت سے کھلی ہوئی بڑی آنکھیں دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا فون پر بات کرنے چلا جاتا ہے۔۔۔

م۔۔۔ میم کیا آپ سچ میں ہمارے سر کی مسز ہیں جہاں تک مجھے معلوم ہے سر کی تو کوئی شادی نہیں ہوئی اور لڑکیوں سے تو وہ بہت دور رہتے ہیں خیر اب کیا کہہ سکتے ہیں سر نے مجھے بنا بتائے شادی کر لی یہ غم زندگی بھر رہے گا۔۔۔

چپ کرو تم سر کے سکے۔۔۔

ساوری اپنا گھومتا ہوا سر تھامتے ہے جب دماغ جگہ پر آتا ہے تو اسکے دماغ میں زبردست آئیڈیا آتا ہے وہ شرارتی نگاہوں سے سامنے کھڑے بے وقوف کو دیکھتی ہے۔۔۔

تمہارے سر نے تو اپنی شادی میں مجھے بھی نہیں بولایا خیر یہ اتنی بڑی بات نہیں، ہاں مگر تمہیں نا بولا کر بہت بڑی غلطی کی اب تمہارے سر نے غلطی کی ہے تو سزا دینا ہمارا فرض بنتا ہے۔۔۔

م۔۔۔ مگر میم جب آپ کو بھی شادی میں نہیں بولایا تو پھر آخر یہ شادی ہوئی کیسے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

تم پہلے اپنا نام بتاؤ۔۔۔؟

کیوں میم کیا آپ ہمارے لئے لڑکی ڈھونڈیں گی ویسے میری ابھی تک شادی نہیں ہوئی اگر آپ کی نظر میں کوئی لڑکی ہے تو جلدی سے بات چلائیں ہاں مگر میری ایک شرط ہے لڑکی گوری ہوئی چاہیے اور تھوڑی سی بے وقوف اگر۔۔۔۔۔

بس بس کتنا بولتے ہو تم اف میرا سر چکرا رہا ہے تم نے تو آج فریدہ کا بھی ریکارڈ توڑ دیا۔۔۔

فریدہ تو میری ہونے والی بیوی کا نام فریدہ ہے۔۔۔

سانوری جب غصے سے اسے دیکھتی ہے تو وہ جلدی سے اپنا نام بتاتا ہے۔

میم سزا سے یاد آیا ہم کیسے سزا دے سکتے ہیں۔۔۔؟

کیوں ہم کیوں نہیں سزا دے سکتے چلو تم نہیں دے سکتے مگر میں تو انکی بیوی ہوں ناں میں ایسا کر سکتی ہوں۔۔۔



یہ بات تو ٹھیک ہے

پولیس اہلکار جواب دیتا ہے۔

سانوری گھڑی پر ٹائم دیکھتی ہے جہاں پیپر شروع ہونے میں پانچ منٹ باقی تھے وہ جلدی سے کھڑی ہوتی ہے اور کمرہ امتحان کی طرف چلنا شروع کر دیتی ہے ساتھ وہ پولیس اہلکار عرف راشد بھی میم کے پیچھے چل رہا تھا۔

تمہیں جیسا سمجھایا ہے ویسے کرنا کوئی غلطی نا کرنا۔۔۔

جی بھابھی جی۔۔۔

ساواری مسکراتی ہوئی ہال میں انٹر ہوتی ہے اسکا گروپ اپنی لیڈر کو مسکراتے ہوئے دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے۔۔۔

ساواری کیا ہوا خیریت ہے آج بہت مسکرایا جا رہا ہے کیا پیپر تیار کر لیا تھا مجھے یقین نہیں آ رہا ساواری سید اور پڑھائی کرے ناممکن سی بات ہے۔۔۔

رمشا کی بات پر باقی چار لڑکیاں مسکراتی ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

چھوڑو تم سب کیوں ہماری باس کو تنگ کر رہی ہو آؤ ساواری یہ ہے تمہاری سیٹ۔۔۔

کو کب اسے بیٹھنے کا کہتی ہے اور ساواری کے بیٹھنے کے بعد باقی لڑکیاں بھی اپنی اپنی سیٹ پر بیٹھ جاتی ہیں۔۔۔

پیر سب کو دے دیا گیا تھا اور تین بوڑھے سے استادان معصوم و مظلوم سٹوڈنٹس کی نگرانی کر رہے تھے جتنی سختی کے قصے آج ہر سٹوڈنٹ کی زبان پر تھے ۔۔۔

پیر پڑھتے ہی پانچوں کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی تھیں ۔۔

رمشا یہ کونسا پیر ہے آج تو سٹیٹکس کا پیر تھا ناں تو یہ انگلش کا پیر یہاں کیا کر رہا ہے۔

ساوری کی دبی ہوئی چنگارتی آواز رمشا کے ساتھ آس پاس بیٹھے تمام سٹوڈنٹس تک پہنچتی ہے ۔۔۔

یارتھا تو انگلش کا میں نے سلف پچھلے ہفتے دیکھی تھی اب انہوں نے غلط پیر دے دیا ہے تو اس میں میری کیا غلطی ہے ۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اف حد ہے رمشا تم ایسی حرکت کیسے کر سکتی ہو ۔۔

سر ساوری کو خاموش ہونے کا کہتے ہیں وہ بیچاری خاموش سی سر جھکائے بیٹھتی ہے ۔۔۔

تب ہی دس منٹ بعد اسکے پاس سرگوشی ہوتی ہے ۔۔۔

چیچ چیچ بہت دکھ ہوا۔۔۔

جانی پہچانی آواز پر وہ اس منحوس پولیس والے کو دیکھتی ہے۔۔۔۔

ارے ایس پی عشارب شاہ رضوی آپ یہاں خیریت بیٹا کیسے آنا ہوا وہی سر جو ساوری کو سختی سے خاموش ہونے کا کہتے ہیں لہجے میں مٹھاس ڈالے عشارب شاہ رضوی سے مخاطب تھے۔۔

سر آپ ہی سے ملنے آیا تھا عشارب شاہ رضوی سعادت مندی سے جواب دیتا ہے۔۔۔

ماشا اللہ۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

تمام سٹوڈنٹس ایک منٹ توجہ سے میری بات سن لیں۔۔۔

مگر سر ہم آپ کی بات کیسے سن سکتے ہیں جبکہ آپ جانتے ہیں پیپر کے وقت سٹوڈنٹس کے لئے ایک ایک سیکنڈ ضروری ہوتا ہے۔۔۔

وہ ساوری سیدھی کیا جو اپنا بدلانا لے۔۔۔

ساوری کی بات پر تمام لڑکے لڑکیاں اسکی ہاں میں ہاں ملا تے ہیں۔۔۔

سہر ایک کنڈیشن پر ہم سب آپ کی بات ناصر ف توجہ سے سنیں گے بلکہ دل میں حفظ کر لیں گے اگر

تہ خانہ آج پھر دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا ہوڈی میں چھپا ہوا چہرہ اس آدمی کے چلانے پر مسکرا رہا تھا اس کے مسکرانے کا مطلب تھا غلطی کرنے والے کو مزید تکلیف دی جائے اور اب بھی اسکے آدمی یہی کام کر رہے تھے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

م۔۔۔ میرے ساتھ ایسا کر کے اچھا۔۔۔

بات پوری کرنے سے پہلے اس کا وجود جھٹکا کھاتا ہے کیونکہ گولی سیدھی اسکے سینے میں لگتی ہے۔۔۔

"ایک تو انتہائی بے سراج رہا تھا اوپر سے میرے آگے بولنے کی جرات کر کے سالے نے سارے موڈ

کاستیاناس کر دیا اسکا سپیکر ہمیشہ کے لئے بند کر دیا۔

اور تو خبردار جو فضول میں کوئی آواز نکالی تیری آواز مجھے بلکل بھی نہیں آنی چاہیے ایسی کونسی تکلیف دے رہا تھا بھلا ہاتھ کاٹنے پر بھی کوئی چیختا ہے۔۔۔۔۔"

اس کے آدمی تائید میں سر ہلاتے ہیں جبکہ دوسرا شکار خوف سے کپکپا رہا تھا۔۔

تم کیوں گھبرا رہے ہو تمہیں تو بہت پرسکون سزا دوں گا کہ تم مرنے کے بعد بھی مجھے دعا دو گے۔۔۔"

ہوڈی پہنے نوجوان کی سرسراہتی آواز مرے ہوئے شخص کے دوست کو سنائی دیتی ہے۔

اس اندھیرے کمرے میں اسکا قمقہ گونجتا ہے ساتھ ہی دوسرا وجود بے جان ہو کر گرتا ہے۔۔۔

دونوں کی لاشوں کو تحفے کے طور پر پولیس اسٹیشن بھیج دو آخر انہیں بھی اندازہ ہونا چاہیے مجھ سے ٹکر لینے والوں کا کیسا انجام ہوتا ہے۔۔۔۔

م۔۔ میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی، اس نے کہا تھام۔۔۔ میں صرف اسکی ہوں۔ اگر میں نے
 ای۔۔ ایسا کیا تو وہ آپ کو م۔۔ مار دے گا۔ ڈیڈ آپ کو نہیں پتا و۔۔۔ وہ ہر وقت م۔۔ مجھے ارد گرد
 و۔۔ دیکھائی دیتا ہے اس کی آنکھیں بہت ڈراؤنی ہیں ج۔۔ جب وہ دیکھتا ہے تو م۔۔ میری
 سانسیں رک جاتی ہیں۔۔۔

اس سے پہلے وہ اپنا وائس میج اپنے ڈیڈ کو سینڈ کرتی کوئی اسکے ہاتھ سے موبائل چھینتا ہے اور دیوار پر
 مارتا ہے۔۔۔

موبائل کرچیوں میں بٹ کر ادھر ادھر بکھر گیا تھا وہ اس لڑکی کا منہ دبوچتا ہے۔۔۔

ا۔۔ اب میں نے ک۔۔ کیا کیا ہے آ۔۔۔ آپ ن۔۔ نے جیسے کہا تھا و۔۔۔ ویسے ہی تو کر رہی تھی
 ۔۔۔

نقاب پوش انسان جواب دینے کی بجائے واچ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔

جسکا مطلب تھا یہ ٹائم اسکا ہے جس میں اس لڑکی کو کسی سے بات کرنے کی اجازت نہ تھی۔

آج اسنے یہ غلطی کر کے اس کے سونے ہوئے درندے کو جگا دیا تھا۔۔۔

اٹھو۔۔۔

پ۔۔۔ پلیز مجھے معاف کر دو م۔۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔۔

وہ لڑکی روتی ہوئی بیڈ سے نیچے اترتی ہے۔۔

میرے پاس آو۔۔۔

اسکے حکم پر لڑکھراتی ہوئی وہ اسکے پاس جاتی ہے۔۔۔

وہ اسکا رخ پھیر کر اسکے بازو انتہائی بے دردی سے کمر کے پیچھے کر کے سختی سے باندھتا ہے تو وہ درد برداشت کرنے کی کوشش میں ہونٹوں کو سختی سے جھڑکتی ہے تاکہ کوئی سسکی ناسکے ورنہ وہ اسکی زبان کاٹنے میں دیر نہیں کرتا۔۔۔

جیکٹ پہنانے کے بعد وہ اسے گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا وہ بنا خوف کے آگے بڑھتا جا رہا تھا جبکہ وہ ڈری سہمی سی لڑکی جو کہ اپنے شکار کے سامنے بالکل ہرن کے بچے کی طرح لگ رہی تھی آس پاس دیکھ رہی تھی کہ کہیں اسکے ڈیڈ اور مام نا دیکھ لیں۔۔۔۔

ولا سے نکلنے کے بعد وہ اسے اپنے ساتھ پیچھے ہیومی بانک پر بیٹھاتا ہے تو بندھے ہاتھوں کے ساتھ اسے اپنی موت واضح نظر آرہی تھی اسکا سر لڑھک کر اسکے اوپر گرتا ہے وہ پراسرار سی مسکراہٹ کے ساتھ اسکے بے ہوش وجود کو اٹھا کر وہی سڑک پر لیٹاتا ہے۔۔۔

بے ہوش ہو گئی تھی تو کیا ہوا سزا تو ہر حال میں دینی تھی تو ایسے ہی سہی۔۔۔۔

لندن کے قدرے سنان علاقے میں وہ لڑکی جسکی ہلکی سی خراش پر اسکے باپ کی جان پر بن آتی تھی آج وہی لڑکی اپنے باپ کے ولا کے سامنے ٹھہڑھراتی سردی میں سڑک پر پڑی نا کردہ گناہ کی سزا بھگت رہی تھی۔

ٹھنڈی سرد ہوا اس لڑکی کی ہڈیوں میں گھس رہی تھی آہستہ آہستہ اسکا وجود نیلا پڑ رہا تھا سامنے کھڑا بے رحم انسان اسکی حالت دیکھ کر پرسکون ٹھہرا تھا جیسے ہی اسکی حالت مرنے کی قریب ہو رہی تھی ویسے ہی اسکی آنکھوں کی سرخی ختم ہو رہی تھی۔۔۔۔

وہ اسکے سر دپڑتے وجود کی طرف جھکتا ہے اور اسکے بندھے ہاتھ کھولنے کے بعد اسے ایسے ہی چھوڑے اپنی بانیک کی طرف واپس جاتا ہے بانیک سٹارٹ کرتے اسکی مردہ ہوتے وجود کو آخری بار دیکھتے وہاں سے چلا جاتا ہے ۔۔۔

سر اگر آج آپ ہمیں تھوڑی دیر کے لئے سب کو ایک دوسرے کی مدد کرنے کا موقع دیں ۔۔۔

سر کی خشمیں نگاہوں پر ساواری سید وضاحت سے بتاتی ہے۔

میرا مطلب تھا سر ایک دوسرے کی ہیلپ کرنا تو اچھی بات ہے اور آپ تمام ٹیچرز کی سختی کے قصے سنتے ہی ہم سب کو تقریباً پیپر بھول گیا ہے اس لئے تو آج آپ کو بہت سنہری موقع مل رہا ہے آپ تمام افواہوں کو غلط ثابت کر دیں ۔۔۔

اوہو تو ساواری سید ایک وفادار اور اصولوں کے پابند انسان کو سر عام نقل کا مشورہ دے رہی ہیں ۔۔۔

سر نقل کا نہیں "مد" کا لفظ استعمال کیا ہے ایک تو آپ کو خدمت خلق کا موقع دیا اوپر سے مجھے ہی غلط کہا جا رہا ہے ب۔۔۔ بھلائی کا تو زمانہ ہی نہیں۔۔۔

لیں جی بات مکمل کرتے ہی ساوری صاحبہ اب زور و شور سے رونے کا شغل جاری کیے بیٹھ گئی تھی ساتھ میں اسکی فرینڈز داو کے طور پر اسے چپ کرنے کا کہہ کر مزید رونے کا مشورہ دے رہی تھیں

پوری کلاس اب بول رہی تھی۔۔۔

سر آپ نے بہت غلط کیا ہے اس بیچاری نے مدد کرنے کا کہا تھا اوپر سے آپ نے اس بیچاری پر نقل کا الزام لگا دیا۔

www.urdu novelsmania.com

This is really not fair sir..

عشارب شاہ رضوی اسکی ایکٹنگ دیکھ کر زچ ہو رہا تھا بلاخروہ بولتا ہے۔۔۔

سریہ ہونہار سٹوڈنٹس ہیں اگر آپ یہ خدمت خلق کرنے کا موقع اپنے اس بندے کو دیں تو ناصرف مجھے خوشی ہوگی بلکہ ان سب کا بھی بھلا ہو جائے گا۔۔۔

سرجو ساوری کے جال میں تقریباً پھنس چکے تھے اسے اس منحوس پولیس والے نے اسکی چال ناکام کر دی تھی۔ ساوری رونا بھول کر اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے کچا چا جائے گی۔۔۔

مگر بیٹا آپ کیسے آپ کے اپنے ڈیوٹی آورز میں چلیں جیسے آپ کو مناسب لگے۔۔۔۔

بہت بہت شکریہ سراب آپ آرام سے بیٹھیں آج میں ان سرپھروں کو سنبھالتا ہوں۔۔۔

ساوری کا ڈرامہ ناکام دیکھتے تمام سٹوڈنٹس اپنا پیپر حل کرنے میں لگ گئے تھے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اب عشارب شاہ رضوی انکی ناصرف کڑی نگرانی کر رہا تھا بلکہ جو بھی ذرا سا سراسر ادھر ادھر گھماتا اسے اٹھا دیتا تھا مطلب اسکا ٹارگٹ ساوری کی فرینڈز تھیں جنہیں ہٹاتے ہی وہ ساوری کو اکیلا کر چکا تھا وہ ہر رو میں جا رہا تھا ساوری کے پاس پہنچتے ہی وہ رک جاتا ہے۔۔۔

کیا ہوا مسز عشارب شاہ رضوی پلان ناکام ہونے پر صدمہ لگا ہے ویسے لگنا بھی چاہیے کیا کہا تھا میرا انتظار کرنا میری بات نامانے کی یہ چھوٹی سی سزا بھگتو۔۔۔

اس چھپکلی کے بھائی مطلب عشارب کی بات سن کر ساوری کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں اور وہ فوراً اپنے اللہ جی سے شکوہ کرتی ہے۔۔۔

"اللہ جی میں نے تو مدد کے لیے فرشتہ کی دعا مانگی تھی جو قبول ہوتے ہوتے رہ گئی بیچ میں جو یہ شیطان کا چیلہ آگیا تھا"

اب میں کیا کروں۔۔۔؟

روتے ہوئے اسکی سسکی نکلتی ہے جبے سن کر عشارب کے دل کو تکلیف ہوتی ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

مسز۔۔۔۔

ساوری اسکی آواز ان سنی کیے بس روتے جارہی تھی ساتھ ساتھ آہستہ بول رہی تھی۔۔۔

منحوس جھوٹا پولیس والا اللہ کرے آج اسکے ابا ہٹلر بن کر اسکی پٹائی کریں کاش مجھے ایک بار اسکے ابا کا پتا چل جائے گن گن کر بدلا لوں گی اسکی ساری ان دیکھی (ساوری نے نہیں دیکھا تو اندھی گرل فرینڈز) کی لسٹ بنا کر انہیں دیکھاؤں گی۔ اسکے باپ کو نہیں تو آئی جی صاحب کو دیکھاؤں گی ایک منٹ میں نوکری سے فارغ ناکیا تو میرا نام بھی ساوری سید نہیں۔۔۔۔

عشارب اسکی پلینگ سن کر مسکرا رہا تھا اسکے اچانک اٹھنے پر سنجیدہ ہو جاتا ہے۔۔۔

مسز کیا ہوا۔۔۔؟

وہ پہلا لفظ دھیرے اور باقی لفظ اونچا بوتا ہے وہ اسے جواب دیے بنا سینئر سر کے پاس جاتی ہے اور اپنا خالی پیپر انکے ہاتھ میں دیتی ہے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

یہ کیا بچے آپ نے تو کچھ بھی نہیں لکھا۔۔۔

سر مجھ سے کچھ بھی نہیں لکھا جا رہا ویسے بھی آپ نے جب مدد سے انکار کیا میرے دماغ میں ان سوالوں کے رہے سہے جواب بھی غائب ہو گئے اب مجھے اس اندھے انسان سے شادی کرنی پڑے گی فیل ہونے کی صورت میں یہی سزا سنائی گئی تھی ایک تو سلف گم ہونے کے بعد ملی تو پیپر سیٹکس کا سمجھ

کرتیاری شروع کردی یہاں آنے پر معلوم ہوا انگلش کا پیپر ہے۔ میرے اس دکھ کو وہی سمجھ سکتا ہے جو خود اس سے گزرا ہو۔۔۔

خیر سراپ کیا ہو سکتا ہے مجھے جانے کی اجازت دیں۔۔۔

ساواری کی اتنی لمبی تقریر جو اسکے لحاظ سے دکھ بھری کہانی تھی سن کر تینوں استاد مسکراتے ہیں آج اتنے عرصے بعد انہیں اس شرارتی اور زندہ دل لڑکی میں اپنی جھلک نظر آرہی تھی کیونکہ وہ خود بھی اس تجربے سے گزر چکے تھے تقریباً ہر سٹوڈنٹ ہی گزرتا ہے۔۔۔۔

مگر آپ ابھی نہیں جاسکتی رولز کے مطابق آپ پیپر ختم ہونے سے صرف آدھا گھنٹہ پہلے جاسکتی ہیں اور رہی بات آپ کے فیل ہونے کی تو ہم اپنی بیٹی کی شادی اندھے انسان سے کروا کر رہیں گے ان کا اشارہ عشارب شاہ رضوی کی طرف تھا جو معصوم سی ساواری نہیں سمجھ سکتی تھی۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

جائیں آپ پیپر حل کریں ہم تب تک آپ کی مدد کا بندوبست کرتے ہیں۔۔۔

سچ میں سر۔۔۔

ساوری خوشی خوشی اپنی سیٹ پر جاتی ہے سامنے کھڑے عشارب کو تو میڈم صاحبہ ایسے انور کرتی ہے جیسے وہ موجود ہی نہ ہو۔۔۔

کیا ہوا کوئی خزانہ مل گیا ہے۔۔

ہونہ تم سے مطلب جھوٹے پولیس والے ویسے شکل سے تو چہڑا سی بھی نہیں لگتے اور میرے سامنے بن رہے تھے ایس پی۔۔۔

وہ بیچارہ اپنی پرسنلٹی پر اتنا برا تبصرہ سن کر صدمے میں پہنچ گیا تھا۔۔۔

ساوری اسکی شکل دیکھ کر اپنے جلمے دل کو ٹھنڈک پہنچا رہی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سمر۔۔۔۔۔

کیا آج یہی مرنے کا ارادہ ہے۔

مٹھے طنز میں اسکی ڈوبی ہوئی آواز سن کر وہ اپنی سر پھری ہونے والی مسز کو دیکھتا ہے مسکراتے ہوئے اسے دیکھ کر باقی سٹوڈنٹس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔۔۔

اف ذرا پیپر کو تو دیکھو کیا آیا ہوا ہے۔۔۔۔

لیں جی پیپر پڑھتے ہی ساوری سید ایسے خوش ہو رہی تھی جیسے اپنے ڈیزائنر ڈریس دیکھ کر خوش ہوتی تھی

۔۔۔

اسکی پیپر لکھنے کی سپیڈ پر ناصر ف تمام سٹونٹس بلکہ خود عشارب صاحب بھی حیران رہ گئے اتنا سا روقت ضائع کرنے کے باوجود ساوری پندرہ منٹ پہلے پیپر لکھ چکی تھی وہ عشارب کو تنگ کرنے کے لئے اسے بلا کم چڑا دیا وہ رہی تھی۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سمر رر رر رر رر۔۔۔۔

پیپر ہو گیا ہے۔۔۔

عشارب تپا ہوا اسکے پاس پہنچتا ہے۔۔۔

تو کیا کروں نالائق مسز۔۔۔

تم جھوٹے پولیس والے تم خود نالائق ہو گے اسی لیے تو چڑا اسی کے فرائض انجام دے رہے ہو، اگر ذہین ہوتے تو پائلٹ بن کر آج جہاز اڑا رہے ہوتے خیر ساوری سید کو اور بھی بہت سے کام کرنے ہیں جس میں سب سے اہم کام تمہاری نوکری ختم کروانی ہے تمہیں انفارم کر رہی ہوں تاکہ بعد میں مجھ سے الجھنے سے پہلے ہزار بار سوچو کیونکہ ۔۔۔۔

'ساوری سید جو بھی کام کرتی ہے ڈنکے کی چوٹ پر کرتی ہے'

Mindit...

واقعی چلو دیکھتے ہیں ۔۔

ہونہہ دیکھ لینا ۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ساوری صاحبہ کمرہ امتحان سے ایسے نکلتی ہے جیسے جیل سے رہا ہوئی ہو ۔۔۔

تمام سٹوڈنٹس جو پیپر زدے کر جا رہے تھے ان میں سے چند سٹوڈنٹس کو عشاء رب روک دیتا ہے ۔۔۔

عشارب نے جن سٹوڈنٹس کو روکا تھا وہ اب پولیس کے زیر ہر است تھے ان سے تفتیش کی جارہی تھی

ٹارچر سیل میں ان کی اعلیٰ خدمت کی جارہی تھی وہ بھی ڈھیٹ تھے ابھی تک منہ نہیں کھولا تھا۔۔۔

تم سب اپنے ساتھ بہت برا کر رہے ہو میں تو سزا میں تھوڑی رعایت کر رہا تھا پر تم سب اسکے قابل ہی نہیں اب جس انداز سے تم لوگوں کی تفتیش ہوگی وہ ذرا مختلف ہوگی۔۔۔

انسپکٹر راشد۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

یس سر۔۔۔۔

تم کیوں خودخواہ بچوں کو ڈرا رہے ہو دیکھو تو کیا حالت کر دی ہے عشارب ایک لڑکے کی آنکھ کے زخم کو ہاتھ لگاتا ہے تو اسکی دردناک چیخ سن کر باقی تین سٹوڈنٹس ڈر جاتے ہیں۔۔۔

ارے یار میں نے صرف ہاتھ لگایا ہے اور تم ابھی سے ٹپ رہے ہو ابھی تو تم لوگوں کو جی بھر کر کھلاؤں گا کہ صرف دس منٹ کے اندر تم لوگوں کی بند زبان ایسے چلے گی کہ جو معلومات تم پچھلے تین گھنٹے سے بھول گئے تھے وہ معجزاتی طور پر یاد آجائے گی۔۔۔۔

تبھی ٹرے میں مطلوبہ قسم کا خاص کھانا انکے سامنے رکھا جاتا ہے۔۔۔

عشارب شاہ رضوی انکے سامنے رکھی چیمپر بیٹھتا ہے انسپکٹر راشد کو وہ کھانا ان تمام مجرموں کو کھلانے کا اشارہ کرتا ہے۔۔۔۔

سب کھانا کھانے کے بعد ایسے ٹپ رہے تھے جیسے شکار سانپ کے ڈسنے کے بعد درد سے تڑپتا ہے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

عشارب ایک مجرم کے پاس جھکتا ہے۔۔۔

س۔۔۔۔۔ سر۔۔۔۔۔

ہاں بولو۔۔۔

پ۔۔۔ پانی

عشارب اسکے پانی مانگنے کے سوال پر قہقہہ لگاتا ہے۔۔۔

اسے مزید کھانا کھلاوا بھی اسکی یادداشت واپس آنے میں کچھ وقت لگے گا۔۔۔

ہاں بھی اب تو بول ہاں اگر تیرے منہ سے اہم بات کے علاوہ ایک لفظ بھی نکلا تو اپنے ساتھی کو دیکھ رہا ہے اس سے بھی برا انجام ہوگا۔۔۔۔

دس منٹ کے اندر ساری انفارمیشن راشد ریکارڈ کر چکا تھا۔۔۔۔

اپنے گینگ کے سربراہ کو میرا یہ پیغام دے دینا۔۔۔

"جرائم کی لڑکھڑاتی دنیا کو مکمل طور پر مسما کرنے ایس پی عشارب شاہ رضوی آگیا ہے جس کی یہ ایک چھوٹی سی جھلک تھی۔۔۔۔"

ساوری بی بی۔۔۔۔

اٹھیں آپ کو دادی جان یاد فرما رہی ہیں۔۔۔۔

وہ جو پپر دینے کے بعد سیدھی کمرے میں جاتے ہی سو گئی تھی فریدہ کے جگانے پر جلدی سے اٹھتی ہے۔۔۔۔

فریدہ تمہیں کتنی بار کہا ہے ایسے اچانک سے مجھے نا جگایا کرو اور اندر آنے سے پہلے اجازت کیوں نہیں لی۔۔۔۔

بی بی جی اندر آنے سے پہلے میں نے دس پورے دس بار اجازت کے طور پر دستک دی تھی پر آپ نے ہمیشہ کی طرح آج بھی کوئی جواب نہیں دیا تو۔۔۔۔

بس بس فریدہ سٹاپ آگیا چلتی ٹرین کو بریک لگاؤ آئینہ لے کر آؤ دیکھوں تو پڑھنے والی شکل لگ رہی ہے یا نہیں۔۔۔۔

وہ جلدی جلدی اپنے بالوں کو ابھاتی ہے فریدہ کی نظر میں گھونسلہ بناتی ہے اور بنا فریش ہوئے دادو کے کمرے میں جاتی ہے۔۔۔

اسلام و علیکم دادو۔۔۔۔

صوفے پر بیٹھی بزرگ ہستی مسکرا کر اپنی پوتی کو دیکھتی ہے۔۔۔

سلام کا جواب ملتے ہی ساوری اپنی دادو کی گود میں سر رکھتی ہے۔۔۔

ساوری۔۔۔

میری آنکھوں کی ٹھنڈک یہ کیا حال بنایا ہوا ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

لیں جی اب ساوری کو اپنی پڑھائی اور والدہ کی شکایت کرنے کا سنہری موقع مل رہا تھا تو کیسے گنوا سکتی تھی۔۔۔

دادو آپ تو جانتی ہیں پیپیر زہور ہے ہیں بس دن کیا ہے۔۔۔؟

رات کیا ہے۔۔۔؟

مجھے ہوش نہیں ان دنوں میرا ہر کام پڑھائی سے شروع اور پڑھائی پر ختم ہوتا لیکن والدہ پھر بھی مجھے ہی ڈانٹتی رہتی ہیں۔۔۔

اوو ایسی بات ہے ابھی انہیں بلاتی ہوں اور اچھی کلاس لگاتی ہوں ابھی بھی فریڈہ کو بلانے والی تھی ساواری ان کے منہ پر ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔

اف ہودادو آپ بھی ناں کیوں میرے پیارے سے والد کو پریشان کرنا چاہتی ہیں پتہ بھی ہے وہ آوٹ اف کنٹری ہیں اگر والدہ کی اداس آواز سن لی تو سب ضروری کام چھوڑ کر اپنی جان (ان کی خشمیں نگاہیں دیکھانے پر ساواری جلدی سے وضاحت دیتی ہے) مطلب میری جان سے پیاری والدہ کے پاس آجائیں گے اس سے بہت سے نقصان ہونگے جو مجھے بھگتنے ہونگے مثلاً۔۔۔

پہلا نقصان: آپ کے ہوتے ہوئے بھی ہر وقت والدہ کے عتاب کا نشانہ بنوں گی۔۔۔

دوسرا نقصان: فریڈہ کو میرے تمام کام کرنے سے روک دیا جائے گا۔۔۔

تیسرا نقصان: سب سے زیادہ ملکہ ہوگا مجھے سڈی روم میں بند کر دیا جائے گا اور رات کو ڈھیر ساری کتابوں کے ساتھ سونا بھی وہی پڑے گا۔۔۔

آخری بات تصور کرتے ہوئے وہ جھر جھری لیتی ہے۔۔۔

ہم مجھے تو علم ہی نہیں تھا مگر مجھے اسے ڈانٹنا ہے آخر کو اسکی ساس ہوں تم مجھے نہیں روک سکتی۔۔۔

فریدہ پہلی پکار پر بوتل کے جن کی طرح حاضر ہوتی ہے آخر چھوٹی بی بی نے اسکا دل توڑا تھا۔۔۔

جی دادی جان۔۔۔

فریدہ تمہارا سوٹ میرے کمرے میں ٹیبل پر رکھا ہے جاو اور ابھی پن کر دیکھاؤ۔۔۔

ہائے سچ میں ساوری بی بی آپ بہت اچھی ہیں۔۔۔

ٹھیک ہے اب جاؤ۔۔۔

اف بچ گئی ساوری فریدہ کو بھیج کر خود دروازہ لاک کر کے انکے غصے کو اگنور کیے انکے قدموں میں بیٹھتی ہے اور سر پھر سے گود میں رکھتی ہے۔۔۔

دادو آپ بھی ناں مجال ہے جو مجھے کچھ دیر ذہین سٹوڈنٹ بننے دیں، اگر آپ کو میرے آج کے کارنامے کا جو پتلا لگ جائے ناں آپ میرے صدقے اپنے خاندانی زیور وار دیں گی۔۔۔۔

تم بتاؤ اپنا کارنامہ پھر سوچوں گی کیا وارنا ہے۔۔۔۔

آج ہمارا انگلش کا پیر تھا۔۔۔۔

ہاں جو میری پوتی کو بہت تھوڑی سی آتی ہے

دادو جانیں میں نہیں کچھ بتا رہی ابھی والد کو کال کر کے آپ دونوں کی شکایت لگاتی ہوں جسے دیکھو ہر وقت طعنہ دیتے ہیں۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

ساوری دادو کی جان ادھر میری طرف دیکھو۔۔۔۔

ہونہ مجھے نہیں دیکھنا مجھے پتا ہے آپ ہنس رہی ہیں اور اگر میں آپ کی جان ہوتی تو آج آپ مجھے ایسے تھوڑی سی انگلش آنے کا طعنہ نامارتی خیر اپنا کارنامہ سنا کر چلی جاؤں گی۔۔۔۔

میں نے تو سٹیٹکس کا پیپر تیار کیا تھا میرا دماغ کام نہیں کر رہا تھا لیکن میں نے اپنے گھومتے سر کو بروقت سنبھالا اور پھر اپنے تمام نگران اساتذہ کو ہماری مدد کرنے کی آفر دی دادو وہ سب میرے جال میں پھنسنے والے تھے تب ہی وہ منحوس چھپکلی کا بھائی نا جانے کیوں ٹپک پڑا اور میں اپنے مقصد میں کامیاب ہوتے ہوتے رہ گئی یہی پر اس منحوس جھوٹا پولیس والا نہیں رکا ہمارا نگران بن کر ایک قبر بن کر ٹوٹ پڑا مطلب اس نے میری ساری فرینڈز کو مجھ سے دور بیٹھا دیا اب نا میں پوچھ سکتی تھی اور نا ہی ادھر ادھر دیکھ سکتی پھر کیا میں نے اپنا پیپر اٹھایا اور آنسر شیٹ پر ایک لفظ لکھنا ہمارے سینتیر سر کو دے دیا۔۔۔

آپ تو جانتی ہے ساوری کو نا کام ہونا پسند نہیں میں نے انہیں اپنی شادی کسی اندھے سے ہونے کی کہانی سنائی اور وہ میری مدد کرنے پر راضی ہو گئے پھر میں نے سوچا ایک نظر کو یسٹن پیپر کو تو دیکھوں دادو آپ یقین نہیں کریں وہ تمام سوال جنکا لیکچر میں نے پورے سال میں ایک دو بار غور سے سنا تھا وہی آئے ہوئے تھے میں نے کوئسٹ کے طور پر پورا پیپر پورے ڈیڑھ گھنٹے پہلے لکھ کر اسی منحوس انسان کے حوالے کیا۔۔۔

بابا بابا بابا۔۔۔

دادو ان سب کی شکل دیکھنے والی تھی خاص طور اس کی ۔۔

واقعی ساوری تمہارا آج کا کارنامہ میرے نزدیک تو قابل تعریف ہے کیونکہ

"ایک سٹوڈنٹ کے لئے شرارتی ہونا اتنا ہی ضروری ہے جیسے زندہ رہنے کے لئے سانس لینا روکھے سوکھے مطلب ذہین سٹوڈنٹس کی بے رونق زندگی نالائق سٹوڈنٹس کے سامنے ناقابل قبول ہوتی ہے اس لئے اپنی شرارتوں میں انہیں شامل کر کے انہیں بھی ہنسنا سکھانا تمہارا اور ہمارا فرض ہے ۔۔"

مگر میری معصوم سی بہو کے سامنے تم ساوری قابل مار ہو ۔۔

اچھا چلو اب ناراضگی کا ڈرامہ بند کرو اور بتاؤ پاس تو ہو جاو گی ۔۔؟

www.urdu novelsmania.com

دادو آپ کو میری قابلیت پر اتنا بھروسہ ہے ۔۔

"ساوری سیدنا صرف اس پیپر بلکہ باقی تمام پیپرزمیں پورے پاس کردہ نمبروں کے ساتھ امتیازی پوزیشن حاصل کرے گی یعنی کہ مرمر کر پاس ہو جائے گی ۔۔"

بابا بابا بابا۔۔۔۔۔

مجھے پورا یقین ہے چلو اب جاو جلدی سے فریش ہو پھر رات کا کھانا ایک ساتھ کھائیں گے۔۔۔۔

او کے دادو میرا آج والا کارنامہ ہمارے درمیان سیکریٹ رہے گا۔۔۔

او کے بیٹا۔۔۔۔

لو یو دادو۔۔۔۔

ساوری انہیں گال پر پیار کر کے چلی گئی تھی پیچھے وہ اپنی پوتی کی شرارتوں پر ہنس رہی تھیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سڑک پر پڑی لڑکی کی آنکھیں آہستہ آہستہ کھل رہی تھیں وہ اٹھنا چاہتی تھی مگر اسکا جسم شدید سردی کی وجہ سے اکڑ گیا تھا اپنی جان اسے ہی بچانی تھی وہ انسان جسے وہ اپنا مسیحا سمجھتی تھی وہی اسے آج پہلی بار غلطی کرنے پر ایسی اذیت ناک سزا دے گیا۔۔۔۔

وہ اٹھنے کی کوشش کرتی ہے لیکن اسکی کوشش اسکی تکلیف کا باعث بنتی ہے کیونکہ جتنا زور لگا کر وہ اٹھنے کی کوشش کر رہی تھی اتنی تیزی سے ہوا اسے ناکام کر رہی تھی تھک ہار کر وہ وہی سڑک پر گری اپنے نام وڈ کو یاد کر رہی تھی اتنی تکلیف میں بھی انہیں یاد کرتے ہوئے وہ مسکراتی ہے تب ہی وہی سرسراتی آواز اسکے قریب گونجتی ہے ۔۔۔

اس حالت میں کسے یاد کر کے تم نے مسکرانے کی جرات کی ۔۔۔

وہ خوف سے اپنی بند آنکھیں کھولتی ہے تو اسے سرخ آنکھوں کی بجائے آج پہلی بار روشن آنکھیں تھیں ۔۔۔

کیا پوچھا ہے کسے یاد کر کے مسکر رہی تھی جب کہ تمہیں پتا ہے مجھے تمہاری مسکراہٹ سے نفرت ہے پھر بھی تم نے یہ جرات کی ۔۔۔

گہری کالی آنکھیں جو اس ستم گر کے واپس آنے کی وجہ سے پر امید ہو گئی تھیں پھر سے اسکی ناراضگی پر ویران ہو گئی تھیں ۔۔۔۔

"ایسے ہی رہا کرو تمہارے چہرے کی ویرانی میری آنکھوں کی چمک بڑھاتی ہے تم میرا خشک پھول ہو جسے وقت کے ساتھ مزید خشک اور بے جان ہونا ہے"

نقاب پوش اسکے ٹھٹھراتے وجود کو بانہوں میں بھرتا ہے اور ویلا کے اندر قدم بڑھاتا اسکے روتے بچکیاں لیتے وجود کو اسکے کمرے میں پہنچاتے بیڈ پر سلاتا ہے۔۔۔۔

کمرے کی ہیڈنگ بڑھاتے ہوئے اسے دو تین کمبل اڑھاتا ہے خود اسکے بے جان ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے رگڑ کر گرمائش پہنچا رہا تھا وہ کوئی حرکت نہیں کر رہی تھی بس اسے دیکھ رہی تھی جسکے چہرے پر فکرمندی تھی تکلیف کا احساس تھا۔۔۔۔۔

سردی کم ہونے کی بجائے بڑھتی جا رہی تھی اسکا وجود کپکپا رہا تھا تو وہ نقاب پوش اسے وہی چھوڑے وارڈروب کی طرف جاتا ہے اسکا ڈریس ہینگ کرنے کے بعد اسے ہاتھ روم کے دروازے تک پہنچاتا ہے اسکی آنکھوں میں سوال دیکھ کر وضاحت دینے کی بجائے حکم دیتا ہے۔۔۔۔

جاو شاو رلو اور جب تک تمہارا وجود کپکپانا بندنا ہو تمہیں شاوور کے نیچے کھڑا رہنا ہے۔۔۔

ی۔۔۔ یہ کیا۔۔۔ کہہ رہے ہیں وہاں سڑک پر۔۔۔ نہیں م۔۔۔ مری ت۔۔۔ تو ایسے مارنا چاہتے ہیں۔۔۔؟

اگر تمہیں مارنا ہوتا تو بچانے نا آتا اب جیسے بتایا ہے ویسے کرنا۔۔۔

روتی ہوئی وہ اسکی طرف دیکھتی ہے شاید ترس آجائے۔۔۔

تمہیں نہیں جانا۔۔۔؟

سوال پوچھنے کے ساتھ اسکے چہرے پر آئے بال نرمی سے ہٹاتا ہے۔۔۔

وہ جھٹ ہاں میں سر ہلاتی ہے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ایسا کرتے ہیں کہ تمہارے جان سے پیارے ڈیڈ کو ابھی تمہاری آنکھوں کے سامنے م۔۔۔۔

ڈری سہمی وہ جلدی سے اسکے منہ پر ہاتھ رکھتی ہے۔۔۔۔

پ۔۔۔ پلیز ڈ۔۔۔ ڈیڈ کو کچھ مت ک۔۔۔ کرنا آپ ج۔۔۔ جیسا کہتے ویسے کرتی تو ہوں۔۔۔

"اوو ہوڈیڈ کی بریو پر نسز اتنی دیر سے تمہارے بھلے کے لئیے بجو اس کر رہا تھا آج بحث کر کے میری جان تم نے مجھے احساس دلایا ہے آج اور ابھی سے میرا بے حس ہونا ہی تمہیں اوقات میں رکھے نرمی کے تم قابل نہیں ہو۔۔۔"

دل تو چاہ رہا ہے تمہیں ٹھنڈے پانی کے ساتھ شاور لینے کی سزا دوں پر دماغ تمہارے زندہ رہنے پر زور دے رہا ہے اگر تم مر گئی تو میرا انتقام کیسے پورا ہوگا۔۔۔

بات کرنے کے ساتھ وہ اسے ہاتھ روم کے اندر دھکا دیتا ہے اور دروازہ بند کر دیتا ہے۔۔۔

شاور لینے کے بعد جیسے ہی وہ باہر آتی ہے وہ اسکا ہاتھ تھام کر جلدی سے بیڈ پر سلاتا ہے وہی کمبل اسے پہناتا ہے اور اسکے پاس بیٹھتے اسکے گیلیے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا۔

اب تمہارا باڈی ٹمپر پچر نارمل ہو جائے گا۔۔۔

بات سنتے ہی اسکی آنکھوں میں امید کے دیے جگمگا اٹھتے ہیں یہی وہ خود پر قابو نہیں رکھ پاتا اسکے بالوں کو اتنے زور سے پکڑتا ہے کہ معصوم سی ہر فی کی چیخ نکلتی ہے۔۔۔۔

تمہارا میرے ساتھ رہنے کا امتحان آج سے شروع ہوا آج رات اتنی شدید سردی برداشت کرنے کے بعد تمہارا زندہ بچ جانا یہ ثابت کرتا ہے کہ تم۔۔۔

"King of Wound"

"تم کنگ آف واؤنڈ کے ساتھ زندہ رہنے کے قابل ہو چونکہ لوگوں کو زخموں سے چور کر کے مارنا میرا پسندیدہ مشغلہ ہے میری ملکہ بننا ہے تو زخم سہنے کا عادی بننا پڑے گا۔۔۔"

اسکے زرد پڑتے چہرے پر نظریں گاڑتے وہ مزید بولتا ہے۔

"تم اپنے باپ کے لیے کھلتا گلاب تھی مگر آج اور ابھی سے تم اس بادشاہ کا وہ خشک پھول ہو جسے وہ اپنی نفرت کی وادی میں ہمیشہ کے لیے قید کر دے گا وقت آنے پر تمہیں تمہارے باپ کے سامنے روند ڈالے گا تم اور تمہارا سوکا لڈیو کچھ بھی نہیں کر پائے گا۔۔۔"

ہنستے ہوئے اسے خوفزدہ دیکھ کر وہ چلا جاتا ہے۔۔۔۔

عشارب بیٹا۔۔۔

جی ماما کیا ہوا۔۔۔؟

و۔۔ وہ تمہارے ابو کا ل نہیں اٹھا رہے صبح آفس جاتے ہوئے ناراض ہو کر گئے تھے میں سمجھی ہر بار کی طرح وہ مجھے جاتے ہی ناصرف کال کریں گے بلکہ منائیں گے آج زندگی میں پہلی بار انہوں نے ایسا کیا ہے میں نے سوچا کال کر کے انہیں اتنی بڑی غلطی کا احساس دلاتی ہوں پر انہوں نے میری کال بھی کاٹ دی۔۔۔

اووو ماما تو اس میں رونے والی کیا بات ہے ڈیڈ اپنی کسی پرسنل میٹنگ میں بڑی ہونگے آپ ایسے ہی پریشان ہو رہی ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

بارہ بجنے والے ہیں اور اتنی رات کو کونسی پرسنل میٹنگ ہو رہی ہے۔۔۔۔؟

اف امی یہی تو سمجھا رہا ہوں "پرسنل" ویسے بھی انکے آفس میں آج بہت ہی خوبصورت لیڈی آئی ہوئی تھی مجھے خاص اطلاع ملی تھی آج رات بارہ بجے انکی ملاقات فکس ہوئی ہے۔۔۔۔

تم جھوٹ بول رہے ہو وہ کسی عورت کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے تم مجھے میرے شوہر کے خلاف کرنا چاہتے ہو مل۔۔۔

مجھے پتا تھا ماما آپ ان بیویوں کی لسٹ میں شامل ہیں جو آنکھیں بند کر کے اپنے شوہر پر بھروسہ کرتی ہیں آنکھیں کھولنے پر وہی شوہر اپنی دوسری بیوی اور تین عدد بچوں کے ساتھ پہلی بیوی کو بچوں سمیت گھر سے دھکے مار کر نکالتا ہے۔۔۔

عشارب اپنی ماما کی طرف دیکھتا ہے جو کہ یہ تصور کرتے ہی اپنے ہاتھوں پر دباو ڈال رہی تھیں غصہ میں بھی وہ اتنی کیوٹ لگ رہی تھیں کہ عشارب شاہ رضوی انہیں مزید بھڑکاتا ہے۔۔۔

امی ہوش کے ناخن لیں یہ غصہ کرنے کا وقت نہیں کچھ کر کے دیکھانے کا وقت ہے وہ جلدی سے شوز پہنتا ہے اور انہیں لے کر گاڑی میں بیٹھاتا ہے پھر خود ڈرائیونگ شروع کرتا ہے آگے پیچھے گاڑوں میں انکی حفاظت کے طور پر جارہے تھے۔۔۔

On the way.....

میج سینڈ کرنے کے بعد وہ شرارتی آنکھوں سے اپنی ماما کو دیکھتا جا بھی بھی کشمکش میں تھیں کہ اپنے شوہر پر شک کریں یا ناں کریں۔۔۔۔

سیکیورٹی کے ساتھ وہ اپنی پیاری سی امی کے ساتھ ہوٹل میں داخل ہوتا ہے۔۔۔

مل گئے آپ کے بے وفا شوہر۔۔۔

عشارب آخری ٹیبل کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں اسکے بابا اپنی جان سے پیاری بیوی کو دیکھتے مسکرا کر کھڑے ہوتے ہیں اور انکی طرف آتے ہی انکے سامنے مسکرا کر ہاتھ پھیلاتے ہیں تو عشارب کی ماما ہمیشہ کی طرح سب کچھ بھلائی انکی مسکراہٹ کی دیوانی ہوئی اپنا ہاتھ دیتی ہیں۔۔۔

عشارب انکا ہاتھ خود تھامتا ہے اور ٹیبل کے پاس لے جاتا ہے۔۔۔

Happy birthday...

Happy birthday...

Dear Muma...

Happy birthday to you..



عشارب۔۔۔۔۔

کیا یار۔۔۔۔۔

تم ہر بار ایسا کرتے ہو سر پر ان زمیں پلین کرتا ہوں اور کریڈٹ تم لے جاتے ہو کم از کم آج تو ہمیں اکیلا
چھوڑ دو۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ان دونوں کو چھوڑو ہو ادھر میرے پاس آؤ۔۔۔۔۔
عشارب کی دادی جان اپنی بہو کو اپنے پاس بلاتی ہیں۔

جی اماں۔۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو سالگرہ اللہ عمر دراز کرے اور تمہارے سہاگ کا سایہ ہمیشہ تم پر قائم رکھے۔۔۔

آمین۔۔۔

بہت بہت شکریہ اماں جان مگر میں آپ کے بیٹے سے ناراض ہوں۔۔۔

ہاں تو بیگم وہی تو منانا چاہتا ہوں۔۔۔۔

پہلے آئیں کیک کٹ کریں پھر دیکھتے ہیں آپ کی ناراضگی کیسے ختم کرنی ہے۔۔۔

کیک کٹ ہوتے ہی وہ اپنی ساس کو پہلے کھلاتی ہیں پھر عشارب کو کھلاتی ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

مما اپنے سر تاج کو نہیں کھلائیں گی دیکھیں تو کیسے اداس ہو گئے ہیں۔۔۔

کیوں انہوں نے مجھے کھلایا تھا جو میں انہیں کھلاؤ ویسے بھی خیر سے دوسری بیوی اور تین عدد بچوں کے باپ ہیں ان سے کھائیں اور کھلائیں۔۔۔

عشارب مسکرا کر اس کا سائین بناتا ہے جس کا مطلب تھا وہ اپنا بدلہ لے چکا ہے اب وہ جانے اور انکی بیوی ----

کیا مطلب ہو تمہیں کیسے پتا چلا اور تم ناظم شاہ شرم نا آئی میری ہو کا دل توڑتے ۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اپنے بیٹے کو ڈانٹتی ہیں کیونکہ ابھی انکی پیاری سی ہوا اپنے شوہر کی سائیڈ لینے جو والی تھیں

اماں آپ انہیں ڈانٹیں تو ناں ویسے بھی یہ ہمارا آپس کا معاملہ ہے اس لئے آپ اور آپکا لاڈلا پوتا نیچ میں نا پڑے ۔۔

لیں جی عشارب کی مابل بھر میں انہیں پرایا کرتے اپنے شوہر کی طرف ہو گئی تھیں ساتھ شرمندہ آنکھوں سے اپنی ساس سے معافی کی طلب گار بھی تھیں ۔۔۔

چلو عشارب ہمیں یہاں سے چلنا چاہیے ویسے بھی انکا آپس کا معاملہ ہے تو خود ہی سلجھائیں ۔۔۔

اماں جان ایسے تو میری بیگم سے ناراض ہو کر ناجائیں پہلے گفت تو دیں آپ دونوں پھر چاہے چلے جائیں۔۔۔

عشارب مسکراتے ہوئے سب دیکھ رہا تھا میں نے تو مام کا گفٹ انکے کمرے میں رکھ دیا تھا رہی بات دادی کی تو وہ فحال ناراض ہیں مگر پھر بھی یہ لیں تحفہ۔۔۔۔

حل عشارب۔۔۔

ہاں دادی چلیں۔۔۔

دیکھا میرا ڈرامہ اب میری بھولنے کی بجائے مجھے منانے کا سوچ رہی ہوگی بالکل جھلی سی ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

عشارب فرنٹ سیٹ پر انہیں بیٹھانے کے بعد جیسے ہی بیٹھتا ہے پیچھے اسکے والدین بھی چپ کر کے بیٹھ جاتے ہیں عشارب اور دادی انہیں انکے خود باتیں کیے جارہے تھے۔۔۔

سنیں کچھ کریں ناں آپ کی وجہ سے اماں جان ناراض ہو گئی ہیں۔۔۔

بیوی کی مدہم سرگوشی سن کر وہ مسکراتے ہوئے مر میں دیکھتے ہیں جہاں انکی والدہ مسکراتی ہوئی ناراضگی طویل ہونے کا پیغام آنکھوں سے دیتی ہیں۔۔۔۔

گھر پہنچتے ہی عشارب اپنی پیاری سی دادی کو انکے روم میں لے جاتا ہے پیچھے ہی اسکی ماما پریشان اور بوکھلائی سی روم میں آتی ہیں جبکہ عشارب کے ابو پر سکون سے لاؤنچ میں جاتے ہیں۔

اماں جان دیکھیں اگر آپ ایسے ہی ناراض سی سو گئیں تو۔۔۔

تو کیا بہوات پوری کرو۔۔۔

ایک تو آپ کے سپوت کے نئے کارنامے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں دوسرا آپ ناراض ہو کر آگئی۔۔۔

بہو میرے پوتے کو بھول گئی وہ بھی ناراض ہے دیکھو کتنا اداس ہو گیا مانا کہ صدمہ تمہارے لئیے بڑا ہے تو میرے پوتے کے لئیے بھی کم غم نہیں ارے اسے ان سوتیلی بھائیوں کے ساتھ ایڈجسٹ ہونا پڑے گا۔۔۔

پراماں جان آپ کو کیسے پتا کہ وہ تین عدد بچے لڑکے ہیں۔۔۔

دادی گھبرائی سی عشارب کی طرف دیکھتیں ہیں جو پلین ناکام ہونے پر خفا سا انہیں دیکھتا ہے۔۔۔

مما آپ اس بات کو چھوڑیں دادی کے سونے کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔

پتا ہے مجھے تم جاوا اپنے کمرے اور اماں جان آپ بھی نا ختم کریں ناراضگی جب آپ کے شوہر کی کال آئے گی تب آپ کو پتہ چلے گا۔۔۔

ہاں تو کرو کال ہم بھی نہیں ڈرتے خود تو مہینے مہینے شکل تک نہیں دیکھاتے اور آئے بڑے مجھ پر غصہ کرنے والے تم کیا کرو گی کال میں خود کرتی ہوں اور رہی بات ناراضگی کی تو میں بھلا اپنی بیٹی سے ناراض رہ سکتی ہوں ادھر آ میرے پاس کتنی دفعہ کہا ہے اداس نا ہوا کر پر تو میری بات کہاں مانتی ہے۔۔۔

اپنی بہو کے ماتھے پر پیار کرتے ہی ان ماں بیٹے کو جانے کا حکم دیتی خود اپنے سر تاج کی کلاس لینے کے ارادے سے کال کرتی ہیں۔۔۔

دادی آپ سے ناراض نہیں اسکا یہ مطلب نہیں کہ آپ بابا کی کلاس نالیں یاد رکھیں آپ پر سوتن اور تین عدد بچے کا بوجھ آپ کے شوہر صاحب لانا چاہتے ہیں دیکھیں کیسے مسکرا رہے ہیں۔۔۔

ہاں کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو آج تک مجھے دیکھ کر تو ایسے پیارے سے نہیں ہنسے حالانکہ انکی مسکراہٹ پر ہی تو میں نے شادی کی حامی بھری تھی۔۔۔۔

عشارب اپنا کام کر کے روم میں سونے جا چکا تھا باقی اسکی امی کیا کرنے والی تھیں یہ تو خود اسکی امی کو بھی نہیں پتا تھا۔۔۔۔

پولیس اسٹیشن ان گینگز کے لیڈرز کی لاشیں پہنچتے ہی اس گینگسٹر کے طرف سے واضح پیغام تھا اس سے غداری کرنے والے ہر انسان کا یہی حال ہوگا اور رہی بات پولیس کی تو وہ کبھی بھی اسے نہیں پکڑ پائے گے۔۔۔

"مگر البتہ وہ ہوڈی مین کبھی کبھی اپنا دیدار ان تحفوں کے ذریعے کروا تا رہے گا۔۔۔"

تمام نیوز چینل پر اس ہوڈی مین کا سکیج دیکھایا جا رہا تھا اور اینکر گلا پھاڑ کر اسکی بات ایسے سنارہا تھا جیسے کسی مشہور ہیر و کاڈا نیلاگ ۔۔۔۔

خیر اسکے آنے سے جرائم کی تعداد کم ہوتی جا رہی تھی لوگ غلط کام کرتے ہوئے گھبراتے تھے کہ اب انکی باری نا آجائے ۔۔۔

ان آدمیوں کی لاشوں کی فوٹیج ہر نیوز چینل پر بار بار دیکھائی جا رہی تھی اور وہ بہت خوشی سے اپنا کارنامہ دیکھ رہا تھا ۔۔۔

"بے وقوف لوگ مجھے حیوان سمجھ رہے جانتے نہیں ان سب کے اندر مجھ سے بھی بہت بڑے حیوان چھپے بیٹھے ہیں"

www.urdu novelsmania.com

ہوڈی مین کی آنکھیں درد سے بھر چکی تھیں بات کے پس منظر میں ایک پراسرار اور دل سوز داستان جو تھی جسے سن کر دل دہل جائیں گے ۔۔۔

دستک کی آواز پر وہ ماضی سے حال میں واپس آتا ہے چند لمحوں کا سفر صرف اور صرف اذیتوں سے بھرپور تھا ۔۔۔

کچھ توقف کے بعد اسے آواز سنائی دی ماسٹر آپ کے لئے یہ پیغام آیا ہے۔۔۔

رکھ دو اور دھیان رہے اب مجھے کوئی بھی ڈسٹرب نہ کری۔۔۔۔۔

ملازم اسکے حکم پر کمرے سے باہر جاتے ہی خود پہرہ دیتا ہے تاکہ اسکا ماسٹر چند وقفے کے لیے شاید نیند کی وادی میں چلا جائے۔۔۔۔

حالانکہ نیند اسے کہاں آتی تھی سلیپنگ پلز کھانے کے بعد بھی وہ بس چند گھنٹے سو متا تھا باقی ساری رات بیتی اذیتوں اور تشکیفوں کا شمار کرتے گزر جاتی تھی اگلی صبح وہ اپنے پرانے روپ میں واپس آجاتا تھا لوگوں کے مطابق پتھر دل، بے رحم حیوان۔۔۔۔۔"

میری پرسنل نہیں اٹھی ابھی تک آپ نے پتا کیا۔۔۔

ڈائنگ ٹبل پر ہینڈ سم انسان جو ہمیشہ بیٹھنے سے پہلے اپنی پرسنز کی شکل دیکھنا انکی ہر صبح کی عادت تھی آج ناساز طبیعت کی وجہ سے لیٹ اٹھے تھے اپنی پیاری سی بیوی سے پرسنز کا پوچھتے ہیں ---

آپ تو جانتے ہیں صبح وہ صرف آپ کی آواز سن کر اٹھتی ہے میں چاہے جتنا پیار سے یا غصہ سے اسے اٹھاؤں وہ ضد میں اتنا ہی سونے کی ایکٹنگ کرتی ہے اس لئے بجائے مجھ سے پوچھنے کے آپ خود جا کر اپنی لاڈلی کو اٹھائیں میں ناشتے پر آپ دونوں کا ویٹ کر رہی ہوں ---

پرسنز میں دونوں کی ہی جان بستی تھی جس کا وہ بھرپور فائدہ اٹھاتی تھی ---

جیسے ہی وہ دروازے پر پہنچتے ہیں انکی پرسنز کی مدھم سی آواز سنائی دیتی ہے ---

Dad....

Please come close to me I want to see your Beautiful Face... ♥

وہ مسکراتے ہوئے روم میں آتے ہیں اور آنکھیں بند کیے اپنے دل کے ٹکڑے کے پاس بیٹھتے ہیں ---

Good morning my Princess....

مارنگ ڈیڈ۔۔۔۔

کیا ہوا آج اتنا روکھا سا مارنگ

وہ آنکھیں نہیں کھولتی تو اسکے ڈیڈ پریشان سا اسکے ماتھے کو چھوتے ہیں۔۔۔۔

سبد گل میری جان آنکھیں کھولو کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔

انکی آواز پورے ویلا میں گونجتی ہے سبد گل تو اپنے ڈیڈ کو جواب دیتے بے ہوش ہو گئی تھی پراسکی مام اپنے شوہر کی آواز سنتے ہی جلدی سے سیڑھیاں چڑھتے روم میں پہنچتی ہیں۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

عائزہ دیکھو ہماری بیٹی ب۔۔۔ بے ہوش ہو گئی ہے کل رات تو ٹھیک تھی اب دیکھو بخار میں تپ رہی ہے اور اسکے بال بھی گیلے ہیں۔۔۔۔

آپ پریشان نا ہوں شاید بے وقت شاور لینے کی وجہ سے اسکی طبیعت خراب ہو گئی ہے آپ ڈاکٹر کو کال کریں۔۔۔۔۔

میرا موبائل تو کمرے میں ہے۔۔۔

آپ یہاں بیٹھیں میں انٹر کال پر ملازمہ کو بلاتی ہوں۔۔۔

سید گل ڈیڈ کی پرنسز آنکھیں کھولو۔۔۔

ڈ۔۔۔ ڈیڈم۔۔۔ مجھے ش۔۔۔ شادی نہیں کرنی ا۔۔۔ س نے۔۔۔

وہ جو اسکی بات سن رہے تھے تب ہی میڈان کا فون لے کر آتی ہے۔۔۔

آپ جلدی سے کال کریں تب تک میں اپنی بچی کو سنبھالتی ہوں۔۔۔

کال کرنے کے ٹھیک پندرہ منٹ بعد فی میل ڈاکٹر اسی میڈ کے ساتھ آتی ہے۔۔۔

چیک اپ کے دوران اسکے ڈیڈ کمرے سے باہر بے چینی سے ٹہل رہے تھے۔۔۔

سردی کی وجہ سے بخار آگیا ہے باقی گھبرانے کی کوئی بات نہیں میڈیسن لکھ دی ہے بہت جلد ریکور کر لیں گی۔۔۔

ڈاکٹر پروفیشنل انداز میں انہیں تسلی دیتے چلی جاتی ہیں جاتے ہی وہ میسج کے ذریعے ڈن لکھ کر بھیجتی ہے۔۔۔

اسکے ڈیڈ بار بار اسکے انجیکشن والے ہاتھ کو دیکھ رہے تھے جہاں پر ہلکا سا سرخ نشان تھا

عازہ کتنا درد ہوا ہوگا میری پرنسز کو اتنا ٹائم ہو گیا ہے یہ ہوش میں کیوں نہیں آرہی۔۔۔

اچانک سب گل تیز تیز سانس لینا شروع کرتی ہے اسکا چہرہ سرخ ہوتا جا رہا تھا اور پورا وجود کپکپا رہا تھا

www.urdu novelsmania.com

ی۔۔۔ یہ کیا ہو رہا ہے عازہ میری بیٹی وہ جلدی سے اسے اٹھاتے ہیں اور سیڑھیاں تیزی سے اترتے ہیں عازہ میڈیکو کار انٹرنس گیٹ کے پاس لانے کا کہتی ہے۔۔۔۔

سب گل تکلیف میں بھی اپنے ڈیڈ سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔۔

ڈ۔۔ ڈیڈ آ۔۔ آپ کی پرنسز آپ س۔۔ سے ب۔۔ بہت پ۔۔ پیار کرتی ہے اور م۔۔ مام سے بھی پ۔۔ پرت۔۔ تھوڑا سا۔۔۔
 ڈ۔۔ ڈیڈو۔۔ وہ ن۔۔۔ نقاب پوش ک۔۔ کیوں مجھے تکلیف د۔۔ دیتا ہے؟
 آ۔۔ آپ مج۔۔۔ مجھے چ۔۔ چھپالیں پلیز ڈیڈ۔۔۔

اپنی بیٹی کی حالت پر انکا دل خون کے آنسو رو رہا تھا آج اتنا بڑا گھرانہ کی بیٹی کے بچنے میں بہت بڑی روکاؤ لگ رہا تھا ویلا کا راستہ ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔۔

نقاب پوش اس آدمی کی بے بسی پر آج پہلی بار دل سے مسکرایا تھا۔۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

ادھر ساوری ڈائینگ ہال میں کتا میں پھیلائے پڑھ کم اور دیوار کو گھور زیادہ رہی تھی وجہ چھپکلی تھی جو ساوری کے مطابق دیوار پر مزے سے مٹر گشتی کر رہی تھی اسکی حرکات اسکی والدہ ناصر ف دیکھ رہی تھیں بلکہ اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھیں پھر وہ بہت پیار سے اپنی نالائق بیٹی کو بلاتی ہیں تاکہ پڑھائی کی طرف متوجہ کر سکیں۔۔۔

ساوری کیا دیکھ رہی ہو۔۔۔ ۹۹

ساوری جو اپنے خیالوں میں خود سے باتیں کر رہی تھی انکی آواز نہیں سن پاتی۔

ان چھپلیکیوں کے کتنے مزے ہیں نہ انھیں پڑھنا پڑتا ہے نہ کالج جانا پڑتا ہے مزے سے یہاں وہاں گھومتی رہتی ہیں ہائے رے انکے مزے۔۔۔۔

ابھی ساوری سید پڑھائی کو لے کر اپنے اور چھپلیکیوں کے مزے ڈسکرائب کرتی کہ اسکی والدہ جان کی آواز ایک بار پھر اسکے کانوں میں سارن کی طرح بجتی ہے۔۔

نالائق مرنا جائے کہیں تو میرے ہاتھ اب تجھے چھپلیکیوں کی زندگی مزے کی لگ رہی ہے حالانکہ انسان ہو کر صرف پڑھائی سے بچنے کیلئے میری نالائق اولاد ایسی باتیں کر رہی ہے۔۔

آج میں تجھے دیوار سے چپکا کر چھپکلی بناتی ہوں پھر سارا دن دیوار سے چپکی رہنا اور کالج نہ جانا۔۔۔۔

ہیں والدہ آپ نے کیسے سن لیا خیر میں اپنے روم میں جا رہی ہوں ویسے بھی آپ اس وقت فل غصے میں ہیں اور آپ کے بار بار سوال کرنے سے میں ڈسٹرب ہو رہی ہوں کیوں دادو ٹھیک کہہ رہی ہوں ناں۔۔۔؟ 😊

بلکل غلط یہی ہمارے سامنے بیٹھ کر سٹڈی کرو۔۔

پر دادو۔۔۔۔

نومور آرکیو منٹس ساوری۔۔۔۔

ساوری چھپلکیوں والی بات کی وجہ سے ابھی تک اپنی والدہ کی قید مطلب نگرانی میں پڑھ رہی تھی۔۔

www.urdu novelsmania.com

اف اللہ جی کیسے جان بچاؤں آپ ہی اپنی معصوم سی ساوری کی مدد کریں والد بھی یہاں نہیں۔۔۔
ارے ہاں والد ہی اب مجھے بچا سکتے ہیں۔

فریدہ۔۔۔۔

فریدہ۔۔۔۔۔۔

میرا موبائل لے کر جلدی آؤ۔۔۔

آپ دونوں ایسے کیا دیکھ رہی ہیں موبائل مانگا کوئی ٹی وی کاریموٹ تو نہیں مانگا ویسے دادو آپ سے ایسی امید نہیں تھی حد سے ایک چھوٹی سی بات پر آپ دونوں لیڈیز ہٹلر بن گئی ہیں ساوری بیچاری جائے بھی تو کہاں۔۔۔۔

ساوری کی بات دادو کے دل کو لگتی ہے پر اسکی پڑھائی بھی تو اہم تھی تو وہ اپنے دل کو بروقت سنبھالتی ہیں۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

یہ لیں چھوٹی بی بی۔۔۔۔

فریدہ موبائل دیتے ہی چلی گئی تھی کیونکہ بڑی بی بی یعنی ساوری کی والدہ غصے میں تھیں۔۔۔۔

ساوری اپنے والد کو کال لگاتی ہے۔۔۔۔

السلام و علیکم کیسے ہیں آپ والد جان۔۔۔۔؟

کب واپس آئیں گے والد جان آپ جانتے ہیں آپ کے پیچھے مجھ پر تو ظلم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ہیں
دونوں خواتین مجھ معصوم کے پیچھے پڑ گئی ہیں۔۔۔۔

ساواری بیٹا پہلے سانس لو۔۔۔۔

اوکے والد جان لے لیا سانس۔۔

گڈ گرل چلو اب پانی پیو۔۔۔۔

پی لیا پانی پر والد جو آگ میرے دماغ پر لگی ہے اس پانی سے نہیں بجھنے والی سارا دن کتابیں پڑھ کر اب
آپ کیا چاہتے ہیں میں ہانسہ بھی ناہوں۔۔۔۔

ریلکس بیٹا میں کل تک پہنچ جاؤں گا پھر لیتا ہوں اپنی بیگم کی کلاس۔۔۔

کیا مطلب کل۔۔۔۔

والد آپ آج اور ابھی واپس آرہے ہیں کیا پتا کل تک ساوری زندہ نارہے۔۔۔۔

ابھی اسکی بات پوری نہیں ہوئی تھی کہ اسکی والدہ زور سے اسکا نام لیتی ہیں اور پھر کمرے میں چلی جاتی ہیں۔۔۔۔

اوپس والد آپ کی بیگم اداس ہو گئی ہیں میں منانے جارہی ہوں یاد رہے وہ بہت اداس ہو گئی ہیں اوکے اللہ حافظ۔

ساوری سید اداس لفظ لازمی استعمال کرتی ہے کیونکہ جانتی تھی اپنی بیگم کی اداسی سے انکی جان جاتی تھی۔

کمرے میں پہنچتے ہی حسب توقع وہ رو رہی تھیں۔۔۔۔

والدہ۔۔۔۔

والدہ جان۔۔۔۔۔۔

ساوری انکے قدموں میں بیٹھتی ہے معاف کر دیں غلطی سے یہ الفاظ نکل آئے پر اس اب ایسا کچھ نہیں ہوگا۔۔۔

ساوری مجھے کوئی بات نہیں کرنی تم جاو آرام کرو۔۔۔

اف ایسے کیسے چلی جاؤں جب تک آپ ایسے ناراض رہیں گی میں تو یہاں سے کہیں نہیں جاؤں گی ویسے آپ کے 'ان کو' اداسی کی اطلاع دے دی ہے رات تک ہمارے پاس ہونگے۔۔۔

آخری بات سنتے ناچاہتے ہوئے بھی وہ مسکراتی ہیں۔۔۔

اف والدہ آپ جانتی ہیں آپ کی مسکراہٹ پر ساوری سید پوری دنیا واردے اتنا پیار کرتی ہے آپ کی بیٹی آپ سے ❤️

www.urdu novelsmania.com

بس بس زیادہ اوور ایکٹنگ نا کرو میں ناراض ہوں۔۔۔

ساوری انکی چیخیں پر کس کرتی ہے۔۔۔

دیکھیں والدہ جان آپ ہنسی ہیں مطلب ناراض نہیں اوواب میں مزے سے آرام کروں گی پھر سحری کے لئیے بھی تو اٹھنا ہے کل پہلا روزہ ہوگا اور میرا آخری پیپر یعنی کل آزادی کا دن ہوگا۔

یا ہوووووووو۔۔۔

والدہ پہلے میں یہ خوشی اپنی فرینڈز کے ساتھ بانٹ لوں تب تک کے لئیے آپ والد کو یاد کریں۔۔۔

ساواری کے جان کے بعد اسکے والد کی کال آتی ہے۔

کال اٹھاتے ہی ان کی بے قرار آواز سننتی ہیں۔ آپ ٹھیک تو ہیں کچھ بول کیوں نہیں رہی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ہارون۔۔۔۔

جان ہارون پلیز خاموش مت رہا کریں۔۔۔

میں ٹھیک ہوں ہارون آپ کی بیٹی اداس نہیں رہنے دیتی۔۔۔

وہ تو ہے ساوری کے ہوتے کوئی اداس رہ ہی نہیں سکتا اچھا یہ بتائیں کیوں میری بیٹی پر ساس بہو ظلم کر رہی ہیں۔۔۔

اگر آج کی بات آپکو پتا چلی تو آپ بھی ساوری پر غصہ ہو جائیں گے پر جانتی ہوں غصہ کرنے کی بجائے آپ اسکے کارنامے پر ہنسیں گے اس لئے نہیں بتاؤں گی کیونکہ آپ کی باتونی بیٹی بڑے فخر سے اپنا کارنامہ سنائے گی۔۔۔

چلیں جیسے آپ کی مرضی۔۔۔

کب واپس آرہے ہیں۔۔۔؟

کیوں بیگم صاحبہ کو یاد آرہی ہے حکم کریں ہم ابھی آجاتے ہیں۔۔۔

مجھے نہیں ساوری کو آپ کی یاد آرہی ہے آپ اتنے دن دور بھی تو نہیں رہے۔۔۔

ہم تو آپ یاد نہیں کرتی چلیں پھر رات تک پہنچ جاؤ گا صرف اپنی بیٹی کے وجہ سے ایک وہی میری قدردان ہے۔۔۔

ہاں جیسا باپ ویسی بیٹی خیر مجھے بھی آپ کی تھوڑی سی یاد جو آرہی تھی قدردان والی بات سن کر خفا ہو کر چلی گئی۔۔

بات کرنے کے ساتھ وہ کال بند کرتی ہیں۔۔۔

اف ایک تو میری بیگم صاحبہ کا غصہ۔۔۔

ادھر سب دل کو لئیے وہ جیسے ہی ہاسپٹل پہنچتے ہیں اسکی حالت دیکھتے آئی سی یو میں اسے شفٹ کیا جاتا ہے۔

www.urdu novelsmania.com

اندر اگر وہ زندگی موت کی جنگ لڑ رہی تھی تو باہر اسکے موم ڈیڈ بھی اسی حالت سے گزر رہے تھے۔۔۔

واصف شاہ سنبھالیں خود کو ہماری بیٹی ٹھیک ہو جائے گی۔۔

ج۔۔ جب تک ڈاکٹر کچھ نہیں کہتے میں کسی جھوٹی تسلی پڑ اعتبار نہیں کر سکتا میری پرسنل جب تک ڈیڈ کہہ کر نہیں پکارے گی تب تک مجھے سکون نہیں ملے گا۔

سبڈگل کے ڈیڈ اسکے بیمار ہوتے ایسے ہی اجنبی ہو جاتے تھے سبڈگل کا ہونا انکے نارمل رہنے کے لئے ضروری تھا۔۔

وہ بے قراری سے ٹہل رہے تھے اور انکی بے چینی کو نقاب پوش بہت انجوائے کر رہا تھا۔

پھر کچھ گھنٹے بعد سینئر ڈاکٹر باہر آ کر انکی پرسنل کے ٹھیک ہونے کی اطلاع دیتے ہیں۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

Caniseeher..?

Yessure..

سبڈگل کو کمرے میں شفٹ کر دیا گیا تھا اسکے مام ڈیڈ روتے ہوئے اسکے پاس پہنچتے ہیں۔

وہ ہوش میں آرہی تھی اسکی حالت اس انجیکشن کی وجہ سے ہوئی تھی پر بروقت پہنچنے پر وہ بچ گئی تھی

وہ دھیرے دھیرے آنکھیں کھولتی ہے تو اسکے ڈیڈ روتے ہوئے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہیں پھر ماتھے پر پیار کرتے ہیں۔

ڈ۔۔ ڈیڈ آ۔۔ آپ رویوں ر۔۔ ہے ہیں ک۔۔ کیا مام نے آپ کو پھر سے پ۔۔ پنش کیا۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنی وائف کی طرف دیکھتے ہیں جو خفگی سے دونوں کو دیکھتی ہیں۔۔۔

تم تو جانتی ہو پر نسز تمہاری مام بہت کیوٹ ہیں وہ کہاں مجھے پنش کر سکتی ہیں وہ تو انکے اندر کی جو ظالم عورت ہے جو تمہارے معصوم سے ڈیڈ کو پنش کرتی ہیں۔۔۔

ہونہ معصوم اور آپ۔۔

ڈیڈ آئی ایگری مام آپ صحیح ہیں ڈیڈ معصوم نہیں ہیں بلکہ وہ بہت چارمنگ ہیں جتنکی ایک پیار بھری نظر سے آپ بلش کرتی ہیں۔۔

وہ تو ہے۔۔

سبد گل کی دونوں چیکس پر اسکی مام کس کرتی ہے وہ بھی انکی گال پر کس کرتی ہے

ڈیڈ آپ جانتے ہیں ناں آپ کی پرنسز کی آپ میں جان بستی ہے تو پلیز رو یا مت کریں آپ کے ہوتے ہوئے مجھے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔

تب ہی نرس ان دونوں کو سٹیر ڈاکٹر کی بات سننے کا کہتی ہے چند سیکنڈ بعد کوئی اسکے روم میں انٹر ہوتا ہے اور خشک پھول اسکے پاس رکھتا ہے۔۔۔

یہ فلاورز میرے خشک پھول کے لئے۔۔۔

سبد گل اسکی سرگوشی سنتے خوف سے آنکھیں جو بند تھیں مزید بند کرتی ہے۔۔۔

ناٹ فئیر چلو شا باش آنکھیں کھولو۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں میں نہیں کھولوں گی۔

"میری بات سے انکار ہم تو یہ جرات اپنے سوکالڈ ڈیڈ کی وجہ سے ہے کیا خیال ہے اس ہمت کو جڑ سے اکھاڑ دوں تو مجھے میری ڈری سہمی ملکہ واپس مل جائے گی ناں۔۔۔"

ن۔۔۔ نوپلیز۔۔۔

سبد گل جلدی سے آنکھیں کھولتی ہے۔۔۔

اب کیا فائدہ میں تو ارادہ باندھ چکا ہوں۔۔۔

بولنے کی ہمت وہ کر نہیں پارہی تھی بس روئے جارہی تھی۔۔۔

نقاب پوش اسکے آنسو صاف کرتا ہے۔۔۔

"اب لگ رہی ہو میرا صرف اور صرف میرا خشک پھول جسے بولنے کا حق نہیں، جسے ہنسنے کا حق نہیں جسے صرف رونے کا حق ہے یہ حق تو میں بھی تم سے نہیں چھین سکتا۔۔۔"

آیا تو تمہاری تیمارداری کے لئیے تھا پر تمہاری خود سری نے مجھے سخت فیصلہ لینے پر مجبور کر دیا۔ رات کو پیور بلیک ڈریس پہننا اور ہاں یہ فلاورز میرے آنے تک سنبھال کر رکھنا۔

ج۔۔۔ جی

چلو اب تمہیں نیند آرہی ہے اور تمہیں میرے واپس آنے تک سونا ہے۔۔۔۔

سمجھ آیا میری جان۔۔۔۔

سب گل اسکے حکم پر جلدی سے آنکھیں بند کرتی ہے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

نقاب پوش اسکی فرما برداری پر متاثر ہوئے بنا سیریس سا چلا جاتا ہے۔۔۔۔

سب گل جو رونے کی تیاری پکڑ رہی تھی اپنے ڈیڈ کی خوشی بھری آواز سنتے ہی مسکراتی ہے۔۔۔۔

سب گل ڈیڈ کی جان۔۔۔۔۔

وہ اسکے پاس بیٹھتے ہیں وہ نم آنکھوں سے انہیں دیکھتی ہے جہاں اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسکے ڈیڈ ٹڑپے تھے ویسے ہی انکی ٹڑپ پر وہ بے چین ہو گئی تھی۔۔۔

ڈ۔۔ ڈیڈ میں اور ماما آپ سے ناراض ہونے والے ہیں۔۔۔

سبد گل اپنی ماما کو آنکھ مارتی ہے اسکی اس حرکت پر وہ دیکھتے ہوئے بھی ان دیکھا کر دیتے ہیں چہرے پر معصومیت سجائے وہ اپنی پرنسز اور وائف کو دیکھتے ہیں یہی سبد گل پھگل جاتی ہے۔۔۔

ڈ۔۔ ڈیڈ میں تو ناراض نہیں ہونے والی دیکھ لیں آپ کی پرنسز واپس آگئی ہے پر میں اپنی ماما کو انکی بات سے نہیں ہٹا سکتی اس لئے آپ میری کیوٹ سی ماما کو منائے تب تک میں کچھ دیر سولیٹی ہوں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اچھا جی ماما کو اکیلے چھوڑنے پر پہلے پنش تو دے دوں پھر سوچے گے پرنسز کے ڈیڈ کے ساتھ کیا کیا جائے اسکی ماما سے گدگداتی ہیں تو روم میں تینوں کے قہقہے گونج رہے تھے۔۔۔

بس ماما پلیرز سوری اور ڈیڈ کی طرف سے بھی سوری۔۔۔

دونوں ہی اپنی زندگی کو دیکھ رہے تھے انکی آنکھوں میں بے بسی تھی ان دیکھا خوف تھا جیسے انکی پرسنر ان سے دور ہونے والی ہے پرواصف شاہ ہر بے بسی کو ختم کرنا جانتا تھا اب انہیں اپنی بیٹی کے خوف کو ہر حال میں ختم کرنا تھا۔۔۔

عشارب۔۔۔۔۔

عشارب۔۔۔۔۔

آج نہیں بچو گے۔۔۔



عشارب کے بابا بہت غصے میں اپنے بیٹے کے پیچھے بھاگتے ہیں۔۔

کیا ہو گیا ہے کیوں میرے پوتے کے پیچھے پڑ گئے اب کیا کیا ہے۔۔۔

جی دادی پوچھیں آخر کونسا انکا خزانہ چرا لیا ہے جو صبح صبح مجھ معصوم پر غصہ کر رہے ہیں۔۔

یہی تو پوچھ رہی ہوں پر بولے تب ناں۔۔۔

اماں آپ کے ہونہار پوتے نے جو کل رات آگ لگائی تھی اسی میں اب تک جل رہا ہوں اور پتا نہیں کب تک جلوں گا۔۔۔

تو ابو آپ اپنے گناہوں م۔۔۔ مطلب کل میرا دل اپنے اکلوتے بیٹے کا دل توڑا تھا یہ سب اسی کی سزا ہے۔۔۔

دادو دیکھیں ایک روزہ دار پر غصہ کیا جا رہا ہے۔۔۔

عشارب بات مت بدلو جاو اپنی امی کو بتاؤ تم نے سب جھوٹ بولا تھا کل رات سے کوئی بات نہیں کر رہی۔۔۔۔

اوو ابو آپ ٹینشن ہی نالیں آپ بیمار ہونے کا ڈرامہ کریں ادھر میری معصوم سی امی آپ سے ناصرف بات کریں گی بلکہ اپنی سوتن کو بھی بھول جائیں گی۔۔۔

کیا ہونے کل رات سے بات نہیں کی بات تو تشویش والی ہے۔۔۔

وہی تو اماں جان پہلے جب بھی ناراض ہوتی تھی تو میری ایک مسکراہٹ پر مان جاتی تھی اب ایسا نہیں ہوا اچھا بھلا پلین بنایا تھا سالگرہ کے بعد اپنی بیگم کے ساتھ ٹور پر جاوگا مگر آپ کے ہونہار پوتے کے ہوتے یہ کہاں ممکن ہے۔۔۔

عشارب بس مسکرائے جارہا تھا اور اسکی مسکراہٹ پر دادی فدا جبکہ اسکا باپ غصے سے گھور رہا تھا۔۔۔۔

ابو آپ کی روٹھی بیوی ایک ہی صورت مان سکتی ہیں وہ ہیں دادا جان۔۔۔۔

اوو نو ابا جان کو پتا چل گیا کہ انکی لاڈلی ہونا ناراض ہے تو میری خیر نہیں اف عشارب کس مصیبت میں پھنسا دیا ہے۔۔۔

امی شکر ہے آپ آگنی سن یا دوسری بیوی کے آتے اب آپ کو "مصیبت" کہاں جارہا ہے۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی بیٹھ جاتی ہیں اب انکی نظر داخلی دروازے پر تھی جبکہ انکی مسکراہٹ دیکھ کر اب تینوں کو تشویش ہو رہی تھی

والدہ کو منانے کے بعد ساواری بیڈ پر کتا میں پھیلانے پڑھ کم اور ان کو گھور زیادہ رہی تھی اسے رمشا کی بیوقوفی پر رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا کتنی مشکل سے سٹیٹکس کا پیپر تیار کیا تھا اسکی وجہ دوبارہ اس سبجیکٹ کو یاد کرنا پڑے گا۔۔۔

ابھی اسکی خبر لیتی ہوں وہ واٹس ایپ پر جیسے ہی انلائن ہوتی ہے اسکی فرینڈز کے میسجز آنا شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔

ساواری کیا تم نے سنا وہ ایس پی جنہوں نے ہماری نگرانی کی تھی وہ تین لڑکوں کو اپنے ساتھ تھانے لے گئے ہیں۔۔۔

رمشا کے میسج پر وہر پلانے کرتی تب ہی کوکب کا میسج آتا ہے۔۔۔

یار مجھے لگتا ہے وہ تینوں نقل مارتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑے گئے ہیں تب ہی تو انکو کڑی سزا دینے کے لیے تھانے لے گئے ہیں۔۔۔

میج پڑھتے ہی ساوری بھی تھوڑا گھبرا گئی تھی اپنی فرینڈز کو حوصلہ بھی تو دینا تھا۔۔۔

تم دونوں ایسے ہی پریشان ہو رہی ہوں وہ تو جھوٹا پولیس والا تھا کل کے پیپر کا بتاویاد آیا رمشا کی بچی، چڑیل تمہاری وجہ سے مجھے اس سپیر کو دوبارہ یاد کرنا پڑے گا وہ تو میں کرنے سے رہی اس لیے کل کا پیپر تم ہمیں سولو کرواؤ گی کوئی بہانہ نہیں چلے گا۔۔۔

ساوری کے میج پر کوکب ویلڈن کا میج بھیجتی ہے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

م۔۔۔ میں کیسے۔۔۔

رمشا کے میج پر وہ غصہ والا ایوجی بھیجتی ہے۔۔۔

ویسے جیسے تم نے مجھے یہ سیجیٹ رکھنے پر راضی کیا تھا زہر لگتی تھی مجھے یتھ اللہ اللہ کر کے جان چھوٹی تھی تو دوستی کے نام پر بلیک میل کر کے مجھے یتھ کی بہن "سٹیٹیکس" رکھنے پر مجبور کیا اب مزید فالتوبات کر کے مجھے غصہ مت دلاؤ۔۔۔۔

ساوری میں تو مذاق کر رہی تھی نقل تو میں تیار کر لوں گی مگر کل پہلا روزہ ہے رمضان کے پہلے ہی دن ہم نقل کریں گے تو کیا اللہ پاک ناراض نہیں ہونگے۔۔۔

رمشا کہہ تو تم ٹھیک رہی ہوں اور میں نے کب تمہیں نقل تیار کرنے کا کہا میں نے صرف "مد" کرنے کا کہا تھا اس لئے میں تو اب سووگی تم یاں تم پیپر تیار کرو او کے گائیز اللہ حافظ۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

مگر ساوری۔۔۔۔

دادی جان یہ ناراض ہونے کی بجائے مسکرا کیوں رہی ہیں اور دیکھیں تو مجھے یعنی آپ کے لاڈلے پوتے کو بھی انور کر دیا۔۔۔

بہت اچھا کیا میرے سینے میں ٹھنڈ پڑ گئی ہے۔

عشارب کے ابو اسکی بات پر خوش ہو کر جواب دیتے ہیں اور اپنی معصوم سے بیوی کے پاس جا کر بیٹھتے ہیں۔

تو پریشان ناہودادی ہے ناں اپنے پوتے پر صدقے واری ہونے کے لئیے رہنے دے دونوں کو چل تو کام پر نہیں جائے گا۔۔۔

ابھی نہیں تھوڑا انکی صلح کروالوں پھر جاوں گا چلیں۔۔۔

مما جان۔۔۔

عشارب دوسری سائیڈ پر انکے ساتھ بیٹھتا ہے اور انکا ہاتھ تھامتتا ہے۔۔۔

پلیز آپ اپنے مجازی خدا کو معاف کر دیں دیکھیں انکی تو چھوٹی سی غلطی تھی کل رات میں نے جو کچھ بھی کہا تھا ان سے بدلہ لینے کے لئیے کہا تھا۔۔۔

مجھے کچھ نہیں سننا ویسے بھی میں ان سے ناراض نہیں ہوں آپ دونوں نے اپنے آفس نہیں جانا۔۔۔

یہی تو مسئلہ ہے آپ ناراض نہیں ہیں۔۔۔

پہلے میرے نابولنے پر مسئلہ تھا اب بول رہی ہوں تو ناراض ناہونے پر مسئلہ ہے میرا تو یہاں رہنا ہی فضول ہے میں اپنے ابا جان کے پاس جا رہی ہوں چند دن تو سکون سے رہونگی۔۔۔

چپ کر کے بیٹھو، ہو اور کیا ابا جان کی رٹ لگا رکھی ہے خود تو وہ مہاراج صاحب کئی مہینے تک اپنا چہرہ نہیں دیکھاتے اور تو اور مجھ سے بات بھی نہیں کرتے میں تو ناراض نہیں ہوتی اور تم ابا جان کی لاڈلی بیٹا اور شوہر منائے جا رہے ہیں تمہارے خزانے ہی ختم نہیں ہو رہے۔۔۔

وہ اداس نظروں سے اپنے شوہر اور بیٹے کی طرف دیکھتی ہیں۔۔۔

اف ہوا ماں میری معصوم سی بیوی کو اتنا ڈانٹ دیا حالانکہ فساد کی جڑ تو آپ کا پوتا ہے اسے تو آپ کچھ نہیں کہیں گی اور رہی بات ابا جان کی میری بات ہوئی تھی ان سے وہ تو کہہ رہے تھے آپ کی اماں جان نے حکم دیا ہے کہ آپ ناراض ہیں اور انہیں یہاں آنے سے منع کیا ہے بچا رہے آپ ہی کا حکم مان رہے ہیں۔۔۔

لیں جی اب دادی کی گھبرانے کی باری تھی کیونکہ انکا بے وقوف بیٹا بیوی کی اداسی ختم کرنے کے چکر میں ماں کو سمجھا رہا تھا۔۔۔

کیا اماں جان آپ کی وجہ سے وہ نہیں آرہے۔۔۔

ہاں تو نہیں آرہے کیا کرو گے مجھے انکے پاس واپس بھیج دوگی۔۔۔

کون کسے واپس بھیج رہا ہے اور یہ میری بیٹی پر غصہ کیوں کیا جا رہا ہے۔۔۔

دادا جان شکر ہے آپ آ گئے۔

عشارب عقیدت سے انکا ہاتھ چومتا ہے۔۔۔

عشارب میرا شیر بیٹا میرا جگر کا ٹکڑا کیسے ہو اور تمہارے ہوتے ہوئے گھر کے حالات کیسے بگڑ گئے

۔۔۔۔

دادا پوتے میں راز و نیاز ختم ہو گیا ہو تو مجھ سے بھی مل لیں بیٹا ہوں آپکا۔۔۔

تم تو وہی رکو۔۔۔۔

اباجان کب سے انتظار کر رہی تھی شکر ہے آپ خیریت سے پہنچ گئے ہیں۔۔

عشارب کی ماما اپنے سر کے پاس جاتی ہیں تو وہ شفقت بھرا ہاتھ انکے سر پر رکھتے ہیں۔۔

اب سب ایسے کھڑے رہو گے یا بیٹھنے کا بھی کہو گے۔۔

دادی ناراض ہونے کے باوجود بھی اپنے شوہر کے لئے فکرمند تھی انکی بات سن کر سب کے چہرے پر مسکراہٹ آ جاتی ہے جنہیں کمال اداکاری سے سب چھپا لیتے ہیں۔

بس آپ ہی کو تو فکر ہے ہماری اور آپ کی یہی بات ہمیں بہت پسند ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

داداجان اپنے "مشن ناراضگی ختم کرو" کا آغاز کر چکے تھے پردادی اتنی آسانی سے کہاں راضی ہونے والی تھی بس جی ہو کو اٹھنے کا کہہ کر خود بھی کھڑی ہوتی ہیں۔۔۔

میں اور میری بہو آپ تینوں سے ناراض ہیں تو اس لئے ہم سے کوئی بات ناکریں چلو بہو ہم اپنے اکلوتے میکے والے کمرے میں چلتے ہیں جہاں یہ بھٹک بھی ناسکیں۔

پردادی جان میرا کیا قصور ہے آپ اپنے پوتے کے ساتھ نا انصافی کیوں کر رہی ہیں۔۔۔

بات تو تیری صحیح ہے عشارب لیکن تیری وجہ سے میری بہو اداس ہوئی ہے۔۔۔

عشارب رہنے دو آپ دونوں کیوں کھڑی ہیں جانیں میکہ انتظار کر رہا ہے۔۔۔۔

لیں جی دادا جان نے جلتی پر تیل نہیں بلکہ آگ کا انتظام کر دیا تھا دونوں معصوم عورتیں اب سچی والی ناراض ہو کر چلی گئی تھیں۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

ابا جان۔۔۔۔۔

تم چپ کرو شام تک منالیں گے ابھی دونوں آفس جاؤ افطار سے تین گھنٹے پہلے پہنچ جانا ورنہ گھر سے باہر ہو گے۔۔۔

دادا جان میں بھی۔۔۔۔

ہاں بیٹا اگر باپ غلطی کرے گا تو سزا بیٹا بھگتے گا ناں ناچاہتے ہوئے بھی یہ دھمکی تمہارے لئیے بھی ہے
چلو دونوں اب جاو۔۔۔

اف ایک چھوٹی شرارت کی تھی ایسے الجھتی جا رہی ہے کہ ٹھیک ہی نہیں ہو پا رہی۔۔۔۔

چلیں ابا جان۔۔۔۔



دادا دوست نارہا

یہ افسوس ہی رہا

ہم معصوم ہی رہے

یہ افسوس ہی رہا 😊

عشارب شاہ کا دکھ بھرا شعر 😞

ادھر ساواری بیچاری آج سچ میں مشکل میں تھی نوٹس اور کتابیں پڑھ کم ان کے پیچ زیادہ سے زیادہ گن
رہی تھی۔۔۔

اف ایک سوال اتنے زیادہ پیچڑ کا کیسے ہو گا یاد آج تو چیٹنگ بھی نہیں کر سکتی رمضان میں تو چیٹنگ نہیں کر سکتی پر دعا تو کر سکتی ہوں لیں جی اب ساوری کی دعا جو عرش پر پہنچ کر ہی دم لے گی۔۔۔

اللہ جی میں آپ کی معصوم اور انتہائی عاجز سی بندی ساوری سید آپ کو تو پتا ہو گا آج میرا آخری پیپر ہے اور پہلا روزہ بھی ہے میرا تو ساوری بہت مشکل میں ہے نقل جیسا گناہ کبیرہ میں کر نہیں سکتی ویسے بھی روزہ دار کو کہاں یہ بات زیب دیتی ہے کہ وہ چیٹنگ کریں بس اب آپ ہی مجھے اس مشکل سے نکال سکتے ہیں اللہ جی آج تو کوئی معجزہ کر دیں میری مدد کے لئے کوئی فرشتہ بھیج دیں تاکہ میرا پیپر اور باقی سب کا پیپر بھی بہت اچھا ہو جائے مدد کریں گے ناں اللہ جی ہم ڈیل کرتے ہیں ناں اگر آج کا پیپر اچھا ہو گیا تو۔۔۔۔۔

تو ساوری بی بی مجھے اپنے وہ والے جو میرے نئے سوٹ کے ساتھ میچ ہیں جھمکے دیں گی پلیز ساوری کے اللہ جی اور میرے پیارے رب میری دعا قبول فرما ساوری بی بی کی مدد فرما۔۔۔۔۔

فریدہ کے بیچ میں بولنے پر آج ساوری نے اسے ٹوکا نہیں۔۔۔۔۔

پھر فریدہ کے ساتھ ساوری سید بھی آمین کہتی ہے۔۔۔۔۔

ساوری بی بی آمین تو بولیں ساوری مزید اللہ جی سے اپنے دل میں باتیں کر رہی تھی اور کچھ دیر بعد وہ دعا مانگ کر جیسے ہی فارغ ہوتی ہے کڑے تیوروں سے فریدہ کو گھور رہی تھی جس کے جواب میں وہ بیٹھتی کی نمائش کرتی یہ جاوہ جا۔۔۔

ساوری بیچاری پریشان سی اپنا سامان اٹھاتی ہے جلدی سے چادر اوڑھ کر باہر نکلتی ہے دادو اور والدہ سے دعائیں لے کر گاڑی کے پاس پہنچتی ہے کہ اچانک جانی پہچانی سی آواز سنتی ہے۔۔۔

والد کی جان آگے بیٹھیں۔۔

وہ جلدی سے آگے بیٹھتی ہے۔۔

www.urdu novelsmania.com

آپ کب آئے اور مجھے ملنے کیوں نہیں آئے جانتے ہیں ساری رات آپ کا انتظار کیا اس امید پر کہ آپ میری ناسی اپنی بیگم کی اداسی کا سن کر ضرور آئیں گے۔۔۔

ہولڈ اون بیٹا۔۔۔

پہلی بات میں سحری کے بعد آیا تھا سب سے پہلے آپ کے کمرے میں ہی ملنے آیا تو میری پیاری سی بیٹی سورہی تھی آپ کے پاس کچھ دیر بیٹھنے کے بعد آپ کی دادو کے کمرے میں ان سے ملنے گیا اور لاسٹ میں آپ کی والدہ سے ملا تو اب بتائیں کسکی وجہ سے میں واپس آیا۔۔۔

اف کورس میری وجہ سے واپس آئیں ہیں ساوری اپنے والد کے کاندھے پر سر رکھتی ہے وہ بھی اسکے سر پر پیار کرتے ہیں ۔۔۔

بہت زیادہ مس کیا تھا پلیز آپ وعدہ کریں ہم سے دور نہیں رہیں گے جو بھی فارن میٹنگز ہیں وہ سب یہی اریج کروائیں آخر آپ ہارون شاہ ہیں اس ملک کے بلکہ پوری دنیا کے کامیاب ترین بزنس مین

او کے اور کوئی حکم بابا کی جان کا۔۔۔۔۔

والدیہ حکم نہیں ادنیٰ سی درخواست ہے آپ کی موجودگی مجھے ان دونوں ہٹلر سے بچا سکتی ہے ورنہ تو میں معصوم سی مظلوم سی لڑکی ان کے عتاب کا نشانہ بنتی رہتی ہوں۔۔۔

ویسے والد کل میری چھپکلی والی بات پر ان دونوں کی صورت دیکھنے والی تھی میں نے کچھ انوکھا تو نہیں کہا بس یہی کہا چھپکلیوں کے کتنے مزے ہیں انہیں پڑھائی نہیں کرنی پڑتی۔۔۔

ہارون شاہ کا زندگی سے بھرپور قہقہہ گونجتا ہے۔۔۔۔

ساوری ایسے نایاب خیالات کیسے آپ کے دماغ میں آجاتے ہیں۔۔۔۔

بس والد آجاتے ہیں ویسے کبھی فخر نہیں کیا۔۔

دونوں مسکراتے ہیں پھر سارا راستہ باتیں کرتے گزر جاتا ہے کالج پہنچنے پر اسکا سامنا عشارب سے تو نہیں ہوتا البتہ راشد انسپکٹر سے ہوتا ہے ساوری چونکہ اسکی بے وقوفی کی وجہ سے پچھلے پیپر میں فیل ہوتی ہوتی بچ گئی تھی اس لئے غصہ میں اسکی طرف بڑھتی ہے۔۔۔

وہ جھٹ سے بجا بھی کو سلام کرتا ہے جس پر ساوری اسے گھورتی ہے۔۔۔

بھابھی جی وہ سر نے مجھے ٹارچر سیل لے جانے کی دھمکی دی تھی اس لئے ڈر کی وجہ سے سارا پلان انہیں بتا دیا آپ نہیں جانتی سر غصے میں جلا دین جاتے ہیں بس جی اپنی جان بچانے کے لئے یہ سب کیا۔۔۔

او تو اپنی جان بچاتے بچاتے مجھے مصیبت میں پھنسا دیا اور اب یہاں معافی مانگنے آئے ہو۔۔؟

جی بھابھی جی۔۔۔

معافی تمہیں ایک صورت میں ہی مل سکتی ہے تمہارے جو سر ہیں ناں انکے سر کو آج کال کر کے یہاں بلاؤ۔۔۔

پ۔۔۔ پر بھابھی جی آئی جی صاحب یہاں کیسے آئیں گے۔۔۔

یہ مجھے نہیں پتا بس انہیں کسی بھی طرح بلاو یاد رہے میرے پیپر ختم ہونے کے عین وقت پر انہیں یہاں ہونا چاہیے باقی آگے تم کافی سمجھا رہو تب ہی پولیس میں اتنی اچھی پوسٹ پر ہو اپنی بھابھی جی کی بات پوری کرنا سمجھے۔

آپ فکر ہی نہ کریں راشد ذہین سا ایسا چکر چلائے گا کہ آئی جی صاحب خود یہاں پہنچ جائیں گے۔۔۔۔

ساواری مسرور سی کمرہ امتحان میں پہنچتی ہے جہاں رمشا اور کوکب دور سے ہاتھ ہلاتی ہیں اور ساواری کی سیٹ بتاتی ہیں۔۔۔

ساواری جوان کے پاس جا کر معاجرہ پوچھنے والی تھی کسی کی سخت آواز پر وہی رک جاتی ہے۔

آپ کہاں جا رہی ہیں۔۔۔

ساواری کوئی جواب نہیں دیتی اور رمشا کی طرف قدم بڑھاتی ہے۔۔۔

آپ کو سنائی نہیں دے رہا۔۔۔

ساواری پلٹتی ہے اور جبراً مسکراتی ہے۔۔۔

جی سررررررر۔۔۔۔۔

آپ کیا کہہ رہے تھے۔۔۔۔۔؟

وہ سخت آواز کسی اور کی نہیں اسی چھپکلی کے بھائی مطلب عشارب شاہ رضوی کی تھی۔۔۔

جی آپ سے ہی ہوں مس۔۔۔۔ مسز عشارب۔۔۔۔

وہ خود اسکے پاس جاتا ہے اور سرگوشی میں مسز پکارتا ہے۔

مجھے سنائی نہیں دیا اور ویسے بھی پیپر شروع ہونے میں کچھ منٹ باقی ہیں تو اصول کے مطابق میں کمرہ امتحان میں اپنی فرینڈز کے پاس جاسکتی ہوں۔۔

آپ کی اطلاع کے لئے عرض ہے پیپر شروع ہونے میں چند سیکنڈ باقی ہیں اس لئے اپنی سیٹ پر بیٹھیں ورنہ آپ کو باہر نکال دیا جائے گا۔۔۔

(ہونہ جھوٹا پولیس والا تمہاری تو آج ایسی کلاس لگے گی ساری زندگی یاد رکھو گے کہ کس سے پالا پڑا ہے)

اب میری تعریف خیالوں میں کر لی ہو تو۔۔۔

جاری ہوں سررررر۔۔۔ 😊

وہ جو اپنی سیٹ پر جا رہی تھی عشارب کی آواز پر دوبارہ رکتی ہے۔۔

اب آپ کی سیٹ چلنے ہو گئی ہے آپ وہاں وہ سر کے ساتھ جو چمیر دیکھ رہی ہیں وہاں بیٹھیں گی مزید بحث کی تو آگے آپ کافی سمجھدار ہیں۔۔۔

دونوں کی بحث تمام سٹوڈنٹس انجوائے کر رہے تھے ساوری کی سزا سن کر جلدی سے سر سیدھے کرتے ہیں۔۔۔

لگتا ہے گہرا صدمہ لگا ہے چلیں مسز میں آپ کو خود چھوڑ آتا ہوں یہ نا ہو کہیں گرجاؤ۔۔

وہ پچاری واقعی صدمہ میں تھی وہ کیا کہہ رہا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا اسے وہ سیٹ نہیں بلکہ اڑدھا لگ رہی تھی جسکے پاس پہنچنے سے وہ ختم ہو جائے گی۔۔۔

وہ بیچاری سی شکل بنا کر اسے دیکھتی ہے نا چاہتے ہوئے بھی عشارب شاہ رضوی کو ہنسی آتی ہے

"پ۔۔۔ پر میں نے ایسا بھی کیا کہا حد ہے کیسا زمانہ آگیا اللہ جی دیکھیں آپ کی زمین پر ایک معصوم سی روزہ دار کو سزا سنائی جا رہی ہے۔۔۔"

س۔۔۔ سر کیا میں سچ میں وہاں جاؤں۔۔۔۔۔؟

جی مسز آپ سچ میں وہاں جائیں۔۔۔

د۔۔۔ دیکھیں اب بھی وقت ہے ساوری کا دل ناتوڑیں ورنہ اللہ جی سے آپ کی شکایت لگا دو گی

www.urdu novelsmania.com

اف کیا نوٹنگی کرتی ہو تمہاری اس بحث میں دس منٹ ضائع ہو گئے ہیں اور آج پیپر پورے آدھا گھنٹہ پہلے دینا اب جاو۔۔۔

ہونہ۔۔۔۔۔

جارہی ہوں۔۔۔۔۔

ساوری کے مطابق اب کمرہ امتحان عرف مصیبت امتحان کا منظر کچھ یوں تھا:

ساوری کی سیٹ اور اسکی فرینڈز کی سیٹ کے مابین فاصلہ اس طرح تھا مشرق کی طرف ساوری بیچاری تو مغرب کی طرف یعنی آخری کرسی پر رشتا بیٹھی تھی ان دونوں کے بیچ شمال کی طرف کوکب تھی جسکا ان دونوں سے بھی برا حال تھا۔

آج بھی سٹاف وہی تھا بس عشارب اپنے سر کی جگہ انکی ڈیوٹی کر رہا تھا یعنی سینئر سروہ تھا وہ خود اب سٹیج کی طرف جاتا ہے جہاں بیچاری ساوری کی پریشانی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا کیونکہ وہ جھوٹا پولیس والا اسکے پاس ہی بیٹھتا ہے تمام سٹوڈنٹس کو پپرز بانٹ دینے گئے تھے سوائے ساوری کے جو آنکھیں بند کیے درود پاک کا ورد کر رہی تھی۔۔۔

عشارب اسے پپر دیتا ہے جسے وہ پڑھنا ہی نہیں چاہتی تھی بس جی پھر کیا ساوری دونوں ہاتھوں سے چہرہ چھپائے کبھی دو انگلیاں ہٹا کر دیکھتی پھر جلدی سے بند کر دیتی عشارب جو کب سے اسکی آنکھ مچولی دیکھ رہا تھا غصے میں اسے جھڑکتا ہے۔۔۔

یہ کیا گیم کھیلنے کا وقت ہے چلیں جلدی سے پہلا سوال پڑھ کر سنائیں۔۔۔

"میری مرضی جو بھی کروں اور آپ پہلے تو جھوٹے پولیس والے تھے اور اب نقلی استاد بھی بن گئے ساواری نہیں ڈرتی بڑے آئے یہاں اوپر بیٹھا دیا میرے ساتھ ناگن والا بیر تھا آپکا وہ بھی اپنے پیارے ناگ راجا کے مرجانے کے غم میں اس انسان کو ڈس کر دم لیتی ہے جو اس سانپ کے مرنے کی وجہ بنائیں نے تو آپ کی فی میل سانپ کو نہیں مارا تو پھر میرے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں۔۔۔"

نیا لقب عشارب شاہ رضوی کے لئے کسی صدمے سے کم نہ تھا بیچارہ اپنے دل کو کوس رہا تھا کہ ایسی بے وقوف لڑکی کو کیوں پسند کیا دماغ بھی عشارب کے ساتھ متفق تھا پر دل تو دونوں کو نظر انداز کیے اپنی محبت کو نہا رہا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

کیا ہے ناگن کبھی نہیں دیکھی ایسے تاڑکیوں رہے ہیں مجھے سب کچھ بھول رہا ہے رمشا اور کوکب کو بھی مجھ سے دور بیٹھا دیا اب کیسے اتنی دور سے ڈیٹا ٹرانسفر ہوگا لیں جی نقل کا دوسرا نام "ڈیٹا ٹرانسفر" رکھ دیا ساواری سید ذہین سی۔۔۔۔

"مسز عشارب آپ کی اطلاع کے لئیے عرض ہے موسم خراب ہونے کے باعث کچھ گھنٹوں کے لئیے موبائل سروسز، بند کر دی گئی ہیں اس لئیے آرام اور سکون سے بیٹھ کر اپنا ڈیٹا سیور کھیں اور اپنے قیمتی الفاظ کو اکٹھا کر کے خود پپر حل کریں۔ شکریہ"

"بڑے آئے جاز اور موبلنک سروسز کے ٹاور یہ سروسز بند ہیں تو ہماری یوفون سروسز زندہ باد آندھی آئے یا طوفان یوفون کرائے اپنوں سے ہر پل بات ساوری کی مدد پہنچنے کا وقت ہوا جاتا ہے۔۔۔۔"

اور وہ مدد میرے ہوتے ہوئے تم تک کیسے پہنچے گی مسز۔۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

ڈیٹ مجھے گھر جانا ہے ابھی۔۔

اوکے پرنسز ڈونٹ وری ابھی ڈاکٹر سے بات کر کے پھر چلتے ہیں۔۔۔

سبد گل مسکراتی ہے نقاب پوش کی سرخ آنکھیں یاد آنے پر وہ ہونٹ بھینچتی ہے تکلیف سے اسکی سسکی نکلتی ہے اسکی موم جو میڈیسن اور ڈائٹ چارٹ دیکھ رہی تھی اپنی بیٹی کی سسکی سن کر اسکے پاس پہنچتی ہیں۔۔۔

سبد گل کیا ہوا ہے بچے۔۔۔۔؟

م۔۔۔۔ موم و۔۔۔۔ وہ م۔۔۔۔ مجھے ک۔۔۔۔ کچھ

وہ راز بتانے ہی والی تھی تب ہی سرسراتی سرگوشی اسے سنائی دیتی ہے۔۔۔

"کچھ بھی بتانے سے پہلے یہ سوچ لینا تمہارے پیارے ڈیڈ اور انکی قبر کے درمیان چند لفظوں کا فاصلہ ہے اپنے باغی الفاظوں کو لگام ڈالو میرا خشک پھول"

بولو میری جان کیا بتانا ہے۔۔۔

سبد گل آنکھیں کھولے خوفزدہ سی نقاب پوش کو ڈھونڈ رہی تھی موم کی آواز سن کر انہیں دیکھتی ہے

۔۔۔

ک۔۔۔ کچھ بھی ت۔ تو نہیں ب۔۔۔ بس مجھے نیند آرہی ہے آپ ڈیڈ سے کہیں مجھے ابھی گھر جانا ہے

۔۔۔

تم آرام کرو ڈیڈ بس آنے والے ہیں سب گل تک کر آنکھیں بند کرتی ہے کافی دیر گزر جاتی ہے اسکے ڈیڈ نہیں آتے تو وہ گھبرا جاتی ہے۔۔۔

م۔۔۔ موم اتنی دیر ہو گئی ہے آپ جا کر دو۔۔۔ دیکھیں ڈ۔۔۔ ڈیڈ ٹھیک تو ہیں م۔۔۔ میرا دل گھبرا رہا ہے

اوکے میں خود دیکھتی ہوں ریلیکس رہو۔۔۔

اب وہ اکیلی تھی بار بار خود کو ملاست کر رہی تھی کہ کیوں اسکی زبان پر یہ بات آئی و۔ وہ آواز کہاں سے آئی تھی۔

تمہارے دل سے۔۔۔

پھر سے اس نقاب پوش کی سرگوشی سنتی ہے تو وہ ہراساں سی پورے روم کود۔۔ دیکھ رہی تھی وہ وہاں ہوتا تو دیکھائی دیتا۔۔۔

کتنی دیر وہ اسکا گھبراہٹ دیکھتا رہتا ہے جب وہ خوف سے مرنے والی تھی پھر سے آواز آتی ہے۔۔۔

تم جانتی ہونا میری نظر ہر وقت تم پر ہے تو پھر یہ بے وقوفی کرنے کی وجہ خیرات کو ان سب غلطیوں کا حساب لوں گا پھول کدھر ہیں انہیں اپنے پاس کرو کچھ سنائی دے رہا ہے انہیں جتنا سنبھال کر رکھوں گی اتنا ہی تمہارا فائدہ ہے۔۔۔

ج۔۔ جی۔۔ ہمیشہ اپنے قریب رہ۔۔ رکھوں گی و۔۔ وہ ڈیڑک۔۔ کوم۔۔ میرے پ۔۔۔ پاس بھیج دیں پ۔۔ پلیز آ۔۔۔ آئندہ ک۔۔ کوئی غلطی نہیں کروں گی۔

www.urdu novelsmania.com

نقاب پوش کوئی جواب نہیں دیتا سب دگل وہی پھولوں کو تھامے سو جاتی ہے دوسرے لفظوں میں اسے نقاب پوش کے آنے تک سلا دیا جاتا ہے۔۔۔

جب وہ آنکھیں کھولتی ہے تو وہ خود کو اپنے کمرے میں پاتی ہے پھر وہ جلدی سے بستر سے نکلتی ہے کیونکہ نقاب پوش کے آنے کا وقت ہونے والا تھا ڈریسنگ ٹیبل پر ہی بلیک ڈریس رکھا تھا وہ جلدی

سے اٹھاتی ہے اور فریش ہو کر ڈریس پہنے مرر کے پاس جاتی ہے بال بناتے ہوئے اسکی نگاہیں گھڑی پر ٹکی تھیں کیونکہ وہ لیٹ ہو چکی تھی کپکپاتے ہاتھ بال سلجھانے کی بجائے مزید الجھ گئے تھے سبد گل کو کسی کی پرواہ نہیں تھی اسے وقت پر تیار ہو کر اپنے ڈیڈ کو بچانا تھا کھنگا وہی پھینک کر وہ جلدی سے شوز کی طرف بڑھتی ہے ہائی ہیل دیکھ کر وہ ٹھٹکتی ہے اتنی سردی میں بند شوز کی جگہ وہ ہائی ہیل تھی جسے وہ سزا سمجھ کر جلدی سے پہنتی ہے۔۔۔۔

Stop....

Move forward to me along with your flowers..

سبد گل جلدی سے پھول اٹھا کر اسکے پاس قدم بڑھاتی ہے ہاں الگ بات تھی چلتے ہوئے اسکی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔

www.urdu novels mania.com

نقاب پوش کے پاس پہنچتے ہی وہ ہمیشہ کی طرح نگاہیں جھکانیں گھڑی تھی۔۔۔

نیٹ اور سلک سے ڈیزائن کردہ بلیک ڈریس میں ڈرائے فلاورز کے ساتھ وہ نقاب پوش کو اچھی لگی تھی اوپر سے اسکا ڈرنا اسکے حسن کو نکھار رہا تھا۔

اسکا ہاتھ تھا مے نقاب پوش دھڑلے سے انکے ویلا سے نکلتا ہے ہر آہٹ پر سبد گل خوفزدہ ہو جاتی تھی کہیں اسکے ڈیڈناہوں مختصر اپنے کمرے سے اسکی اوڈی (Audi) تک کا سفر اس نے موت کا ذائقہ چھکتے ہوئے طے کیا تھا۔۔۔

نقاب پوش اسکے لئیے ڈور اوپن کرتا ہے سبد گل حیران ہو کر اسکی آنکھوں کی طرف دیکھتی ہے جہاں وہ اسے بیٹھنے کا اشارہ کرتا ہے اسکے بیٹھتے ہی بلیک اوڈی ہوا سے باتیں کرنے لگتی ہے۔۔۔

سبد گل کو چونکہ ہانی سپیڈ سے ڈر لگتا تھا وہ نقاب پوش کے ہاتھ سے الجھی اپنی انگلیوں سے دباؤ ڈالتی ہے۔

م۔۔۔ مجھے ڈ۔۔۔ ڈر لگ رہا ہے پلیز سپیڈ نارمل کریں۔۔۔

وہ نارمل سپیڈ کرتا ہے اور اسے پانی دیتا ہے۔۔۔

سبد گل تو جیسے برسوں سے پیاسی تھی وہ ایک ہی گھونٹ میں پانی ختم کرتی ہے وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی جیسے لمبی مسافت طے کر کے آئی ہو۔۔۔

نقاب پوش اسکا سر اپنے کاندھے پر رکھتا ہے آج تو اسے جھٹکے پہ جھٹکے لگ رہے تھے نقاب پوش کا نرم انداز اسے مطمئن کر رہا تھا وہی اسکی اگلی بات اسے آسمان سے زمین پر لا کر پہنچتی ہے۔۔۔

"ڈیڈ کی پرنسز ویسے تمہیں آخری بار مرتے ہوئے انسان سے مل کر آنا چاہیے تھا"

اسکی بات پر وہ ٹپ کر دور ہونے والی تھی وارننگ سن کر وہی جم جاتی ہے۔

Dont move my dry flower....

اگر تمہارا سر میرے کاندھے سے ہٹا تو تمہاری کیوٹ سی موم بھی بے موت ماری جائے گی۔۔۔

م۔۔۔ میں نے س۔۔۔ سوری تو کیا تھا آپ ایسا نا کریں میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں موم ڈیڈ کا پیچھا چھوڑ دیں ب۔۔۔ بدلے میں آپ ج۔۔۔ جو چاہے گے و۔۔۔ ویسا ہوگا۔۔۔

بے آواز روتے ہوئے کپکپاتے وجود کے ساتھ وہ اس ظالم انسان سے التجا کر رہی تھی جبے ان سب چیزوں سے نفرت تھی۔۔۔

بجو اس بند کرو جتنا زیادہ تم اس فضول انسان کے لئے گر گڑاؤ گی اتنا ہی میرے غصے میں اضافہ ہوگا اس لئے خاموشی سے بیٹھی رہو۔۔۔

جہاں سب گل کے ڈیڈ کی بات آجائے وہ کیسے خاموش رہ سکتی تھی۔۔۔

آ۔۔۔ آپ کو اپنی موم کا واسطہ ا۔۔۔ انکی خاطر م۔۔۔ میری

سب گل کی بات پر وہ جھٹکے سے کار روکتا ہے اسے خود سے دور پھینکتا ہے کہ اس کا س۔۔۔ سر شیشے سے ٹکراتا ہے۔۔۔

نقاب پوش اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے قریب کرتا ہے پکڑ اتنی سخت تھی کہ سب گل کے سر اور گردن میں درد کی تیز لہر سرایت کر جاتی ہے اسکی چیخ نکلتی ہے جسکا گلا وہ نقاب پوش گھونٹتا ہے۔۔۔۔

تمہیں میری اماں سائیں کے بارے میں کس نے بتایا۔۔۔۔؟

کس سے تمہارا رابطہ ہے؟

بولو جواب دو..

وہ اسکے سر کو جھٹکا دیتا ہے وہ بیچاری کیا بولتی اسکی زبان کو جیسے تالا لگ گیا تھا۔

ٹھیک ہے تم ایسے نہیں مانو گی اب تمہیں وہاں لے کر جاو گا جہاں مردے بھی بول پڑتے ہیں تم تو پھر زندہ ہو۔۔۔

خبردار جو تم بے ہوش ہوئی اپنے حواسوں پر قابو رکھو اب جو منظر تمہیں دیکھنے کو ملیں گے اس کے لئے تم مرنے کی دعا مانگو گی۔۔۔

اسے چھوڑ کر وہ بلیک اوڈی کو ہائی سپیڈ پر چلاتا ہے گھنٹے کا سفر وہ دس منٹ میں پورا کرتا ہے سب گل کو کھیپتا ہوا وہ باہر لے جا رہا تھا جو اس خوفناک جگہ کو روتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔۔۔

وہ کوئی پرانی عمارت تھی جگہ جگہ پر کھوپڑیاں پڑی تھیں جنہیں دفنانے کی بھی زحمت ناکي گئی۔ جو مختلف حشرات کی خوراک بنی انکی بھوک مٹا رہی تھی۔۔۔

سبد گل وحشت سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی اسکے حواس اسکا ساتھ چھوڑ رہے تھے نقاب پوش اسے بانہوں میں اٹھائے اسی عمارت کے آخری کمرے میں لے جاتا ہے جہاں کا ماحول باہر سے لاکھ بہتر تھا۔۔۔

سبد گل کا سر جو لڑھکنے والا تھا اچانک زور سے نیچے پھینکنے پر کمر میں اٹھنے والا درد سے وہ بلبلا جاتی ہے درد میں وہ ہمیشہ کی طرح ڈیڈ کو بلاتی ہے۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔

ڈیڈ۔۔۔

یہ لفظ سن کر میرے کان پک گئے ہیں اور جو چیز مجھے تکلیف دے اسے ختم کرنا میرا پہلا فرض بنتا ہے اب تمہاری زبان مجھے کاٹنی پڑے گی۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اس سے پہلے مجھے بتا واماں سائیں کا ذکر کس نے اور کیوں کیا تھا اب اگر تم خاموش رہی تو تمہارے ڈیڈ کے وجود کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے اپنے پالتو کتوں کو ڈالوں گا۔۔۔

ک۔۔۔ کسی نے ذ۔۔۔ ذکر نہ کیا۔۔۔ ہر کسی کو۔۔۔ اپنی موم سے پ۔۔۔ پیار ہوتا ہے
ا۔۔۔ اور ہر انسان ا۔۔۔ اپنی م۔۔۔ موم کی و۔۔۔ جہ سے بڑی سی بڑی غ۔۔۔ غلطی م۔۔۔ معاف
کر دیتا ہے اسی لئے میں نے بھی آ۔۔۔ آپ کو ا۔۔۔ انکا واسطہ دیا تھا۔۔۔

زمین پر پڑے ہوئے وہ خود پر جھکے نقاب پوش ک۔۔۔ کو جواب دے رہی تھی

ب۔۔۔ بکواس کر رہی ہو مجھ سے جھوٹ بولنے کی تمہاری جرات کیسے ہوئی؟

م۔۔۔ مجھے اپنے ڈ۔۔۔

سبد گل جو اپنے ڈیڈ کی قسم کھا رہی تھی اسکی آنکھیں دیکھانے پر جلدی سے ہونٹوں پر ہاتھ رکھتی ہے
نقاب پوش اسے چھوڑ کر باہر چلا جاتا ہے۔

سبد گل اسکے جانے کے بعد گھٹی گھٹی آوازیں رو رہی تھی اور آنکھیں کھولنے کی کوشش کر رہی تھی
مسلسل دودن سے وہ نقاب پوش کی طرف سے دی جانے والی سزاؤں کو جھیل رہی تھی آج والے
روپ نے اسے دہلا دیا تھا۔

ٹوٹی کھڑکیوں سے آتی سرد ہوا اسے برف بنا رہی تھیں سبد گل کو کہاں کچھ محسوس ہو رہا تھا اسے فکر تھی تو صرف ایک انسان کی وہ تھے اسکے ڈیڈ۔۔۔

وقفے وقفے سے آتی چیخوں نے اسے اتنا خوفزدہ کر دیا تھا کہ وہ کمر کا درد بھولے خود کو گھسیٹتے کارز میں پڑے خستہ حال صوفے کے پیچھے چھپ گئی تھی۔

سردی کم ہونے پر اسے پھول یاد آتے ہیں۔۔۔

پ۔۔۔ پھول کہاں گئے وہ۔۔۔ وہ اب مجھے زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

اللہ میں نے توک۔۔۔ کسی کا برا نہیں چاہا۔۔۔ میرے ساتھ۔۔۔ ایسا کیوں ہو رہا ہے۔

ناچاھتے ہوئے بھی وہ اپنے رب سے شکوہ کرتی ہے اور گھٹنوں میں منہ چھپائے سک رہی تھی۔۔۔

میں نے بھی ایسے شکوہ کیا تھا ایسے ہی رویا تھا فریاد کی تھی۔۔۔

نقاب پوش کی بات سن کر سبد گل اپنا رونا بھول کر اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

اماں سائیں نے بچپن سے ہی ہمیں نماز اور قرآن پاک پڑھنے کی اتنی عادت ڈال دی تھی کہ اللہ کی عبادت کیے بنا ہمیں سکون نہیں ملتا تھا میں تھوڑا بہانے بناتا تھا پر اماں سائیں جیسے ہی ناراض ہونے کی دھمکی دیتی میں جلدی سے بستر سے اٹھتا پھر سب سے پہلے اماں سائیں کے ساتھ میں نماز پڑھ رہا ہوتا تھا۔۔۔۔

ماضی کو یاد کرتے وہ ہنستے ہوئے رو پڑا تھا اسکی یہ حالت کچھ لمحوں کی تھی آنکھیں کھولنے کے بعد وہ ظالم انسان بن چکا تھا۔۔۔

ایک دن سب ختم ہو گیا میں نے اللہ سے دعا کی تھی کہ میری خوشیاں مجھے لوٹا دے بہت پر امید تھا یقین تھا مجھے میری دعا ضرور قبول ہوگی مگر کفن پہنے اپنے پیاروں کو دیکھ کر مجھے معلوم ہو گیا کہ اب میں اللہ کا پیارا بندہ نہیں رہا تب سے میں نے رونا چھوڑ دیا مجھے دنیا بے حس درندہ کہتی ہے جسے میں اعزاز سمجھتا ہوں کیونکہ انکے لیے میں کنگ آف واؤنڈ ہوں۔۔۔

""King of wound""

سبد گل اسکے ہاتھ کو تھامتی ہے۔۔۔

نقاب پوش نم آنکھوں سے اسکے نرم ہاتھوں میں اپنے ہاتھ کو دیکھتا ہے۔

تم کیوں میرے لئے آنسو بہا رہی ہو مجھے کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے۔۔۔

"یہ قیمتی آنسو سنبھال کر رکھو اپنے ڈیڈ کی میت پر ہانا ویسے تمہارے آنسو وہ واحد چیز ہیں جو میری اذیت کو کم کرتے ہیں اس لئے آج کے بعد تم اگر روگی تو ان آنسوؤں میں میری تکلیف کم کرنے کا جذبہ ہو آج کے بعد اپنے سو کا لڈ ڈیڈ کے لئے تم کوئی آنسو نہیں بہاؤ گی انڈر سیٹنڈ۔۔۔"

نقاب پوش اسکی گال تھپتاتا ہے۔۔

چلو اب یہ کلپ دیکھتے ہوئے پتا لگاتے ہیں کہ تم نے میری بات مانی یا نہیں یہ دیکھتے ہوئے اگر ایک بار بھی تم نے آنکھیں بند کرنے کا سوچا بھی تو مجھ سے بھی برا کوئی نہیں ہوگا۔۔۔

موبائل پر کلپ شروع ہوتی ہے جہاں کوئی آدمی اسکے ڈیڈ کی باڈی گھسیٹتے ہوئے لے جا رہا تھا سارا راستہ کانچ کے ٹکڑوں سے بھرا پڑا تھا وہ شاید بے ہوش تھے مگر ڈھیر سارے کانچ انکے جسم میں چھبنے پر وہ درد سے کراہتے تھے۔۔۔۔

سبد گل انکی تکلیف نہیں دیکھ سکتی اور ہر بار کی طرح اسکی بات نامانتے ہوئے آنکھیں بند کرتی ہے

وہ مسکراتے ہوئے کلب بند کرتا ہے۔۔۔

تمہیں سردی لگ رہی ہوگی چلو اٹھو اسکے اٹھنے کا انتظار کیے بنا وہ اسے کھڑا کرتا ہے تو سبد گل کی چیخیں نکلتی ہیں جسکی پرواہ کیے بنا وہ اسے لے جا رہا تھا۔۔۔

کھنڈر عمارت کی دوسری طرف جھاڑیاں اگی ہوئی تھی وہ اسے جھاڑیوں کے بیچ لئیے ٹھرتا ہے اور لائیٹر سے کچھ جلاتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے آگ دائرہ کی شکل اختیار کرتے جھاڑیوں کو جلاتے راستہ بنا رہی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سبد گل اسکے بازو جکڑے آگ کو ارد گرد پھیلتا دیکھ رہی تھی اچانک زور سے پھر پھڑانے کے ساتھ خوفناک غراہٹیں گونجتی ہیں۔۔۔۔

چمگاڈڑکی بہت ساری تعداد جو اس عمارت میں اپنا گھر بنائے ہوئی تھی اچانک روشنی پڑنے سے چیختے عجیب آوازیں نکالتے آگ سے دور ہونے کے لئیے ان دونوں کی طرف بڑھ رہی تھی دونوں کے کالے لباس کو اندھیرا سمجھے وہ آرہے تھے۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں می۔۔۔ یہ بیٹ ہمارے پاس کیوں آرہی ہیں۔۔۔

سبد گل اسے زمین پر پھینکتی ہے کیونکہ بہت ساری چمگاڈڑ نقاب پوش کی طرف آرہی تھی البتہ خود کو وہ انکے حملے سے نہیں بچا پاتی تو خوف سے چہرہ چھائے وہی جم جاتی ہے۔۔۔

دھکا لگنے سے وہ آنکھیں کھولتی ہے اس سے پہلے وہ ان چمگاڈڑوں کی خوراک بنتی نقاب پوش اسے آگ کی طرف دھکا دیتا ہے بروقت کھینچنے پر اسکی جلد جلنے سے بچ جاتی ہے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سبد گل کے بال سرد ہوا کے جلنے سے لہرا رہے تھے اسکے ہاتھ کو مضبوطی سے تھامے وہ ڈر سے کبھی پیچھے آگ کو دیکھ رہی تھی جسے چلتی ہوا مزید بڑھکا رہی تھی۔۔۔۔

اگر تم جل کر مرنا نہیں چاہتی اور ان منڈلاتے چمگاڈڑوں کی خوراک نہیں بننا چاہتی تو اظہار محبت کرو

۔۔۔۔

ک۔۔ کیا۔۔؟

سبد گل اسکی فرمائش پر اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے وہ کوئی پاگل انسان ہو جبکہ اپنی بات پوری ناہونے کی صورت میں نقاب پوش اسے آگ سے کھینچ کر دوبارہ اندھیرے کی طرف کرتا ہے۔۔۔

بولو۔۔۔

"صمصام سائیں میں آپ سے عشق کرتی ہوں محبت تو اسکی ادنیٰ سی سیڑھی تھی جسے میں نے عبور کر کے عشق کا مقام حاصل کیا ہے۔۔۔"

سبد گل اسکے نام پر توجہ دینے بنا ایک روبرٹ کی طرح اسکے کسے الفاظ دہراتی ہے تب ہی ایک چمگاڈڑا اسکے کھلے بالوں سے چپکتی ہے جسے محسوس کر کے وہ کمردرد بھلائے اپنے سر کو جھٹکے دے رہی تھی صمصام بخاری اسکے پورے وجود کو کسی اور کے خوف میں دیکھ کر جنونی ہو جاتا ہے۔۔۔

سبد گل کے گردن کو جکڑے وہ اپنی سرخ آنکھیں اسکی گہری کالی آنکھوں سے ملاتا ہے جنہیں دیکھتے سبد گل سب کچھ بھلائے پھر سے اسکے خوف میں جکڑ گئی تھی گردن پر بڑھتے دباؤ کی وجہ سے سانسیں بند ہو رہی تھیں۔۔۔

"تم میرا خشک پھول ہو جسے صرف مجھ سے ڈرنا ہے میری دہشت اور وحشت اور بے انتہا نفرت کی صرف تم حقدار ہو تو تمہارے ڈر اور خوف کا صرف میں حقدار ہوں"

"آج کے بعد اپنے وجود کو میری وحشت کے لباس سے ڈھانپ لو،

اپنے ہر احساس کو میری دہشت کا پابند کر دو، اپنی برستی آنکھوں کو میرے خوف سے بھریں کہ ان آنکھوں سے بہنے والا ہر قطرہ دولت بے بسی میں ڈوبا ہوا ہو یہ خشک پھول پور پور صمصام بخاری کی نفرت کا جیتا جاگتا وجود ہے یہ بات اپنی دل کی دیواروں پر نقش کر لو۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

پھر وہ چمکا دڑکوا اسکے بالوں سے الگ کر کے آگ میں پھینکتا ہے۔۔۔

ویسے ایک بات بتاؤں تمہیں۔۔۔

"میرا خشک پھول، بہت خوبصورت ہو تم آج میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں شاید تمہاری محبت میں گرفتار بھی ہو جاتا مگر اب اسے تمہاری یا میری بد قسمتی کہیں کہ تم واصف شاہ کی بیٹی ہو جسکی موت میرے ہاتھوں لکھی ہے۔۔۔"

اسکی گردن جیسے ہی آزاد ہوتی ہے وہ گہرے سانس لیتی ہے تو نقاب پوش اسے بانہوں میں اٹھائے اپنی بلیک اوڈی کے پاس جاتا ہے سبد گل خاموش تھی اب وہ جیسا چاہے اس نے خود کو اس کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا تھا اب اوڈی بہت ہی خوبصورت کیسٹل میں داخل ہوتی ہے جہاں گارڈز کی لمبی قطار گن تھامے کھڑی تھی وہ اتنی ساری گز ایک ساتھ دیکھ کر ڈر گئی تھی ڈر کا احساس نقاب پوش کے ہاتھوں پر دباو سے ختم ہو جاتا ہے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

ابھی کچھ دیر پہلے کیا کہا تھا؟

م۔۔۔ میں تون۔۔۔ نہیں ڈر رہی م۔۔۔ مجھے صرف آ۔۔۔ آپ سے ڈرنا ہے م۔۔۔ میں صرف آپ سے ہی تو ڈرتی ہوں۔۔۔۔

پلیز م۔۔۔ میرے ہاتھ چ۔۔۔ چھوڑ دیں۔

صمصام بخاری اوڈی سے باہر نکلتا ہے پھر سبڈگل کی طرف ڈور کھول کر ہاتھ بڑھاتا ہے تو وہ اپنا کپکپاتا ہاتھ اسکے ہاتھ میں دیتی ہے باہر نکل کر وہ سرسری سا اس کیسٹل کو دیکھتی ہے پھر نگاہیں جھکائے اسکے حکم کے انتظار میں تھی۔۔۔

ناچاہتے ہوئے بھی نقاب پوش اپنے خشک پھول کی اس ادا پر مسکراتا ہے جس نے اس کو بصورت کیسٹل کو عام سمجھ کر انور کر دیا آخر وہ سبڈگل تھی جسے کم از کم یہ چیزیں متاثر نہیں کرتی تھیں۔۔۔

اب وہ حیران نہیں ہوئی تو یہ نقاب پوش کی ذمہ داری تھی کہ وہ اسے حیران کرے۔۔۔

"WelcometoGangsterParadise....."

وہ حیران ہو کر اسے دیکھتی ہے۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

پسندیدہ ری ایکشن دیکھنے پر وہ مسکراتی آنکھوں سے اسکی آنکھوں میں جھانکتا ہے۔۔۔

تب ہی کسی لڑکی کی آواز آتی ہے جسے سبڈگل بہت غور سے دیکھتی ہے۔۔۔

سر جیسے آپ نے کہا تھا ساری ارتجمنٹس ہو گئی ہیں۔۔

گڈ آپ ایسا کریں انہیں لے جائیں اور جیسا کہا تھا ویسا تیار کر کے میرے روم میں لائیں۔۔

م۔۔ مجھے ک۔۔ کہیں ن۔۔ نہیں جانا۔۔ اور نا ہی کسی سے تیار ہونا ہے آ۔۔ آپ ک۔۔۔ کے ساتھ ر۔۔ رہنا ہے۔

سوچ لو میرے ساتھ رہنے کی خواہش تمہارا جینا حرام کر دے گی اپنی حالت دیکھو چند گھنٹے کی وحشت نے تمہیں کتنا زخمی کر دیا ہے میری بات مانو مجھ سے دور رہو۔۔۔۔

نقاب پوش اسکے بکھرے بال سنوارتا ہے پر سبد گل پر کوئی جنون سوار ہو گیا تھا وہ اسکے بازو میں ہاتھ ڈالے اس لڑکی کو وہاں سے جانے کا حکم دیتی ہے جہاں لڑکی کا دل ٹوٹتا ہے وہ جلدی سے اپنی سر کے ساتھ ٹھہری پیاری سی لڑکی کا استحقاق بھرا انداز دیکھ کر اسکے حکم کی تعمیل پر وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔

اب آپ کیا د۔۔ دیکھ ر۔۔ رہے ہیں چلیں م۔۔ مجھے ت۔۔ تیار بھی ہونا ہے۔۔۔

صمصام بخاری کو اس کا یہ انداز پسند آیا تھا پر وہ اس کی ساری کارستانی سمجھ رہا تھا اسے کوئی جواب دئیے بنا وہ کیسٹل کے اندر داخل ہوتا ہے اور لفٹ میں پہنچ کر مطلوبہ فلور پر پہنچنے کا بٹن پریس کرتا ہے۔۔۔

سبد گل نے اس وقت تو بہادری کا مظاہرہ کر دیا تھا اندر ہی اندر وہ بہت گھبرا رہی تھی جس کا احساس وہ اس ظالم انسان کے بازو کو مضبوطی سے پکڑے ختم کرنا چاہتی تھی۔۔۔

کیا ہوا ڈر لگ رہا ہے؟؟

ن۔۔۔ نہیں تو م۔۔۔ میں کیوں ڈروں گی۔۔۔

مطلب تم مجھ سے نہیں ڈرتی اوو وہ یہ تو بہت بری بات ہے اگر وہ کلپ میں سچ کر دو تو تم نا صرف ڈرو گی بلکہ مجھ سے رحم کی بھیک مانگو گی۔۔۔

م۔۔ میں ڈرتی ہوں ا۔۔۔ تنا ڈرتی ہوں کہ س۔۔ سوتے جا گتے ص۔۔۔ صرف آ۔۔۔ آپ کا
خوف مجھے جکڑے رہتا ہے آ۔۔۔ آپ کے بارے میں س۔۔۔ سوچتے ہوئے ت۔۔۔ تو میں
ڈ۔۔ ڈیڈ کو بھی بھول جاتی ہوں۔۔۔

سب گل روتے ہوئے اپنی بات پوری کرتی ہے۔۔۔

شش۔۔۔۔

ریلیکس میں نے تو ایسے ہی کہہ دیا تمہارے بتانے سے پہلے مجھے ہر بات کا علم ہوتا ہے اور اب یہ
بات آخری بار سمجھا رہا ہوں اگر اپنے ڈیڈ کو زندہ دیکھنا چاہتی ہو تو اس شخص کا نام میرے سامنے مت
لیا کرو۔۔۔

لفٹ کھلتی اور وہ اسے لئیے باہر نکلتا ہے۔۔۔
www.urdu novels mania .com

وہ کمرے کے پاس رکتا ہے جاو اور اچھے سے تیار ہو کر آو ہماری فرسٹ ڈیٹ ہے تو شاندار سا
اہتمام ہونا چاہیے صرف پندرہ منٹ ہیں تمہارے پاس میری پسند کے مطابق تیار ہونا۔۔۔

سبد گل خاموشی سے اندر جاتی ہے کمرے میں نگاہیں دوڑاتی ہے اور سیدھا ہاتھ روم کا رخ کرتی ہے جلدی سے فریش ہو کر وہ مر کے سامنے جاتی ہے خالی ڈریسنگ ٹیبل دیکھ کر وہ پریشان سی اپنے لہجے ہوئے بال بہت مشکل سے سلجھاتی ہے اب وہ اسکی پسند کے مطابق تیار ہو رہی تھی۔۔۔۔

"گردن میں صمصام بخاری کے دسیے زخم کا ہار سجائے، کپکپاتے ہونٹوں کو دانتوں میں جکڑے، نینوں میں خوف کا کابل سجائے بہتے اشکوں کو رخساروں کی زینت بنائے ہاتھ باندھے اور سر جھکائے سبد گل اسکی پسند کے سانچے میں ڈھل چکی تھی۔۔۔"

ایسی سجاوٹ کے لئے پندرہ منٹ بہت زیادہ تھے

نقاب پوش ٹھیک پندرہ منٹ بعد کھانے کے ساتھ کمرے میں انٹر ہوتا ہے تو کمرے کے بیچ سبھی سبد گل کو دیکھ کر مسکراتا ہے

ٹیبل پر کھانا رکھنے کے بعد وہ سبد گل کی طرف بڑھتا ہے اسکا رخ آئینے کی طرف کر کے پہلی بار اپنے چہرے سے نقاب ہٹاتا ہے

اسکے چہرے پر وقفے وقفے سے کٹ کے نشان اور خاص طور پر دونوں گال پر بنے کراس کے نشان جہاں اسکی دہشت میں اضافہ کر رہے تھے وہی مسکراتے ہوئے گالوں میں پڑے ڈمپل جیسے ان زخموں پر پرچھائی بن کر چھپا رہے تھے۔۔

سبد گل کا رخ اپنی طرف کر کے وہ اسکا چہرہ اپنے چہرے کے قریب کرتا ہے اور جھکی نگاہیں اٹھانے کا کہتا ہے۔۔۔

نگاہیں اٹھانے پر اسکی نظر پہلے ٹھوڑی پر پڑتی ہے آہستہ آہستہ اوپر کی طرف سفر کرتی ہے گالوں پر لگے کراس کے نشان دیکھ کر اسکی نظر وہی تھم جاتی ہے صمصام بخاری سنجیدہ سا اسکے ہر ایک سپریشنز کو غور سے دیکھ رہا تھا تب ہی سبد گل کا کپکپاتا ہاتھ اپنی گال پر محسوس کر کے وہ چونکتا ہے کیونکہ وہ سمجھ رہا تھا وہ بھی اسکے چہرے سے خوف کھائے گی پر وہ چند لفظ بول کر اسے اپنا اسیر کر لیتی ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"ک۔۔۔ کتنی تکلیف ہوئی ہوگی آ۔۔۔ آپ ب۔۔۔ بہت بہادر تھے می۔۔۔ یہ سب درد سہ گئے تھے۔۔۔۔"

وہ بند آنکھوں سمیت روتے ہوئے اسکے زخموں کو اپنے نرم ہاتھوں سے چھو کر مرہم رکھ رہی تھی۔۔۔

نقاب پوش کو پہلی بار اسکا رونا تکلیف میں ہونا ناگوار لگتا ہے وہ اسکے آنسو صاف کرتا ہے

کچھ نہیں ہوا تھا تم رونا بند کرو جو ظلم میں سہ چکا تھا اسکے آگے یہ درد کچھ بھی نہیں تھا۔۔۔

آؤ کھانا کھائیں تم نے کچھ نہیں کھایا یہ ناہو بیمار پڑ جاو پھر میرا بدلہ ادھورا رہ جائے گا۔۔۔

بیٹھو اور مجھے کیا دیکھ رہی ہو میری کچھ لمحوں کی نرمی کو بھول کر میرے ظلم یاد رکھو۔۔۔

م۔۔۔ مجھے ب۔۔۔ بھوک ن۔۔۔ نہیں لگی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

کیوں؟

لگتا ہے واپس نہیں جانا چاہتی

ن۔۔۔ نہیں م۔۔۔ مجھے واپس جانا ہے۔۔۔

تو کھانا کھاو ورنہ تمہارا باپ میرے بھیجے گئے آدمیوں کا کھانا بن جائے گا۔

سبد گل جلدی جلدی نوالے بنا کر کھا رہی تھی اسکی تیزی کی وجہ سے آدھے سے زیادہ کھانا ٹیبل کی زینت بن چکا تھا۔

ک۔۔۔ کھالیا۔۔۔

ہاں دیکھ رہا ہوں اب جاوا اپنا چہرہ صاف کرو پھر میڈیسن بھی کھانی ہے۔

ک۔۔۔ کیوں م۔۔۔ مجھے نہیں کھانی م۔۔۔ مجھے بس گھر واپس جانا ہے ص۔۔۔ صبح ہونے والی ہے ڈ۔۔۔ ڈیڈ کا میراچ۔۔۔ چہرہ دیکھے بنا صبح نہیں ہوتی۔

www.urdu novelsmania.com

بہت خوب کیا ایسا کوئی دن آیا ہے کہ تمہارا چہرہ دیکھے بنا صبح ہوتی ہو

وہ دوستانہ لہجے میں اس سے پوچھتا ہے سبد گل صدا کی معصوم اسکے نرم لہجے پر خوش ہوتی تفصیل بتاتی ہے۔

ن۔۔۔ نہیں ص۔۔۔ صرف ایک بار ایسا ہوا تھا ڈ۔۔۔ ڈیڈ کی طبیعت ب۔۔۔ بہت خراب ہو گئی تھی
و۔۔۔ وہ میرے پاس نہیں آسکتے تھے۔۔۔ تو میں انکے کمرے میں گئی تھی تاکہ وہ میرا چہرہ دیکھ
سکیں و۔۔۔ وہ مجھ سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں۔۔۔

صمصام ٹشو سے اسکا چہرہ صاف کر رہا تھا کیونکہ اسکا ڈیڈ نامہ بڑھتا جا رہا تھا پھر وہ اسے ٹیبلٹ دیتا ہے
۔۔۔

ا۔۔۔ اس سے م۔۔۔ مجھے ا۔۔۔ اس رات کی طرح ن۔۔۔ نیند تو نہیں آئے گی م۔۔۔ مجھے جانا ہے
ہاں بہت گہری نیند آئے گی اور میں نہیں چاہتا تم گھر جاؤ اس لئے تم کل شام تک یہی میرے پاس
رہو گی۔۔۔

پ۔۔۔ پر آپ نے ک۔۔۔ کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ کھانا کھاؤ پ۔۔۔ پھر گھر جانے دیں گے۔۔۔

ہاں لیکن اب میرا ارادہ بدل گیا ہے۔۔۔

ہوڈی مین کلب میں بیٹھا اپنے شکار کو دلچسپ موت دینے کا انتظار کر رہا تھا آج کا اسکا قتل سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والا تھا۔۔۔

آج کا شکار بہت بڑی ڈیل کرنے آیا تھا جس کی خوشی میں کلب میں پئیے جانے والی شراب اسکی طرف سے تھی۔۔۔

ہوڈی مین اپنی مخصوص لک کے ساتھ کارز میں بیٹھا تھا۔۔۔

وہ آدمی پیمبر زسان کرنے کے لئے جیسے جھکتا ہے اگلے لمحے اسکا سر تن سے جدا اسی ٹیبل پر لڑھک رہا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہی لڑکیاں جو کچھ دیر پہلے اس پر فدا ہو رہی تھی اپنی نظروں کے سامنے اسکا بھیانک روپ دیکھ کر ڈر سے بے ہوش ہو گئی تھی انکے ایک کے بعد بے ہوش گرتے وجود کو دیکھ کر وہ مسکراتا ہوا سیٹی کی دھن بجاتا وہاں سے شاہانہ انداز میں چلا جاتا ہے۔۔۔

کلب انتظامیہ اسکے حکم کے مطابق وہ کلب سوشل میڈیا پر ڈال چکی تھی کلب کے ساتھ ڈیل کے پیپرز کی تصویر بار بار دیکھائی جا رہی تھی۔۔۔

سب لوگ جو پہلے ہوڈی مین کے خلاف تھے اس ڈیل کے پیپرز کی تفصیلات سن کر اب اسے شاباشی دے رہے تھے۔۔۔

کیونکہ ان کاغذات میں ہر عمر کی لڑکی کو سمگل کرنے کا معاہدہ طے پانا تھا جسے ہوڈی مین نے پایہ تکمیل تک نہیں پہنچنے دیا تھا۔

ہوڈی مین کسی خاص انسان سے ملنے جا رہا تھا جسکی وجہ سے وہ آج اس مقام پر تھا۔۔

وہ جانتا تھا آج کی اس حرکت پر وہ ناراض ہوگا پر ہوڈی مین نے کب کسی کی ناراضگی کی پرواہ کی تھی وہ تو خود ایک باغی تھا اور باغی سے کسی نارمل بات کی کہاں توقع کی جاسکتی تھی۔۔۔

وہ اس عالیشان بلڈنگ کے اندر جا رہا تھا جہاں پر وہ اسکا بے صبری سے انتظار کر رہا تھا۔۔۔

کے (k) آخر کیوں تم میرے احکامات کے خلاف جاتے ہو۔۔۔

اندرا داخل ہوتے ہی ہوڈی مین کو وہی مخصوص گھسی پٹی لائینز سننے کو ملتی ہیں۔۔۔

آپ کام کی بات کریں اور رہی بات خلاف ورزی کی تو۔۔۔

"میں یہاں کی دنیا کا بادشاہ ہوں جو جب چاہے ان فضول پابندیوں کو مسل کر رکھ دے قانون رعایا کے لئیے بنائے جاتے ہیں تاکہ انہیں بادشاہ وقت کا غلام بنایا جائے۔۔۔"

"اور آپ بھی اب خود کو ان لوگوں میں شامل سمجھیں آئندہ مجھ سے باز پرس کرنے کا سوچنا مت ورنہ اپنے بھوکے شیروں کی خوراک بنا دوں گا آخر بے زبان جانوروں کو خوش کر کے ثواب کمانا میرا بھی حق ہے۔۔۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

اپنی بات ختم کرتے ہی وہ واپس چلا جاتا ہے۔۔۔۔

جبکہ بوڑھا انسان اسے ختم کرنے کی ٹھان چکا تھا۔۔۔

آج پوری دنیا کے سامنے خود کو ظاہر کر کے ناصر ف اسنے یہ ثابت کر دیا تھا جو کوئی بھی اسکے بنائے گئے اصولوں کی خلاف ورزی کرے گا انکی سزا بھیانک موت ہوگی۔۔۔

تمام نیوز چینلز پر بار بار وہ کلپ نشر کی جارہی تھی نیوز اینکرز اسکی درندگی کو نئے انداز میں بیان کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

ہوڈی مین اپنے پرائیوٹ جیٹ سے نئے شکار کو ختم کرنے کے لیے روانہ ہو چکا تھا پیچھے تمام فورسز کی کوشش بیکار ہونے والی تھی۔۔۔

ہوڈی مین کب کس کے حوالے ہونا چاہے گا اسکا فیصلہ وہ خود کرے گا اب نجانے پولیس فورس کو یہ خوشی کب حاصل ہونے والی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

[""ہوڈی مین"]

میں اندھیروں کا مسافر۔۔۔

روشنی سے میرا کیا تعلق۔۔۔

غموں کے پہاڑ توڑنے والا۔۔۔

خوشیوں کو ننگے والا۔۔۔

درد کی سوغات باٹنے والا۔۔۔

حیوان، شیطان یا مسیحا
مختلف تھے میرے نام۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

ہوڈی مین ہوں میں۔۔۔۔

راز کی دنیا کا زخمی سپاہی

(از خود۔ بیلا بخاری)

ادھر ساوری کی مدد میں روکاوٹ بنا عشارب آج اسے ہر حال میں فیل کروانا چاہتا تھا ارے یہ میں نہیں ساوری کے خیالات تھے جنکا وہ بلند آواز میں اظہار بھی کر رہی تھی پر پرواہ نا عشارب شاہ رضوی کو پہلے تھی اور نا ہی کبھی ہوگی۔۔۔۔

اف۔۔۔۔

اللہ جی یہ آپ کی ساوری کے ساتھ اچھا نہیں ہو رہا کچھ کریں ورنہ یہ انسان آج مجھ سے نہیں بچ پائے گا

۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

سر۔۔۔۔

مجھے پیاس لگی ہے۔۔۔

ہاں تو یہ رکھا ہے پانی اٹھاؤ اور پیو۔۔۔۔

عشارب کے روکھے جواب پر وہ منہ بناتی ہے۔۔۔۔

یہ فریش نہیں ہے مجھے باہر کا تازہ پانی چاہیے جو پچھلے پیر میں
(راشد نالا سکا تھا اور نقل مارنے کا سارا پلان آپ کے آنے سے برباد ہو گیا تھا)

اس انکل نے پلانا تھا پر پانی سکی مجھے آج وہی پانی پینا ہے۔۔۔۔

عشارب کوئی جواب دیتا پانی پلانے والا انکل پانی کے ساتھ حاضر ہو چکا تھا چند سٹوڈنٹس کو پانی پلانے
کے بعد وہ سیدھا سٹیج پر بیٹھی ساوری کے پاس آتا ہے عشارب شاہ رضوی جو اس انکل کو مشکوک
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا دوسرے کو لیگ کے بلانے پر وہ چلا جاتا ہے۔۔۔۔

"بھابھی جی یہ لیں آپ کی مدد"

پانی پلانے والا انکل عرف راشد مدد کے ساتھ فرشتہ بن کر پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

ساوری پیچڑ کھول کر دیکھتی ہے تو راشد بے وقوف ہر وہ سوال لایا تھا جس کا پیر میں آنے کا کوئی ارادہ نا
تھا۔۔۔۔

راشد تم اپنی مدد کے ساتھ جلدی سے شکل گم کرو ورنہ آج میرے ہاتھوں قتل ہو جاو گے۔۔۔۔

جاو۔۔۔۔۔

وہ زور سے بولتی ہے تو تمام سٹوڈنٹس ساوری کو دیکھتے ہیں عشارب کے ڈانٹنے پر سیدھے ہو جاتے ہیں۔۔

چ۔۔۔ چچ بیچاری مسز کا یوفون ٹاور لگتا ہے خراب ہو گیا ہے رہی سہی کسر غلط ڈیٹا ٹرانسفر کرنے کے چکر میں سسٹم کو ہی تباہ کر دیا۔۔۔

ساوری سر جھکائے بیٹھی رہتی ہے کیونکہ ڈیڑھ گھنٹہ تو ضائع ہو گیا تھا باقی ایک گھنٹہ گزارنا تھا اس نے قسم کھالی تھی عشارب کے ساتھ نابات کرے گی اور ناہی اسکے کسی طنز کا جواب دے گی۔

www.urdu novelsmania.com

"اگر سارا سال کچھ پڑھ لیتی تو آج یہ دن نادیکھنا پڑتا اور تم اپنے شوہر پر اچھا امپریشن دے کر اپنی ذہانت سے اسکا دل جیت لیتی۔۔۔"

ہونہ بھاڑ میں جائے ایسا شوہر جسے میری خوبصورتی سے کوئی سروکار نہیں بلکہ میری ذہانت کا طلبگار ہو جا کر کریں ذہین فطین کو مل موٹی ناک والی، اندھی چشمے کے سہارے لے کر دیکھنے والی سے شادی کر لیں ساوری کو ایسے پاگل انسان کی کوئی طلب نہیں۔۔۔

اور آپ پچھلے پیپر سے جو مجھے مسز بلار ہے ہیں اپنی حد میں رہیں آپ کی عمر کا لحاظ کر کے خاموش ہو گئی تھی اب اگر دوبارہ مسز بلایا تو اپنی عزت افزائی کے خود ذمہ دار ہونگے۔۔۔۔۔

وہ اسے اسکے حال پر چھوڑے اپنی ڈیوٹی پر توجہ دیتا ہے البتہ عمر کا لحاظ والی بات دل کو لگی تھی وہ آج ہی گھربات کر کے رشتہ بھیجنے کا ارادہ کر چکا تھا اسے ساوری کا اس انداز میں روکنا پسند آیا تھا۔۔۔

ہونہ فضول انسان اس پر تو وہی مثال فٹ آتی ہے۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

""ناجان نا پچان میں تیرا حکمران (شوہر)۔۔۔""

جیسے جیسے وقت ختم ہو رہا تھا ساوری کی حالت خراب ہو رہی تھی بالآخر عشارب اس پر ترس کھا کر اسے اسکی دونوں سسیلیوں کے پاس بیٹھنے کا کہتا ہے جس پر ساوری انکار کر دیتی ہے۔۔۔۔۔

عشارب کے کہنے کے مطابق ٹھیک آدھ گھنٹہ پہلے کورا پپر اسکے حوالے کرتی آخری جان نکالنے والی بات کر کے روتی ہوئی وہاں سے چلی جاتی ہے۔۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے میں سچ میں آپ کی مسز نہیں تھی ایسے بے رحم انسان کا کیا فائدہ جو مصیبت کے وقت خود مصیبت کا پہاڑ بن کر اگلے انسان کا جینا محال کر دے میں اللہ جی سے آپ کی شکایت کروں گی اور دعا کروں گی کہ کوئل ذہین آپ کے نصیب میں لکھ دیں۔۔۔۔"

عشارب ساوری کو روکتا ہے اور واپس آنے کا کہتا ہے۔۔۔۔

آپ بیٹھیں اور پپر حل کریں خالی پپر لینے کا یہاں اصول نہیں ہے۔۔۔۔

کیوں مجھے ناپپر آتا ہے اور نا ہی میں کروں گی اب تو ساوری سید کی ضد ہے اللہ جی سے آپ کی شکایت لگا کر رہوں گی۔۔۔۔

ساوری اب تم مجھے غصہ دلا رہی ہو پیٹھوور نہ ان تینوں لڑکوں کا حال تو تم نے سنا ہی ہوگا تمہیں میری بات ناماننے کی سزا ان سے بھی بہت بری دوں گا۔۔۔

ن۔۔ نہیں آ۔۔ آپ میرے ساتھ ایسا نہیں کر سکتے اس سے پہلے آپ کو ہارون شاہ سے ٹکرانا ہوگا اس لیے آپ سوچ سمجھ کر بولیں ساوری سید کوئی معمولی لڑکی نہیں ہے۔۔۔

عشارب شاہ رضوی تو اپنے سر کا نام سن کر بہت خوش ہو گیا تھا ساوری نے انجانے میں ہی سہی اسکی مدد کر دی تھی۔۔۔

اب تم نے میری مدد کی ہے تو یہ عشارب شاہ رضوی کا فرض بنتا ہے کہ تمہاری ناصرف مدد کروں گا بلکہ ڈیٹا ٹرانسفر تمہارے دماغ سے پیپر تک منتقل کروادوں گا۔۔۔

ہیں لگتا ہے ان کا دماغ کھسک گیا ہے خیر مجھے کیا چل ساوری اب تو مدد کرنے کا کہہ دیا ہے تو اس جھوٹے پولیس والے کی ذہانت دیکھتے ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

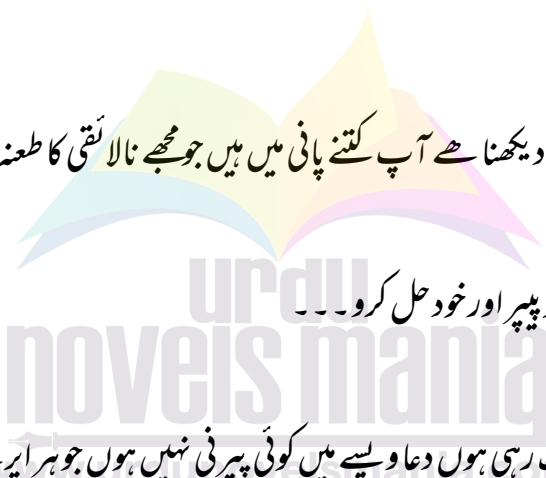
ساوری اسی سٹیج والی سیٹ پر سیریس ہو کر بیٹھ جاتی ہے کیونکہ شکار خود ہی جال میں پھنس گیا تھا بس دانہ ڈالنا باقی تھا۔۔۔۔

آپ مکر جانیں گے اور میرا جو ڈیٹا اتنی ٹینشن کی وجہ سے ریموو ہو گیا تھا اسے کیسے واپس لائیں گے اور میں آپ پر کیسے یقین کر لوں کہ آپ میری مدد کریں گے جو مجھے فیل کروانے والے تھے۔۔۔

پہلے تم وعدہ کرو کہ میری اپنے اللہ جی سے شکایت نہیں لگاؤ گی اور دعا مانگو ابھی کہ مجھے میری پسند کی لڑکی مل جائے تو تمہارا سا راپپر میں خود حل کروادوں گا۔۔۔

ساوری کی تو جیسے حیرت سے آنکھیں پوری کھل گئی تھیں یہ انسان پپیر کروائے گا مجھے یعنی ساوری سید کو۔۔۔

پہلے پپر حل کروائیں مجھے دیکھنا ہے آپ کتنے پانی میں ہیں جو مجھے نالا نفی کا طعنہ دے رہے تھے۔۔۔



ایسی بات ہے تو پھر کھولو پپر اور خود حل کرو۔۔۔
 اف مذاق کر رہی تھی مانگ رہی ہوں دعا ویسے میں کوئی پیر فی نہیں ہوں جو ہر ایرے غیرے کے لئے مفت میں دعا مانگتی پھروں ہونہ۔۔۔۔

بلند آواز میں دعا مانگنا تاکہ مجھے پتا چلے تم کوئی بد دعا تو نہیں دے رہی ارے یار پولیس والا ہوں شک کرنا میرا فرض ہے۔

اللہ جی یہ جو سامنے نقلی استاد بیٹھے ہیں انکی جو پسند ہے ویسی لڑکی انکے نصیب میں تب تک نالکھے جب تک ساوری پاس نا ہو جائے آپ کی اور میری ڈیل ہو گئی میں اپنے دو نہیں تین ہاں پورے تین ڈیزائنر ڈریس فریدہ کو دے دوں گی۔۔۔

(آمین)

تم بہت بڑی چھیڑ ہو خیر اس بات کا بدلہ لوں گا چلو اب لکھو۔۔۔۔

لیں جی عشارب پر یہ شعر فٹ آرہا تھا۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

"عشق نے ہمیں استاد بنا دیا

ورنہ آدمی ہم سخت پولیس والے تھے۔۔۔۔"



عشارب جتنا تیز بول رہا تھا ساوری اسی سپیڈ سے لکھ رہی تھی پراسکی سپیڈ بیچ میں سلو ہو جاتی تھی وجہ بار بار سپیلنگ کا پوچھنا تھا جب وہ ایسا کرتی تھی عشارب ایسے گھورتا تھا کہ ابھی قتل کر دے گا لیکن پرواہ کسے تھی ساوری اسکی گھوریوں کو انور کیسے پیپر حل کرنے میں لگی تھی ادھر تمام سٹوڈنٹس پیپر حل کر کے جارہے تھے تو ساوری صاحبہ کیسے پیچھے رہتی ۔۔۔۔۔

بس میرا پیپر ہو گیا ہے اب مجھے جانا ہے ۔۔

عشارب شاہ رضوی عقل کی اندھی کو دیکھتا ہے جس نے ایک لانگ اور چند شارٹ کوئیسٹن حل کیے تھے اور سب کے جاتے، جانے کی رٹ لگائے بیٹھی تھی ۔۔۔

چپ کر کے بیٹھو اور جب تک پورا پیپر نہیں کر لیتی یہی بیٹھی رہو گی تم از دیٹ کلیئر ۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اسکا سنجیدہ روکھا لہجہ سن کر وہ خاموشی سے بیٹھ جاتی ہے پراسے کسی کا بے صبری سے انتظار تھا ۔۔۔

بس کریں میں تھک گئی ہوں مجھ سے نہیں لکھا جائے گا بول بول کر تو میرا گلا خشک ہو گیا ہے کانٹے سے آگے ہیں ۔۔۔

ایس جی عشارب کا تو اسکا بہانہ سن کر دماغ گھوم گیا تھا پچھلے ایک گھنٹہ سے بول وہ رہا تھا بلکہ خوار ہو رہا تھا گلامیڈم باوری کا سوکھ گیا۔۔۔

ایسے کیا دیکھ رہے ہیں کیا میں جھوٹ بول رہی ہوں خود تو سپیلنگ بتا نہیں رہے تھے مجھے پتا ہے جان بوجھ کر نہیں بتا رہے تھے تاکہ ساوری فیل ہو جائے پر میں آپ سے دو قدم آگے ہوں۔۔۔۔

ایس پی عشارب شاہ رضوی۔۔۔

عشارب جو ساوری کی عزت افزائی کرنے والا تھا جانی پہچانی آواز سن کر پیچھے جو دیکھتا ہے جلدی سے سیلوٹ کرتا ہے۔۔۔

ساوری اسکی گھبرائی ہوئی صورت دیکھ کر اس ہستی کی طرف دیکھتی ہے جن کے پیچھے راشد بے وقوف سا سوری کے لئے ہاتھ باندھے کھڑا تھا ساوری سارا معاملہ سمجھ جاتی ہے۔

ساوری سر پر ڈوپٹہ جو ٹھیک سے اوڑھا ہوا تھا مزید سسی کرتی ہے اور انتہائی تمیز سے پیپر عشارب کو دیتی روتی ہوئی شکل بنا کر اس انسان کے پاس جاتی ہے۔۔۔

سلام کرنے کے بعد وہ انکا تعارف پوچھتی ہے تاکہ اس کے حساب سے عشارب کی شکایت لگا کر کم از کم چند مہینوں کے لئیے اسے نوکری سے معطل کروادے۔۔

بجانب جی یہ آئی جی صاحب ہیں آپ کی شکایت پر پہلی فرصت میں یہاں آئے ہیں تاکہ معاملہ سمجھ سکیں ساواری شرارتی نظروں سے عشارب کو دیکھتی ہے جو تھوڑا سا گھبرا ہوا اسے وراں کر رہا تھا پر ساواری کہاں کسی کی وارنگ کو سیریس لیتی تھی۔۔

جی سر میں ہی وہ معصوم اور بے بس لڑکی ہوں جنہیں آپ کے آفیسر پچھلے پیر سے تنگ کر رہے ہیں پہلی ہی ملاقات میں مجھے دھڑلے سے مسز کہہ دیا آپ ہی بتائیں سر نہیں آپ مجھے میرے والد کی طرح لگ رہے ہیں تو آپ کی پرسنالٹی کے مطابق انکل سوٹ کرے گا جہاں عشارب شاہ رضوی اسکی بات پر مسکراتا ہے وہی آئی جی صاحب بھی مسکرا کر دیکھتے ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ہاں تو انکل کوئی لڑکی کیسے برداشت کر سکتی ہے کہ ایک اجنبی انسان آئے اور آپ کو دوسروں کے سامنے (اشارہ راشد کی طرف تھا) دھڑلے سے مسز بلائے خیر ساواری سید نے تب مصلحت کے تحت یہ برداشت کر لیا تاکہ آپ کو انکے اس گناہ کا بتا سکوں تو یہ تھی میری پہلی شکایت جسکی کڑی سزا آپ انہیں دیں گے میری مرضی کے مطابق اگر منظور ہے تو ساواری آپ کو اپنا پرنٹ انکل بنا لے گی مجھے پتا ہے آپ بھی مجھے اپنی بیٹی بنانا چاہتے ہیں تو آپ کو منظور ہے۔۔۔۔

اب باری ہے دوسری شکایت کی تو وہ یہ ہے مجھے زبردستی پیپر حل کر رہے تھے ارے میں نے بار بار کہا مجھے پیپر آتا ہے آپ مت بتائیں پر نہیں موصوف کو اپنی ذہانت جھاڑنی تھی تو ساوری معصوم سی انکے چنگل میں پھنس گئی اب دیکھیں اتنا ٹائم ہو گیا ہے میری والدہ کا پریشانی سے برا حال ہو گا وہ والد کو کال کریں گی اور والد اپنی ضروری بزنس ڈیل کینسل کر کے مجھے لینے آئیں گے جس سے کڑوڑوں کا نقصان ہو گا یہ نقصان میں انکی آدھی تنخواہ لے کر پورا کروں گی یہ دوسری غلطی کی سزا تھی اور پہلی والی سنگین غلطی پر آپ انہیں ابھی کے ابھی معطل کریں گے۔۔

سراسر سے پہلے آپ فیصلہ سنائیں میں اپنے حق میں بولنا چاہتا ہوں۔۔۔۔

عشارب کی درخواست پر ساوری کی ساتویں حس خطرے کا آلازم بجاتی ہے وہ جلدی سے بیچ میں بولتی ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

نہیں انکل کوئی بات نہیں سنیں گے فیصلہ ہو چکا ہے اب مجھے جانا ہے تب ہی ساوری کے والد وہاں پہنچ جاتے ہیں۔۔۔

ساوری بیٹا خیریت تو ہے پیپر تو کب کا ختم ہو چکا تھا اور آپ ابھی تک یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔

والد سب ٹھیک ہے آج والا پیپر مجھے اتنا آتا تھا کہ پورا لکھتے ہوئے زیادہ وقت لگ گیا خیر آپ چھوڑیں اور میرے نیا نکل سے ملیں۔۔۔

آئی جی غصے سے اس کے والد کو گھور رہے تھے۔

اماں جان ٹائم دیکھیں ابھی تک کوئی منانے نہیں آیا انہوں نے تو کال بھی نہیں کی دیکھ لیں بعد میں بیٹے کی سفارش کرتے ہو کے ساتھ ہونے والی زیادتی مت بھولیے گا۔۔۔

اوہو بہو پریشان کیوں ہوتی ہو آجائیں گے سب رہی بات کال نہ کرنے کی تو تجھے پتا تو ہے آفس جانے کے بعد وہ بہت کم کال کرتا ہے اب بھی میڈنگ میں بڑی ہوگا۔۔۔

ادھر آمیری پیاری بیٹی اپنے شوہر سے بدگمان ناہو۔۔۔

عشارب کی امی اپنی اماں جان کی گود میں سر رکھتی ہے ان کی آغوش میں آتے ہی وہ سب کچھ بھولائے انکی ممتا محسوس کر رہی تھیں۔۔۔۔

اماں جان آپ کیوں میرے ابا جان سے ناراض ہیں ایسے ناکیا کریں کتنے تو معصوم ہیں۔۔۔

عشارب کی دادی مسکراتی ہیں انکی کی مدھم ہنسی دروازے کے پار انکے معصوم شوہر کی خوشی کا باعث بن گئی تھی۔۔

معصوم تو ہیں وہ میرا دل انہیں تنگ کرنے کا کر رہا تھا ویسے بھی کتنا عرصہ ہو گیا تھا میں اپنے میکے کو یاد کر رہی تھی اس لیے ان سے چھوٹا سا جھگڑا کر کے تمہیں لینیے یہاں آگئی۔۔۔۔

پر اماں ہم اپنے سسرال کب جائیں گے ابا جان سے بہت ساری باتیں کرنی ہیں۔

ہاں جانتی ہوں بہو باتیں کم اور شکایتیں زیادہ ہونگی اور ان کا سارا غصہ میرے پیارے سے بیٹے پر اترے گا۔۔۔۔

ہاں تو اماں جان جب انہیں ڈانٹ پڑتی ہے تو وہ اپنی ہنسی ضبط کرنے کی کوشش کرتے ہیں انکی وہ والی مسکراہٹ مجھے بہت اچھی لگتی ہے اس لئے تو ابا جان ان پر مصنوعی غصہ پر جب ان کا ساتھ دیتی ہوں تو وہ دونوں بہت ہنستے ہیں یہ پل میرے پسندیدہ لمحوں میں شامل ہے۔۔۔۔

تب ہی دادا جان کمرے میں داخل ہوتے ہیں تو دادی انہیں دیکھ کر رخ پھیرتی ہیں۔۔

اماں جان مجھے عشاء کو کال کرنی تھی اور افطاری کی بھی تیاری کرنی ہے۔۔۔

آپ کو کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے میں یہ کہنے آیا تھا دس دن میکے لگا کر آئیے گا آپ کے جانے کے بعد گھر کا سکون دیکھ کر ایسے لگ رہا ہے جیسے جنت میں رہ رہے ہیں روزہ ہے تو عبادت کریں۔۔۔

اپنی بات مکمل کرتے اپنی بیٹی کی خفا نگاہوں کو نظر انداز کیے چلے جاتے ہیں۔۔۔۔

اماں جان آپ دل برا مت لیجئے ابا جان بس مذاق کر رہے تھے۔۔۔

ہاں اب یہی مذاق انکے لئے بہت مشکل پیدا کرے گا۔۔۔۔

آ۔۔۔ آپ مذاق ک۔۔۔ کر رہے ہیں ک۔۔۔ کل شام تک م۔۔۔ میں ی۔۔۔ یہاں ک۔۔۔ کیسے رہ۔۔۔ رہ
سکتی ہوں۔۔۔

سب گل ڈرتے ڈرتے اسے دیکھتے بات کرتی ہے جہاں وہ آنکھیں بند کیے صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

ا۔۔۔ اگر م۔۔۔ میں آپ سے ک۔۔۔ کچھ م۔۔۔ مانگوں۔۔۔ تو د۔۔۔ دیں گے؟

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

صمصام بخاری اسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔
آ۔۔۔ آپ اپنے سارے غ۔۔۔ غم، اذیتیں، اور م۔۔۔ ماضی۔۔۔ ماضی ب۔۔۔ بھول جائیں۔۔۔

صمصام کا ہاتھ کپکپاتا ہے جبے وہ محسوس کرتے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھتی ہے اور بات جاری رکھتی
ہے۔۔۔

ب۔۔۔ برے دے۔۔۔ دن، بری یادیں؛ براو۔۔۔ وقت ہ۔۔۔ ہمیں بس ذہنی تکلیف کے علاوہ کچھ نہیں دیتے۔۔۔ م۔۔۔ ماضی کو ی۔۔۔ یاد کرنے سے آپ کوہ۔۔۔ ہمیشہ درد ہی م۔۔۔ ملتا ہے آ۔۔۔ آپ ماضی سے خ۔۔۔ خوبصورت دے۔۔۔ دن بھی تو ی۔۔۔ یادک۔۔۔ کر سکتے ہیں ج۔۔۔ ن سے تکلیف نہیں ہوگی

صمصام کی بند آنکھیں آنسو کی صورت جواب دے رہی تھیں اسے روتا دیکھ سبد گل اسکے قریب ہوتی اسکے آنسو صاف کرتی خود بھی رو پڑتی ہے۔

وہ اپنی اوشن آنیز سے اسکا خود کی تکلیف پر ٹپ دیکھ کر دھیرے سے مسکراتا ہے۔۔۔

"میرا خشک پھول ماضی کی یادیں ہمیشہ اذیت سے دوچار کرتی ہیں جہاں صمصام بخاری کی ماضی کی بات آجائے تو اسکی یادوں کی جڑیں خون سے پروان چڑھتی آنے والے مستقبل کو ناسور بنادیں گی تمہارا حال بھی میری طرح ہوگا میرے ساتھ بیتا بہر پل تمہارے ماضی کے ساتھ مستقبل کو بھی خونم خون کر دے گا۔۔۔"

"آج کے بعد مجھے ماضی کا سبق پڑھانے کی غلطی سے ناسوچنا ورنہ صمصام بخاری تمہیں ماضی کے بہتے خون سے رنگ دے گا کہ تم خوشی جیسا لفظ بھول جاو گی۔۔۔۔۔"

خاموشی کے کئی پل انکے بیچ گزر جاتے ہیں تھک ہار کر سب گل اسکے کاندھے پر سر رکھتی ہے صمصام
اسکی ہار پر مسکراتا اسکے تھامے ہاتھ کو دیکھتا ہے۔۔۔

کیا تم سچ میں اپنے گھر جانا چاہتی ہو۔۔۔؟

سب گل جواب میں بس ڈبڈبائی آنکھوں سے دیکھتی ہے۔۔۔

اب ایسے تو نادیکھواتنا برا بھی نہیں ہوں تم بس ایک بار حکم کرو تعمیل نا ہوئی تو نام بدل دینا۔۔۔

وہ ابھی ہوئی اسکے نئے روپ کو دیکھ رہی تھی اور جواب دے ہی رہی تھی کہ وہ بیچ میں بولتا ہے۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کتنے بچے تمہارے ڈیڈ روم میں تمہارا چہرہ دیکھنے آتے ہیں۔۔۔؟

ک۔۔۔ کیوں۔۔۔؟

اسکی پھر سے سرخ آنکھیں دیکھ کر سب گل جلدی سے کہتی ہے۔۔۔

سات بجے۔۔۔۔

اوکے چلو ابھی آدھا گھنٹہ باقی ہے تب تک ہم پہنچ جائیں گے۔۔۔

ک۔۔ کیا س۔۔ سچ میں آ۔۔ آپ م۔۔ مجھے و۔۔ واپس جانے دے رہے ہیں آ۔۔ آپ
ب۔۔ بہت اچھے ہیں۔۔

وہ کوئی جواب دینے بنا اسے اپنا گرم کوٹ پہنتا ہے اور بکھرے ہوئے بال مزید بکھرا کر ساتھ لیتے
اپنی بلیک اوڈی میں بیٹھتا ہے سبد گل کی جو یہاں آتے وقت رونی صورت تھی واپس جانے کا سن کر
جیسے چہرہ کھل اٹھا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ایسے تو نہیں اسے خشک پھول کہتا میری بات کی گہرائی سمجھے بنا مجھے اچھے انسان کا لقب دے دیا
آدھے گھنٹے بعد انہی خوبصورت لبوں سے مجھے کنگ آف واؤنڈز کہہ رہی ہوگی۔۔۔

ہم پہنچ گئے۔۔۔

سب گل خوش ہو کر اپنے ولا کو دیکھ رہی تھی جبکہ صمصام اپنے بندوں کو اسکے کئی گھنٹوں سے بے ہوش والدین کو ہوش میں لانے کا حکم دیتا ہے۔۔۔

جبکہ صمصام بخاری سب گل کا ہاتھ تھامے ولا انٹر ہوتا ہے تو قدم قدم پر کھڑے اسکے ڈیڈ کے سیکیورٹی گارڈز صمصام کو دیکھ کر سر جھکانے لگے نیچے رکھ دیتے ہیں سب گل حیرانی سے کئی سالوں سے اسکی حفاظت کرتے گارڈز کو جنہیں اسکا ڈیڈ اپنا وفادار کہتا تھا انکے اصل چہرے دیکھتے ہی نقاب پوش سے مزید خوفزدہ ہو گئی تھی۔۔۔

اسکے وجود کی کپکپاہٹ دیکھتے وہ پراسرار سا مسکراتا ہے۔۔۔

سب گل کو سیدھا اسکے کمرے میں لے جا کر بیڈ پر اپنے پاس سونے کا حکم دیتا ہے تو وہ روتی نامیں سر ہلاتی بیڈ سے دور جا رہی تھی ساتھ اس سے رحم کی بھیک مانگ رہی تھی۔

"جتنے قدم تم اس بیڈ سے دور لے جانے کے لئے اٹھاو گی اتنی ہی دردناک بلکہ وحشت ناک سزا تمہارے سوکا لڈ ڈیڈ کو ملے گی۔۔۔"

Come on hurry up..!

آ۔۔ آپ ک۔۔ کیوں پ۔۔ پیچھا نہیں چ۔۔ چھوڑتے م۔۔ میرے ڈیڈ۔۔ برے ن۔۔ نہیں ہیں ا۔۔ نوں نے ک۔۔ کچھ نہیں کیا۔۔

وہ روتی انہی قدموں سے بیڈ کے پاس بڑھتی ہے اور اپنے ڈیڈ کے حق میں بولتی ہے۔

اپنی جگہ پر لیٹے وہ کمبل کو مضبوطی سے جکڑتی ہے نقاب پوش اسکے پاس جھٹکا اسکے کان میں بولتا ہے

اپنے ڈیڈ کو ابھی وائس میج بھیجو جو اس رات بھیجنے والی تھی۔۔۔

موبائل تھا مے وہ سسکتی ہوئی وائس میج پر بولتی ہے۔

www.urdu novels mania.com

""م۔۔ میں کسی سے شادی نہیں کر سکتی، اس نے کہا تھا م۔۔ میں صرف اسکی ہوں۔ اگر میں نے ای۔۔ ایسا کیا تو وہ آپ کو م۔۔ مار دے گا۔ ڈیڈ آپ کو نہیں پتا و۔۔ وہ ہر وقت م۔۔ مجھے ارد گرد د۔۔ دیکھائی دیتا ہے اس کی آنکھیں بہت ڈراؤنی ہیں ج۔۔ جب وہ دیکھتا ہے تو م۔۔ میری سانسیں رک جاتی ہیں۔۔۔""

سبد گل وائس میج سینڈ کرتے ہی دونوں ہاتھوں میں چہرہ چھپائے بے تحاشا رو رہی تھی۔

تم جانتی ہوناں تمہارے رونے سے مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ تمہارے یہ فضول آنسو میرے دشمن کے لئے نکل رہے ہیں ایسی صورت میں اگر تم سوچ رہی ہو کہ میں تمہارے رونے سے یہاں سے چلا جاؤ گا تو ایسا کچھ نہیں ہونے والا۔۔۔

اسکارونا تو بند ہو گیا تھا پر سسکنا جاری تھا دوسری طرف اسکے والدین ہوش میں آچکے تھے واصف شاہ چکراتے سر کے ساتھ اپنے سیل فون کو اٹھاتا ہے سبد گل کی طرف سے پہلی مرتبہ بھیجے گئے وائس میج کو دیکھ کر وہ کلک کرتے ہیں اسکے لبوں سے نکلنے والے ہر لفظ میں چھپی تکلیف کو محسوس کر کے وہ جلدی سے بستر سے نکلنے پہلے اپنی گن اٹھاتے ہیں اور بھاگنے کے انداز میں اپنی پرنسز کے روم میں جاتے ہیں پیچھے سبد گل کی مام بھی پریشان سی انکے پیچھے کمرے میں انٹر ہوتی ہیں تو سامنے بیڈ پر سبد گل کے پاس اجنبی شخص کو اپنی روتی ہوئی بیٹی کے ساتھ دیکھ کر اسکی مام صدمے میں واصف شاہ کو دیکھتی ہیں جو بھاگ کر اپنی پرنسز کے پاس جاتے ہی اس انسان کو ایک ہی جھٹکے سے دور کرتے ہیں۔۔۔

تم ٹھیک ہو پر نسز۔۔۔

وہ انکی فکر پر پھر سے رونا شروع کر دیتی ہے اسے اپنی بیگم کے حوالے کرتے وہ نقاب پوش کے پاس جاتے ہیں جو بڑا ریلیکس سا صوفے پر بازو پھیلا کر مسلسل ٹانگ ہلا رہا تھا۔ واصف شاہ اسکا گریبان پکڑنے والے تھے کہ سب گل کے چنچنے پر وہی رک جاتے ہیں۔۔۔

ڈ۔۔ ڈیڈ خدا کے لئے اسکے پاس ناجائز ورنہ۔۔۔ وہ آپ کو مار دے گا اگر آپ کوک۔۔۔ کچھ ہو گیا گ۔۔۔ تو آپکی پر نسز بھی مر جائے گی۔۔۔

وہ انکے بازو کو مضبوطی سے پکڑے اس سے دور کرتی ہے۔۔۔

کیا یہ وہی انسان ہے جسکا تم بے ہوشی میں ذکر کر رہی تھی کب سے تمہیں پریشان کر رہا ہے۔۔۔؟

میں یہ سوال نہیں پوچھوں گا بلکہ ڈائریکٹ اس وجہ کو ختم کروں گا سب گل کے ڈیڈ بات کرنے کے ساتھ پستل اسکے سر پر تانتے ہیں تو نقاب پوش ویسے ہی بیٹھا رہتا ہے وہ ٹریگر دباتے ہیں لیکن گولی اسے لگنے کی بجائے سب گل کو لگتی وہ بروقت اسے کھینچ کر نیچے گراتا ہے تو مس بیلنس کی وجہ سے گولی اسکے بازو میں لگتی ہے۔۔۔۔

واصف شاہ دوسری گولی اسکے سینے میں مارتے سب گل صمصام کی ڈھال بن جاتی ہے۔۔۔

ن۔۔۔ نہیں ڈ۔۔۔ ڈیڈ آپ انہیں کچھ نہیں کریں گے پلیر اپنی پرنسز کی خاطر م۔۔۔۔۔ معاف۔۔۔۔۔

سب گل کے لفظ وہی رک جاتے ہیں کیونکہ صمصام بخاری کی ڈکشنری میں لفظ رحم کی کوئی جگہ نہیں تھی نا وہ کسی پر رحم کرتا تھا اور نا کسی سے رحم کی بھیک مانگتا تھا۔۔۔

صمصام زخمی بازو کے ساتھ اٹھتا ہے اور سب گل کا بازو پکڑے وہاں سے جانے کے لئے قدم بڑھاتا ہے۔۔۔۔۔

اتنی بھی جلدی کیا ہے بچے۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

واصف شاہ کا سر سر اتالجب سن کر وہ سرخ نگاہوں سے دیکھتا ہے۔۔۔۔۔

وہ اپنی بیٹی کو اس سے آزاد کرواتے اپنے پاس کرتے ہیں جو روتے ہوئے اپنے ڈیڈ کی پناہوں میں چھپی چورنگا ہوں سے نقاب پوش کو دیکھ رہی تھی۔۔۔

واصف شاہ اپنی بت بنی بیوی کو دیکھتے ہیں اور انہیں گارڈز کو بلانے کا کہتے ہیں وہ بھی ہوش میں آتی
انٹرکام کی طرف بڑھتی ہیں اور گارڈز کو بلاتی ہیں ۔۔۔۔

"ڈیڈ کی پرنسز بہت پیار لے لیا اب واپس میرے پاس آؤ۔۔۔۔"

وہ بے بسی سے اسے دیکھتی ہے جانتی تھی اسکے والدین ایسے دیکھ کر مرجائیں گے نقاب پوش بے
رحم بنا اسے مسکراتا ہوا دیکھ رہا تھا جس میں وارننگ چھپی تھی ۔۔۔

سب گل اپنے آ۔۔ آپ کو ڈیڈ کی پناہ سے دور کرتی مردہ قدموں سے اسکے پاس جاتی ہے وہ چند قدم اٹھا
پائی تھی کہ واصف شاہ اسے اپنے پاس کرتے سرخ نگاہوں سے دیکھتے ہیں یہ انکے ضبط کی آخری حد
تھی ۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سب گل روتے ہوئے ان سے دور ہوتی مردہ قدموں کے ساتھ اسکے پاس کھڑی ہوتی ہے تو نقاب پوش
اسکا ہاتھ تھامے ایک سٹائل سے مسکراتے ہوئے ایک آئی برواٹھائے اسکے ڈیڈ کو دیکھتا ہے تو
واصف شاہ کے دماغ میں دھندلی سی یاد جھلک دیکھاتی غائب ہو جاتی ہے ۔۔۔۔

وہ تو مر گیا تھا میری آنکھوں کے سامنے ہی تو مرا تھا تو یہ کون ہے اور یہاں کیسے پہنچا۔۔۔؟

اس طرح کے کئی سوالات ان خے ذہن میں پے در پے آرہے تھے صمصام بخاری انکایوں کھوجانا دیکھ کر سبد گل کے تھامے ہاتھ پر دباو بڑھاتا ہے جس پر وہ چیختی ڈیڈ کو پرکارتی ہے تو وہ بھی ہوش میں آتے اسکے پاس بڑھ رہے تھے نقاب پوش کے چند لفظ سن کر انکے قدم وہی تھم جاتے ہیں۔۔۔۔

"اگر اپنی پرنسز کی پاکیزگی کی تھوڑی سی بھی فکر ہے تو واصف شاہ وہی رک جاو ورنہ جو تمہاری آنکھوں کے سامنے اسکے پاس لیٹ سکتا ہے تو وہ انسان "کچھ بھی" کچھ بھی کر سکتا ہے۔۔۔۔"

نقاب پوش کے لہجے میں شیر جیسی دھاڑ تھی جس سے واصف شاہ کے گھر کے درودیوار سن کر ہل گئے تھے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

یہ ناہو تمہارے ماضی کے بے شمار گناہوں کی سزا یہی تمہارے سامنے تمہاری بیٹی کو طلاق کی صورت میں مل جائے جہاں تک مجھے معلوم ہے تمہارے خاندان میں طلاق یافتہ لڑکی کو اچھوت سمجھا جاتا ہے۔۔۔۔

"لندن آکر تم روایات سے چھٹکارا تو حاصل نہیں کر سکتے جیسے پچھلے بیس سالوں سے گناہ سے چھٹکارا حاصل نہیں کر پائے۔۔۔"

اور تم میرا خشک پھول باپ کو دیکھتے میری حکم عدولی کرنے کی ہمت کیسے کی؟

اسکے اونچے بولنے پر سب گل کی مام روتی ہوئی اپنی بیٹی کو اسکے ہاتھ سے چھڑاتی اپنی آغوش میں چھپاتی ہیں وہ اسکے سامنے ہاتھ جوڑ رہی تھیں نقاب پوش کے سر نامیں ہلانے پر روتی ہوئی سب گل کے ساتھ خود بھی رو رہی تھی۔۔۔

ابھی تو ایک ماں کی التجا پر یہاں سے جا رہا ہوں لیکن بہت جلد واپس آؤں گا اور تمہاری آنکھوں کے سامنے تمہاری پرسنز کو جو کہ میرا خشک پھول ہے مسل کر رکھ دوں گا۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

یاد رکھنا واصف شاہ تمہارے گناہ کی سزا کا وقت آچکا ہے جو تمہاری بیٹی کو بھگتنا پڑے گا تب ہی میرے انتقام کی آگ تھوڑی سی ٹھنڈی ہوگی مگر صمصام بخاری کی بدلے کی آگ کو بجھا نہیں پائے گی۔۔۔۔

اپنی بات کرنے کے بعد وہ زخمی بازو کے ساتھ باہر کی طرف قدم بڑھاتا ہے تب ہی ایک اور گولی اسکی ٹانگ میں لگتی ہے تو وہ لڑکھڑاتا ہوا فرش پر گر جاتا ہے سبد گل گولی کی آواز سن کر دیوانی ہوئی صمصام کے پاس جا رہی تھی اسکے ڈیڈ کے بازو پکڑنے پر وہ روتی ہوئی نایں سر ہلا رہی تھی۔۔

ڈ۔۔۔ ڈیڈم۔۔۔ مجھے ک۔۔۔ کنگ آف واؤنڈز ک۔۔۔ کے پاس ج۔۔۔ جانا ہے ا۔۔۔ اسے ک۔۔۔ کچھ۔۔۔ ہو گیا تو م۔۔۔ میں ز۔۔۔ زندہ نہیں رہ پاؤں گی۔۔۔

سبد گل تم جانتی ہو کیا کہہ رہی ہو میں جانتا ہوں میری پرنسز معصوم ہے ادھر میری طرف دیکھو اگر تم اسکے پاس گئی تو میں ابھی اسی ہسپتال سے اپنی جان لے لوں گا اب فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے۔۔۔

واصف شاہ اپنی بیٹی کو چھوڑ دیتے ہیں صمصام تکلیف برداشت کیے اسکے جواب کا انتظار کر رہا تھا سبد گل بے جان سی فرش پر بیٹھتی ہے۔۔۔

تم انہی ٹانگوں پر چل کر میرے ولا میں آتے تھے میری پرنسز کو میرے ہی ولا میں رولاتے تھے یہ ان تمام سنگین غلطیوں کی چھوٹی سی سزا ہے آج کے بعد تم میرے ولا کی ابدن میں بھی نظر نہیں آو گے۔۔۔

صمصام بخاری زخمی سا مسکراتا ہے ۔۔۔

یہ تو تمہیں ابھی پتا چل جائے گا کہ کون کہاں جاتا ہے گا رڈز جو اسکے حکم کے انتظار میں کھڑے تھے اسکے مسکرانے کا مطلب سمجھ کر واصلہ شاہ اور انکی بیوی پر گزرتا ننتے ہیں ۔۔۔

سبد گل سب دیکھ رہی تھی اسکے رونے میں شدت آگئی تھی وہ جانتی تھی آج اپنے ڈیڈ کو وہ بھی نہیں بچا پائے گی اس لئے تو اپنی بے بسی پر رونا آ رہا تھا ۔۔۔۔

خشک پھول ۔۔۔۔

سبد گل جلدی سے اٹھتی ہے اور چند قدموں کا فاصلہ بھاگ کر طے کرتی اسکے پاس بیٹھتی ہے ۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

پرنسز ڈیڈ کے پاس واپس آو ۔۔

واصلہ شاہ کی پکار وہ تب سنتی ناں جب وہ ہوش میں ہوتی وہ تو نقاب پوش کے خوف کے زیر اثر تھی اس دوران وہ صرف ایک شخص کی بات سن سکتی تھی تو وہ تھا صمصام بخاری ۔۔۔

ہم ابھی اور اسی وقت یہاں سے ہمیشہ کے لئیے جا رہے ہیں

Isthatclear dry flower..?

سب گل بس ہاں میں سر ہلاتی ہے ۔۔۔

ایک گارڈ آگے بڑھ کر اپنے باس کو اٹھاتا ہے تو صمصام سر جھکائے کھڑی سب گل کو آخری بار اپنے والدین کو دیکھنے کی اجازت دیتا ہے مگر وہ بنا کسی کو دیکھے باہر کی طرف قدم بڑھاتی ہے اپنے پیچھے مام ڈیڈ کی بے بسی میں ڈوبی آوازوں کی کمزور سی ڈوری ہمیشہ کے لئیے چھوڑے وہ اس ولا سے نہیں بلکہ اب تو صمصام بخاری کی زندگی سے ہمیشہ کے لئیے جا رہی تھی ۔۔۔

سب گل کے برداشت کی حد پار ہو چکی تھی ایک سال وہ جس شخص کا ہر حکم جس امید پر مان رہی تھی وہ امید آج دم توڑ گئی تھی صمصام بخاری بدلے کی آگ کو بجھاتے بجھاتے ایک جیتے جاگتے وجود کے ہر احساس کو اسی آگ میں جلا کر بھسم کر چکا تھا ۔۔۔

""میری آنکھوں کی ویرانی میں مت جھانکنا یہاں اداسیوں کے ڈیرے ہیں میرے خشک بے جان لبوں کو ہمیشہ کے لئیے بند کر دیا جا چکا ہے اگر یہ لب پہلے تو ان سے برآمد ہونے والا ہر لفظ میری زخمی

البتاؤں کو سنا نے گا جسے یہ دنیا برداشت نہیں کر پائے گی میری سماعت کے دروازوں پر تالے پر چکے ہیں ہاں ان دروازوں کے اندر میرے ڈیڈ کی مسکراتی آوازیں موم کی جھوٹی ڈانٹ مجھے کبھی کبھی سنائی دیتی تھی وہ آوازیں اب دم توڑ چکی ہیں سب گل کا وجود اب بدلے کی آگ ہے جسے نقاب پوش مزید جلانے یا بجھانے مجھے کوئی سروکار نہیں میں اسکا خشک پھول ہوں جسے وقت آنے پر وہ ہمیشہ کے لئے روند چکا تھا۔۔۔۔۔"



ہو۔۔۔۔۔
افطاری تیار کر لی۔۔۔؟

اماں جان کوئی کھانا صحیح طرح سے نہیں بن رہا میرا دل اداس ہے انہوں نے ایک بار بھی کال نہیں کی اور عشاء رب جو سارا دن وقفے وقفے سے کال کرتا رہتا تھا اس نے بھی آج ایک بار بات نہیں کی سب ہم سے دور ہوتے جا رہے ہیں سب میری ہی غلطی ہے تب ہی کال آتی ہے۔۔۔۔۔

آپ کو پتا ہے آپ کے سر کے تاج آپ کے مجازی خدا کو آج پچھڑی جیسنہ سے ملنے رینگے ہاتھوں پکڑا ہے اس بار ثبوت ہے میرے پاس دودن بعد افطاری کے لئیے وہاں جائیں گے۔۔۔۔۔

عشارب کو جب جواب میں اپنی ماما کی سسکی سنائی دیتی ہے تو وہ سچ میں گھبرا جاتا ہے

ماما کیا ہوا ہے آپ روکیوں رہی ہیں پریشان نا ہوں آپ کے شوہر کو اس گناہ کی کڑی سے کڑی سزا دی جائے گی۔۔۔

م۔۔۔ مجھے تم سے بات نہیں کرنی ابھی اپنی ماما کی یاد آتی ہے میں اور اماں جان کیا روٹھ کر میکے چلے گئے تم سب تو ہمیں بھول گئے باقیوں سے تو امید تھی ہی نہیں کم از کم عشارب تم تو ایسا نا کرتے۔۔۔



اف میری کیوٹ سی ماما۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اپنی ساس کو دیکھتی ہیں۔۔۔

اوو ماما آپ کی سمانل پر تو آپ کے مجازی خدا کو واردو بس ہمیشہ ایسے ہی مسکراتی رہا کریں خبردار جو پھر رونا شروع کیا آپ کو بہت اہم سیکریٹ بتانا چاہتا ہوں پر آپکے جلد شوہر کے پاس ہوتے نہیں بتا سکتا افطاری کے بعد بتاؤ گا اوکے ماما دادی جان کو کہیں اپنی جان مطلب ہمارے دادا جان کو سستنا نا بند کر دیں۔۔۔۔

تم خود ہی بتا دو۔۔۔

دادی جان آپ کی چھوٹی بھول گئی ہے اور دو دن بعد ہم وہاں جائیں گے تاکہ آپ لڑکی پسند کر لیں دیکھ لیں آپ کے پوتے نے صرف آپ کے حکم کی تعمیل کی ہے یعنی سب سے پہلے آپ کو بتایا ہے۔۔۔

عشارب پتر اگر کڑی مجھے پسند نا آئی تو پھر۔۔۔۔

ارے دادی کیوں نہیں پسند آئے گی میں گارنٹی دیتا ہوں اپنی پیاری سی بے وقوف سی چھوٹی بھوپر آپ کا دل آجائے گا کہ اپنی بڑی بھو کو بھول جائیں گی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

دادی اپنے بیٹے کو سمجھا دیں صبح سے مجھے گھور رہے ہیں لڑکی ہی تو پسند کی ہے کوئی گناہ تھوڑی کیا ہے اف یا رر راب دیکھیں مسکرا رہے ہیں بتا رہا ہوں دادی آپ کے بیٹے کے دماغ میں میری شادی کے خلاف کچھ بہت برا چل رہا ہے۔۔۔

عشارب مزید بات کرتا اسکے بابا فون بند کر کے اپنے پاس رکھ لیتے ہیں گھر پہنچتے ہی کچن کا رخ کرتے ہیں کیونکہ افطاری آج ان تینوں مردوں نے تیار کرنی تھی۔۔۔

ارے واہ دادا جان آپ نے تو تقریباً سب کچھ تیار کر لیا ہے۔۔۔

ہاں جب پوتا اور بیٹا نکمے ہوں تو خود ہی کام کرنا پڑتا ہے اور زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں کباب تم فرائے کرو گے اور تمہارا باپ ٹیبل سیٹ کرے گا۔۔

اوکے پہلے فریش ہو جائیں جب تک آپ کباب فرائے کریں۔۔۔

پاپا آپ میرا ساتھ دیں تو آپ کا فائدہ ہے ایک تو اتنی پیاری بیٹی مفت میں مل جائے گی دوسرا آپ کی بیوی بھی خوش ہو جائیں گی ویسے آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے وہ آپ سے سخت والی ناراض ہیں اور آپ جانتے ہیں میری مدد کے بنا وہ راضی نہیں ہوں گی۔۔

تم اپنی مدد اپنے پاس رکھو تمہارے پیدا ہونے سے پہلے بھی ناراض ہوتی تھی تب اگر میں اپنی پیاری بیگم کو منالیتا تھا تو اب بھی راضی کر لوں گا تم اپنی خیر مناؤ۔۔۔

پاپا آپ اپنے اکلوتے اور معصوم بیٹے کے ساتھ اچھا نہیں کر رہے یاد کریں میں وہی بیٹا ہوں جسکے لئے آپ نے رورو کر دعائیں مانگی تھیں اب مل گیا ہوں تو کوئی قدر ہی نہیں۔۔۔۔

لیں جی عشارب دھمکیوں سے منتوں پر اتر آیا تھا مگر آگے بھی اسکا باپ تھا جو یہ قیمتی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتا تھا۔۔۔

چل پتر عشارب جو بھی ہوگا منظور خدا ہوگا۔۔۔

وہ خود کو تسلی دیتا فریش ہو کر کباب فرائے کرتا سیدھا اپنی ماما اور دادی کے میکے مطلب اپنے ننھیال جاتا ہے جہاں پر ماحول حسب توقع تھا یعنی ناراضگی کی فضا قائم تھی۔۔۔

وہ بلند آواز میں سلام کرتا ہے۔۔۔

ارے دو کیوٹ سی پریاں سلام کا جواب تو دیں آپ دونوں جانتی ہیں ناں روزے میں ایسی غلطی کرنا آپ دونوں افورڈ نہیں کر سکتی ورنہ روزہ مکروہ ہو جائے گا۔۔۔

ہم نے دل میں جواب دے دیا تھا اور تم یہاں کیا کرنے آئے ہو صبح جب میں اور تمہاری ماں ناراض ہو کر اپنے میکے جا رہی تھیں تو تم کیسے اجنبی بن گئے تھے چلو یہ بات بھی اگنور کر لی پھر سارا دن ایک بھی کال نہیں کی یہ بات میں اور میری پیاری بیٹی اگنور نہیں کر سکتی اس لئے ہم اب بہت زیادہ ناراض ہیں

دادی جان پہلی بات یہ میرا انخیال اور پر انخیال ہے یہاں پر آنا مجھ پر فرض ہے رہی بات اجنبی ہونے کی تو آپ کے سرتاج نے مجھے دھمکی دی تھی جسکی وجہ سے یہ کرنا پڑا کال اس وجہ سے نہیں کر پایا

کیونکہ آپ کا ہونہار پوتا تمہارا لائق فائق بیٹا ایک معصوم لڑکی پر اپنی ذہانت کا رعب ڈال رہا تھا۔۔۔

کیا عشارب تمہارے پاپا سچ کہہ رہیں ہیں مجھے تم سے ایسی امید نہیں تھی۔۔۔

اف ماما پہلے میری پوری بات تو سنیں یا۔۔۔۔۔

دادی جان دیکھ رہی ہیں آپ کے بیٹے نے کیسی آگ لگائی ہے۔۔

تو رہنے دے تیری ماں کو تو بس بہانہ چاہیے تھا کہ اپنے گھر جانے جو اسے مل گیا اور اچھا ہی ہے اسکی اداسی دور ہو جانے کی جب تک ایک دوسرے کی آواز ناسن لے دونوں کو چین نہیں ملتا۔۔۔

اچھا دادی اب آپ بھی چلیں آپ کی وجہ سے آپ کے وہ کچن میں افطاری تیار کر رہے ہیں صرف آپ کو راضی کرنے کے لئے وہ صبح سے سرپرائز کی تیاری کر رہے تھے۔۔۔

مجھے نہیں آنا جب تک خود لینے نہیں آئیں گے میں نہیں آؤں گی۔۔۔

یہ تو مجھ معصوم پر ظلم ہوگا۔۔۔

شکر ہے دادا جان آپ آگئے جلدی سے انہیں لے کر آئیں افطاری کا ٹائم بس ہونے والا ہے۔

www.urdu novelsmania.com

اب آپ چلیں گی یا منانا ضروری ہے ؟؟

کہاں جاؤں اس گھر جہاں میرا ہونا آپ کے لئے جہنم اور ناہونا جنت ہوتا ہے تو آپ جانیں۔۔۔

ارے یہ بات آپ مجھ سے زیادہ اچھی طرح سے جانتی ہیں کہ میرا گھر، میری زندگی کس کے ہونے سے جنت ہوتی ہے اور اس وقت آپ کو ایسا کہنے کا مقصد صرف ایک تھا کہ افطاری کے بعد ہم دونوں لانگ ڈرائیو پر چلیں اب آپ کے تو راضی ہونے کے کوئی آثار نظر نہیں آ رہے تو یہ پروگرام بھی کینسل۔۔۔

اف دادی آپ اس عمر میں لانگ ڈرائیو پر جائیں گی مجھے یقین نہیں آ رہا اور دادا جان آپ کافی بوڑھے ہو گئے ہیں تو رہنے دیں یہ جوانی کی بات تھی اب اسے یاد ہی رہنے دیں۔۔۔

عشارب ہونا اپنے باپ کی طرح کی طرح وہ بھی ایسے ہی جیلس ہوتا تھا خیر تمہارے دادا جان کوئی بوڑھے نہیں اور رہی بات لانگ ڈرائیو کی تو تمہاری سزا یہ ہے تم آج رات ہمارے ڈرائیو بنو گے چلیں شاہ جی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

آج کا دن عشارب کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوا سب ہی ناراض ہو گئے تھے وہ بیچارا اکیلا افطاری کر رہا تھا اور کوئی بھی اسے منانے نہیں آیا تھا۔۔



ساوری آج چپ چپ تھی اور اسکی یہ خاموشی سب کو محسوس ہو رہی تھی افطاری کرنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں چلی گئی تھی دستک کی آواز سن کر وہ سمجھ جاتی ہے کہ آنے والی ہستی کون ہے ۔۔۔

وہ دروازہ کھولتی ہے تو حسب توقع دادو تھی ۔۔۔

ارے دادو آپ کیوں آگئی مجھے بلالیا ہوتا میں آجاتی ۔۔۔

جب پوتی اور خاص طور پر بیسٹ فرینڈ اداس ہو تو یہ دوستی کا اصول ہے اپنی سہیلی کے پاس جاو اور اسے اس اداسی سے چھٹکارا دلاو ۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

دادو اداس تو بہت ہے ساوری پر ۔۔۔

ساوری دادو کی گود میں سر رکھتی ہے اور اپنی بات مکمل کرتی ہے ۔۔۔

”پر یہ دادو مجھے اب آگے پڑھنا پڑے گا آپ تو جانتی ہیں جیسے جیسے عمر میں اضافہ ہوتا ہے اور انسان بچپن سے جوانی پھر جوانی سے بڑھاپے کا سفر طے کرتے اپنے آخری سفر کا انتظار کرتا ہے ویسے ہی تعلیم جو ابتدا میں بہت خوبصورت لگتی ہے پھر ہر گزرتے سال کے ساتھ یہ کتابیں انتہائی بد صورت

ہوتی ہوتی آخر میں اتنی بھیانک ہو جاتی ہیں کہ اپنے آخری سفر یعنی رومی کے ڈھیر میں شامل ہو جاتی ہیں ویسے تو شروع میں ہی انکا مقام یہی ہوتا ہے پر وہ کیا ہے ناں جتنکی والدہ میری والدہ جیسی ہوں تو وہ بچے اپنی خواہش پوری نہیں کر سکتے اور طے کردہ منازل کی بنیاد پر ہی یہ کورس کی کتابیں رومی کا حصہ بنتی ہیں۔۔۔"

اتنی لمبی تقریر کا مقصد؟

دادو اتنی لمبی تقریر کا مقصد صرف ایک ہی میرے سلیبس کی بجس ابھی رومی کا حصہ نہیں بن سکتی کیونکہ مجھے مزید دو پورے دو سال ان بجس کو انکی منزل پر پہنچانے کے لئے اتنا لمبا انتظار کرنا پڑے گا۔۔۔

ویسے ہے تو بہت دکھ کی بات اچھا یہ دکھ تو اب ختم کرنے سے رہے تم بتاؤ پیپر کیسا ہوا؟

www.urdu novelsmania.com

پیپر سے پہلے ایک بات بتائیں کیا پسند کرنے کے لئے یا کسی کو ایمپریس کرنا ہو اس کے لئے ذہین ہونا ضروری ہے۔۔۔

آپ تو کہتی تھی پسندیدگی کے لئے خوبصورتی ضروری ہوتی ہے جو کہ ساوری کے پاس ہے (تو پھر وہ جھوٹا پولیس والا کیوں کہہ رہا تھا کہ اپنی ذہانت سے مجھے متاثر کر دیتی)۔۔۔

ساوری باقی بات دل میں سوچتی ہے خیر نا پوچھیں دادو آج کا دن بہت ہی فلمی تھا میں آج اس جھوٹے پولیس والے کی وجہ سے فیل ہوتے بچ گئی ورنہ اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی

ساوری الف سے ی تک ساری روداد دادو کو حرف بہ حرف سناتی ہے۔۔۔

ہم مطلب وہ کوئی جھوٹا پولیس والا نہیں تھا اور اس نے تمہیں اتنا تنگ کرنے کے بعد مدد کر کے تمہیں فیل ہونے سے بچایا مطلب وہ بچہ انتہائی سلجھا ہوا تھا جسے میری پوتی نے الجھا دیا۔۔۔

دادو۔۔۔۔

ساوری نے انہیں نہیں الجھایا وہ تو ہیں ہی مینٹل پیس اس لئیے انہیں دفع کریں اور میری بات سنیں

www.urdu novelsmania.com

مجھے آگے نہیں پڑھنا اور میرے اس فیصلے کی وجہ صرف وہی آپ کی نظریں سلجھا ہوا بچہ ہے۔۔۔۔

تم یہ فیصلہ ذرا اپنی ماں کے سامنے سنانا تو بہترین جواب ملے گا۔۔۔۔

سن رہیں اپنی لاڈلی بیٹی کی باتیں حد ہے یہاں ہم پریشان تھے کہ ہماری بیٹی کو کسی نے کچھ کہہ نا دیا ہو پر یہاں تو پڑھائی سے چھٹکارا حاصل کرنے کا سوچا جا رہا ہے ۔۔۔

اف والدہ میں مذاق کر رہی تھی

"پڑھائی تو ساوری کی جان
ساوری کا دل ہے ایمان ہے"

تو بیٹا اپنے ایمان کو سنبھالو جو ہر دفعہ پیپر ز کے بعد ڈگمگا جاتا ہے ۔۔۔۔

ساوری اپنی والدہ کا طنز سن کر ڈھیٹوں کی طرح مسکراتی ہے ۔۔۔۔

والدہ دیکھ لیں آپ کی بیگم مجھے آپ کی موجودگی میں کیسے ڈانٹ رہی ہیں ۔۔۔

ہاں بیٹا انکی ڈانٹ سے آج تک تمہارا باپ نہیں بچ سکا تو بیٹی کس کھیت کی مولیٰ ہے ۔۔۔

وہ خفا نظروں سے دیکھتی ہیں اور لیں جی ساس صاحبہ دونوں کو ڈانٹتی ہیں ۔۔۔

چپ کر کے بیٹھو خود تو تم نالائق تھے ہی اب بیٹی بھی ماشا اللہ باپ کے نقش قدم پر چلتی ماں کا جینا حرام کر رہی ہے۔۔۔

نالائقی کا طعنہ سن کر وہ ٹپ کر ماں اور بیوی کی طرف دیکھتے ہیں جو بڑی طنزیہ مسکرا رہی تھی۔۔۔۔

"میں کوئی نالائق نہیں تھا البتہ یہ میری خوش قسمتی ہے نالائق بیٹی کا باپ اور ذہین خوبصورت لڑکی کا شوہر ہوں۔۔۔"

ساوری اب اپنی والدہ کو بلش کرتا دیکھ کر مسکرا رہی تھی

ویسے والد آپ کی زبان سے نالائقی کا طعنہ سن کر دل کو بہت دکھ ہوا اس لئے اسے راضی کرنے کے لئے آپ کو ابھی اسی وقت صرف مجھے پوری پانچ آئس کریم کھلانی ہوگی واضح اشارہ اپنی والدہ کی طرف تھا جو ساوری سے زیادہ آئس کریم کی دیوانی تھیں۔۔۔

ساوری بی بی یہ لیں آپ کی آئس کریم ہمیں پہلے ہی پتا تھا آپ یہ ڈیمانڈ کرنے والی ہیں تو آپ ہماری بڑی بی بی کو تنگ کرنا بند کر دیں۔۔۔۔

فریدہ تم ہمیشہ غلط وقت پر ہی آنا اف والدہ بڑی مشکل سے جال میں پھنسنے والی تھی تم نے چوہے کی طرح اپنی فضول انٹری سے جال کو کاٹ نہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔۔۔

اف چوہوں کی بھی مزے کی دنیا ہے والد۔۔۔۔

بس بس بچے اپنے خیالات کو قابو میں رکھو ابھی تمہاری والدہ چھپلیکیوں والے مزے نہیں بھولی یہ ناہو چوہے کے مزے سن کر تمہیں سیدھا اوپر نا پہنچا دیں۔۔۔

یہ آپ دونوں کیا آہستہ بول رہیں ہیں ساوری کیا کہہ رہی تھی تم چوہوں کے بارے میں؟

و۔۔ وہ کچھ بھی تو نہیں والدہ ہاں یاد آیا کل دادو کے کمرے سے باہر چوہے کو نکلتے دیکھا تھا تو فریدہ بہت کام چور ہو گئی ہے آپ ذرا اس پر سختی کریں جیسے مجھ معصوم پر کرتی ہیں۔۔۔

چلیں اماں اب ہم اپنے کمرے میں جاتے ہیں ورنہ ساوری کی بے وقوف حرکتیں دیکھ کر اسے چوہے کے بل میں پہنچانے کا دل کر رہا ہے۔۔۔

اوپس۔۔۔۔

والدہ آپ نے وہ سب سن لیا جو میں نے ابھی کہا بھی نہیں۔۔۔

ساوری۔۔۔۔۔

گڈ نائٹ والد اور اپنی کیوٹ بیوی کو یہاں سے لے کر جائیں ورنہ دادو اپنی اکلوتی شرارتی پوتی سے ہاتھ دھو بیٹھیں گی۔۔

ساوری تم کبھی نہیں سدھر سکتی۔۔۔

ساوری بیڈ پر لیٹی بہت ہی گہری سوچ میں تھی اب یہ سوچ کیا طوفان لانے والی تھی یہ تو ساوری یا اسکے اللہ جی جانتے تھے۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سبد گل کے ساتھ اپنے کیسٹل پہنچتے ہی نقاب پوش کے خاص ڈاکٹر کی ٹیم اب اسکی گولیاں نکال رہے تھے اور وہ ہوش و حواس میں یہ ساری تکلیف برداشت کر رہا تھا اسے اس وقت صرف ایک انسان کی فکر تھی اور وہ تھی سبد گل جسے وہ ایسی حالت میں بھی اکیلا چھوڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

سمر ہو گیا۔۔۔

او کے اب تم سب جاسکتے ہو۔

وہ بنا اپنی تکلیف کی پرواہ کیے اپنے کمرے میں جاتا ہے جہاں اسکی توقع کے برعکس وہ بیڈ پر سکون سے بیٹھی تھی۔۔۔

آ۔۔ آپ ک۔۔ کھڑے کیوں ہیں۔۔؟

سبد گل اسے سہارا دیتی بیڈ پر لیٹنے کے بعد اسکے زخموں سے خون نکلتا دیکھ کر مسکراتی ہوئی آسکی آ نکھوں میں دیکھتی ہے۔۔۔

صمصام بخاری اسے مسکراتا دیکھ کر نظر انداز کیے آنکھیں بند کرتا ہے۔۔۔

سبد گل کے اٹھنے پر وہ بنا آنکھیں کھولے اسے بھی سونے کا کہتا ہے جبے وہ انور کیے دروازے کی طرف بڑھتی ہے۔۔۔

خشک پھول حکم عدولی اتنی ہی کرو جتنی تم سزا برداشت کر سکو ورنہ جو قدم میرے خلاف اٹھ رہے ہیں انہیں تمہارے جسم سے جدا کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا۔۔۔

ح۔۔ حکم ع۔۔ عدولی ک۔۔ کہا کر رہی تھی آ۔۔ آپ کے لئے س۔۔ سوپ ب۔۔ بنانے جا رہی
تھی ر۔۔ رہی بات پ۔۔ پاؤں کاٹنے کی ت۔۔۔ تو م۔۔ مردہ جسم ک۔۔ کے ٹکڑے کر کے ا۔۔ گر
آپ کو خوشی ملتی ہے ت۔۔۔ تو دیر نا کریں ۔۔۔

وڈی کی پرسنز کے دماغ پر انکی جدائی کا گہرا اثر پڑاھے تب ہی ہسکی ہسکی باتیں کر رہی ہوخیر جب ٹھیک ہو جاؤں گا تو اپنی خواہش پوری کر لوں گا ابھی یہاں آؤ۔۔۔

م۔۔۔ مجھ ن۔۔۔ نیندن۔۔۔ نہیں آئی آپ آرام کریں۔

انف ڈرائے فلاور۔۔۔

تم ایسے نہیں مانو گی نقاب پوش کے پاؤں زمین پر آنے سے پہلے وہ تیزی سے بیڈ پر لیٹتی ہے بلینکٹ پہنے وہ رو رہی تھی۔۔۔

نقاب پوش اس کا رخ اپنی طرف کرتا ہے اب کس بات پر رونا آ رہا ہے۔۔

م۔۔۔ میری ف۔۔۔ فیملی کو ق۔۔۔ قتل کرنے ک۔۔۔ کے بعد اگر آ۔۔۔ آپ مجھ سے نارمل رہنے کی توقع کر رہے ہیں تو میں ایسا نہیں کر سکتی۔۔۔

آ۔۔۔ آپ ق۔۔۔ قاتل ہیں ا۔۔۔ ایسے کام کر کے آ۔۔۔ آپ کو کیا ل۔۔۔ لگتا ہے کہ آپ کی ا۔۔۔ اماں سائیں خوش ہو رہی ہوں گی؟

www.urdu novelsmania.com

خشک پھول۔۔۔۔

وہ اتنا زور سے بولتا ہے کہ سب دل کو اپنی موت صاف دیکھائی دے رہی تھی۔۔۔

آج پہلی اور آخری بار تم نے میری اماں سائیں کا نام لینے کی جرات کی اب جو سزا تمہیں ملے گی تم خود کو بھول جاؤ گی۔۔۔۔

اب مجھے آ۔۔۔۔ آپ سے ڈ۔۔۔ ڈر نہیں لگتا آپ جو چاہے کر لیں میں اب کوئی ا۔۔۔ التجا نہیں کروں گی۔۔

نقاب پوش اسکا سر اپنے سینے پر رکھتا ہے تو سبد گل بنا مزاحمت کیے آنکھوں سے بہنے والے آنسوؤں کو صاف کرتی اپنے ڈیڈ کو یاد کر رہی تھی۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں نے تمہاری فیملی کو مار دیا ہے تو مجھے اپنی نفرت پر افسوس ہے جو اتنا عرصہ مجھے سمجھ نہیں پائی۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سبد گل اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں صرف سچائی تھی۔۔۔

م۔۔۔ مطلب آ۔۔۔ آپ نے ڈ۔۔۔ ڈیڈ کو نہیں مارا اور م۔۔۔ موم بھی زندہ ہیں۔۔۔

صمصام بخاری اتنا گرا ہوا انسان نہیں ہے جو ایک وجود سے اس کے جینے کی وجہ چھین لے اور تمہارے بے رحم ڈیڈ اور مجھ میں یہی فرق ہے۔۔۔"

تم اگر واپس جانا چاہتی ہو تو یاد رکھنا واپسی کے ہر دروازے تم پر ہمیشہ کے لئے بند رہیں گے یہ میرا اٹل فیصلہ ہے۔۔۔

م۔۔۔ مجھے کہیں ن۔۔۔ نہیں جانا کہ۔۔۔ کیا سزا لے عمر قید کے قیدی سے اسکی آخری خواہش
ن۔۔۔ نہیں پوچھیں گے؟

نہیں کیونکہ تمہاری ہر خواہش اس انسان پر شروع اور ختم ہوتی ہے جس سے مجھے بے انتہا نفرت ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

آج کے لئے تمہاری گستاخ زبان کے جوہر کافی تھے اب اٹھو اور میرے زخم سے خون صاف کرو جو تمہارے سوکا لڈ ڈیڈ نے تحفے میں دئیے ہیں جیسے میں اسکی بے وقوف پر نسر کا دیوانہ تھا۔۔۔

ج۔۔۔ جی۔۔۔ لیکن م۔۔۔ مجھے ڈر لگتا ہے صمصام سائیں۔۔۔

اور مجھے اسی ڈر کو ختم کرنا ہے جو میرے علاوہ تمہارے وجود کو قابو کرتا ہے۔

سبد گل اپنے کانپتے دل کے ساتھ بازو سے نکلنے خون کو روٹی سے صاف کر رہی تھی اور صمصام اسکا چہرہ دیکھے جا رہا تھا جس پر اسکی تکلیف پر سبد گل رو رہی تھی۔۔۔

ج۔۔۔ جب میں نے آ۔۔۔ آپ کو دھکا د۔۔۔ دیا تھا۔۔۔ توہ۔۔۔ ہیرو بننے کی ک۔۔۔ کیا ضرورت تھی اب دیکھیں ک۔۔۔ کتنا د۔۔۔ درد ہو رہا ہے

کیا تمہیں میرے چہرے پر درد کے اثرات نظر آ رہے ہیں تو اپنی فضول بجواس بند کرو اور جو کام کرنے کو کہا ہے وہ خاموشی سے کرو۔۔۔

وہ اسکی آنکھوں میں ماضی کی تکلیف محسوس کرتی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

اماں سائیں۔۔۔۔۔

دیکھیں آج آپ کے بیٹے نے پھر سے میدان مار لیا۔۔۔

اماں کی جان یہاں کچن میں آجاو۔۔۔۔۔

ہاتھ میں پکڑی ٹرافی وہ اپنی ماں کو تھماتا ہے جبے وہ مسکرا کر تمام لیتی ہیں اور اسکے ماتھے پر پیار کرتی صرف ایک ہی لفظ بولتی ہیں۔۔۔۔۔

صمصام بخاری میرا بیٹا میرا ہیر و پتر۔۔۔۔۔

اماں سائیں صرف ہیر و کافی ہے ناں یہ بیٹا اور پتر ساتھ نالگائیں۔۔۔۔۔

ہاں اماں سائیں ہیر و کی جگہ چمیڑ رکھ دیں۔۔۔۔۔

صمصام کا چھوٹا بھائی غصے میں ہر بار دہرایا جملہ بولتا ہے۔۔۔۔۔

اوو ہو چھوٹے سائیں اتنے غصے میں کیوں ہیں۔۔۔۔۔

صمصام جب اسے چھوٹا سائیں کہتا تھا تو اسی پل اسکے غصے کا گراف گر جاتا تھا۔۔۔۔۔

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی آپ نے وعدہ کیا تھا مجھے اپنی ٹیم میں باولنگ کی اجازت دیں گے کیا ایسے ہوتے ہیں بھائی اس لیے آپ صرف اور صرف چھیڑ ہیں۔۔۔

برمی بات بڑے بھائی کو ایسے نہیں کہتے۔۔۔

جی اماں سائیں میں تو کچھ نہیں کہہ رہا تھا یہ تو شیطان مجھے بلوایا تھا ورنہ میری کیا مجال جو اماں جان کے لاڈلے سائیں کو کچھ کہوں۔۔۔

میں بھی کہوں یہ زبان تو میرے بیٹے کی نہیں ہے چلو اب دونوں فریش ہو جاو پھر کھانا کھائیں گے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

جو حکم اماں سائیں۔۔۔

دونوں بھائی ایک ساتھ بولتے انکی گالوں پر کس کرتے وہاں سے چلے جاتے ہیں۔۔۔

کمرے میں جاتے ہی صمصام اسے پیپر دیتا ہے جسے پڑھتے وہ بے یقینی سے اسے دیکھتا ہے اور کیا پورا کمرہ خوشی سے سر پر اٹھالیا تھا وجہ تھی چھوٹے سائیں اب اپنے سکول کی آفیشل ٹیم میں شامل ہو گئے تھے کیونکہ وہ ابھی کم عمر تھا تو پرنسپل ابھی اسے ٹیم میں شامل نہیں کرنا چاہتے تھے صمصام

بخاری کو انکار کب منظور تھا حالانکہ وہ خود بھی بچہ تھا پر اسکے لہجے میں ایسا اثر تھا کہ پر نسل کو مستقبل کے بڑے سائیں کی بات ماننی پڑی آخر کو وہ انکے پیرو مرشد کا پوتا تھا۔۔۔

بھائی آپ سچ میں ہیر وہیں۔۔۔

I love you bro...

اچھا کچھ دیر پہلے تو کوئی مجھے چھیڑ کہہ رہا تھا۔۔۔

ارے بھائی آج تو اس شیطان مردود کی خیر نہیں وہی مجھے بھڑکاتا ہے اور میں آپ کو ہیر و کہنے کی بجائے زیرو مطلب آپ ریٹیل والے ہیر وہیں۔۔۔۔

اپنے چہرے پر نرم سالمس محسوس کرتے وہ ماضی سے حال میں واپس آتا ہے جہاں سب گل اسکے آنسو صاف کرتی خود بھی رو رہی تھی وہ بنانا خیر کیے اسے اپنی باہوں میں چھپاتا ایک ہی بات دہرائے جا رہا تھا۔۔۔۔

اماں سائیں۔۔۔۔۔

چھوٹے سائیں۔۔۔

صمصام بخاری اپنے بھائی اور اماں سائیں کو یاد کر کے اپنے ماضی میں کھویا ہوا تھا۔

وہ سب مجھے اکیلا چھوڑ گئے انہیں پتا تھا ان کے بغیر میں نہیں رہ سکتا لیکن کسی نے نہیں سنی میری فریاد۔۔۔۔

اس رات نے میری ساری خوشیاں چھین لیں میرے وجود کو وحشت سے بھر دیا۔۔

تم جانتی ہو خشک پھول راتوں کو مجھے نیند نہیں آتی کتنے برس بیت گئے سکون بھری نیند کے لئے ترس رہا ہوں۔۔۔

سب گل جو اسکے غم میں ہلکان اسکے سینے پر سر رکھے رو رہی تھی اچانک دور پھینکنے پر نقاب پوش کو دکھ سے دیکھتی ہے۔ تم بھی تو مجھے چھوڑ کر جانا چاہتی ہو جو تم بھی مجھے اماں سائیں اور چھوٹے کی طرح اکیلا چھوڑ دوانکے بغیر زندہ رہ سکتا ہوں تو تم کیا چیز ہوں۔

جاو۔۔۔۔۔

خشک پھول تمہارے ڈیڈ کو تمہاری ضروت ہے میں اکیلا تھا اور ہمیشہ اکیلا ہی رہوں گا۔۔۔

صمصام س۔۔۔ سائیں۔۔۔

وہ آنکھیں بند کیے پڑا رہتا ہے تو سب گل اسکا ہاتھ تھامتی ہے۔۔۔

"آپ کا خشک پھول اماں سائیں کی قسم کھاتی ہے میں آپ کو کبھی بھی اکیلا نہیں چھوڑوں گی آ۔۔۔ آپ اب ا۔۔۔ اکیلے نہیں ہیں"

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

پکا وعدہ۔۔۔۔۔

نقاب پوش یعنی صمصام بخاری اسکے سر کے ساتھ سر ملاتا ہے۔۔۔

ج۔۔۔ جی پکا وعدہ۔۔۔

تم نے میری اماں سائیں کی قسم کھائی ہے اور اگر اسے چاہ کر بھی توڑن۔۔۔۔۔

اسکا جملہ پورا ہونے سے پہلے سب گل اسکے منہ پر ہاتھ رکھتی ہے۔

"و۔۔ وہ اب آپ کی نہیں م۔۔ میری بھی اماں سائیں ہیں ہاں ا۔۔ ایک صورت میں یہ قسم ٹوٹ سکتی ہے ا۔۔ اور و۔۔ وہ ہے موت"

موت کا ذکر سن کر وہ تڑپ کر اسکا ہاتھ پکڑتا ہے۔۔۔

نہیں اس بار ایسا کچھ نہیں ہوگا موت کو تمہارے قریب کبھی نہیں آنے دوں گا اپنی جان سے بڑھ کر اماں سائیں کی بہو کی حفاظت کروں گا۔۔۔

سب گل مسکراتی ہے تو وہ بھی مسکراتے ہوئے اسکے ماتھے کو چھوتا ہے اور ساتھ ساتھ اسکی چوٹ کو بھی چھوتا ہے۔

درد ہوا ہوگا۔۔۔

ن۔۔ نہیں تو آپ پریشان نا ہوں م۔۔ میں ٹھیک ہوں۔۔۔

چلیں اب سو جائیں۔۔۔

صمصام س۔۔ سائیں خ۔۔ خون پ۔۔ پھر سے نکل رہا ہے۔ سسکتے ہوئے وہ اسے بتاتی ہے۔۔

شش۔۔۔

کچھ نہیں ہوا جاو تم ہینڈ واش کرو ڈاکٹر آکر ابھی صحیح کر دے گا۔۔

سبد گل جیسے ہی واش روم جاتی ہے انٹر کام سے وہ کال کرتا ہے اور فی میل ڈاکٹر روم میں انٹر ہوتی ہے وہ ابھی نقاب پوش کے بازو کا زخم چیک کر رہی تھی کسی کے اچانک کھینچنے پر دو قدم دور ہوتی ہے پھر دیکھتے ہی دیکھتے کمرے سے باہر ہو جاتی ہے وہ بیچاری۔۔۔

صمصام ہنس کر یہ ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔۔

میل ڈاکٹر زمر گئے تھے کہ یہ آپ کو چیک کرنے آئی صمصام سائیں ایک بات ذہن نشین کر لیں آج کے بعد کوئی بھی عورت آپ کے قریب نہیں آئے گی ورنہ اسے شوٹ کرنے میں ایک پل بھی نہیں لگاؤں گی۔۔۔

جو حکم صمصام کی جان۔۔۔

اتنا غصہ کیوں آ رہا ہے ادھر میرے پاس آؤ۔۔

ن۔۔۔ نہیں پ۔۔۔ پہلے آپ وعدہ کریں میری بات مانیں گے ورنہ۔۔۔۔

ورنہ کیا۔۔۔؟

www.urdu novelsmania.com

ورنہ ا۔۔۔ اماں سائیں سے آپ کی شکایت لگا دوں گی اور چ۔۔۔ چھوٹے سائیں ب۔۔۔ بھی آپ سے ناراض ہو جائیں گے۔۔

یہ ظلم مت کرنا چلو وعدہ بلکہ پکا وعدہ اب میرے پاس آؤ۔۔۔

سبد گل اسکے پاس بیٹھتی ہے۔۔۔

صمصام کی جان میل ڈاکٹر اس لئے نہیں بلایا کہ آپ کمرے میں موجود تھیں۔۔۔

ہاں تو آپ مجھے کہہ دیتے میں ڈریسنگ روم میں چلی جاتی سب آپ کی غلطی ہے ورنہ میں کہاں آپ پر غصہ کرتی۔۔۔

تم یہی بیٹھو میں کچھ دیر میں واپس آ رہا ہوں۔۔۔

م۔۔۔ مگر۔۔۔۔

وہ پندرہ منٹ بعد روم میں ملازمہ کے ساتھ انٹر ہوتا ہے جو کھانے کی ٹرالی رکھ کر واپس چلی جاتی ہے۔۔۔

آپ بھول گئے ہیں آپ کے بازو کے علاوہ آپ کی ٹانگ میں بھی گولی لگی ہے چلیں ادھر بیڈ پر سیدھے ہو کر بیٹھیں۔۔۔

وہ خاموشی سے اسکی بات مانتا ہے سب گل سوپ اٹھا کر اسکے پاس پیٹھتی ہے۔۔

وہ سوپ پلانے کے لئے جو ہاتھ بڑھاتی نقاب پوش وہی ہاتھ تمام کرا سے پلاتا ہے۔۔۔

اچھا ہے بس میں اس سے اچھا بنا سکتی ہوں اچھا یہ اسی فی میل نک نے بنایا ہے۔۔؟

اسکی جیسی دیکھ کر وہ مسکراتے ہوئے سرہاں میں ہلاتا ہے۔۔۔

بہت ہی برا ہے سائیں پر اب مجبوری ہے آپ کو اسی سے گزارا کرنا پڑے گا چلیں اب سوپ ختم کریں
میں بھی آپ کی ہیلپ کروں گی۔۔۔۔

بس ہر سپون پلانے پر وہ نک کی برائیاں ساتھ کیے جا رہی تھی تاکہ اسکا شوہر کسی اور کی تعریف کرنے کا
سوچے بھی ناں البتہ مصمام سے زیادہ سوپ خود پی رہی تھی۔۔۔

ویسے سچی بات بتاؤ ہاتھ میں ذائقہ بہت ہے۔ ساتھ ہی دونوں کی مسکراہٹ پورے کمرے میں گونجتی
ہے۔۔

سبد گل کے ماتھے پر جو چوٹ لگی تھی اس پر صمصام بخاری بینڈیج لگاتا ہے اسکی کیمر پر وہ روتی ہوئی اسکے گلے لگتی ہے ۔

اسکے زخمی بازوں کو جب زور سے پکڑتی ہے تو درد سے اسکی سسکی نکلتی ہے ۔۔۔

اوہ س۔۔۔ سوری م۔۔۔ میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا۔

سبد گل پھر سے خوف کا شکار ہو گئی تھی کیونکہ نقاب پوش کا چہرہ درد کو ضبط کرتے سرخ ہو گیا تھا۔۔۔

وہ سبد گل کے بالوں کو جکڑتا ہے۔۔۔

"تم ہمیشہ ایسے ہی ڈری سہمی رہو گی کیونکہ صمصام سائیں کو تمہارے خوف زدہ روپ سے عشق ہے "

ساتھ ہی وہ اسکا سر تنکے پر پھینکتا ہے۔۔۔

اب تم سوو گی اور جب تک میں نہیں چاہوں گا تم نہیں جاو گی۔۔۔۔

وہ بے یقینی سے اسکے چہرے کو دیکھتی ہے جو پرانے والے روپ میں اسے غصے سے دیکھ رہا تھا وہ سرخ ہوتی روشن آنکھوں کے قریب کرتا ہے۔۔۔

Close your fearful eyes my dry flower..

سبد گل جلدی سے آنکھیں بند کرتی ہے جسم جو خوف سے کپکپا رہا تھا اسکی باہوں میں قید ہونے کے بعد ساکت ہو گیا تھا جسے محسوس کر کے وہ پراسرار سا مسکراتا ہے۔

والد ملیں یہ ہیں میرے نیوانگل اور انگل یہ ساوری سید کے پیارے سے ہمیر۔۔۔

www.urdu novels mania.com

اوہ تو یہ ہے تمہارے نیوانگل ساوری کم از کم شکل تو دیکھ لیتی یہ شخص تو شکل سے ہی بے وفالگتا ہے۔۔۔

ارے نہیں والد ایسے تو نا کہیں اتنے تو پیارے ہیں میرے انگل۔۔۔

ساوری کے جواب پر عشارب مسکراتا ہے۔۔

نہیں بیٹا میں کہہ رہا ہوں یہ بد صورت ہے تو میری بات کو مانو۔۔۔

انکل یہ آپ تھوڑی سی زیادتی کر رہے ہیں اب میرے پاپا اتنے بھی بد صورت نہیں قابل قبول صورت ہے انکی۔۔۔

عشارب اپنے باپ کو آنکھ مارتا ہے اور ساوری کے والد کو جھک کر ملتا ہے تو وہ اسے کتنی دیر گلے سے لگائے کھڑے رہتے ہیں۔۔۔

ساوری جو کب سے اپنے والد کا پیار جسکی وہ اکلوتی وارث تھی کسی اور کے ساتھ بٹا نہیں دیکھ سکتی تو وہ اپنے والد کو دھمکی دیتی ہے۔۔۔

والد اگر آپ نے اس جھوٹے پولیس والے کو دوبارہ گلے لگایا تو م۔۔ میں ہاں میں اپنے نیوا نکل کے ساتھ انکے گھر چلی جاؤں گی۔۔۔

اسکے والد عشارب کو ایسے چھوڑتے ہیں جیسے کسی سانپ نے ڈس لیا ہو۔۔۔

ساوری تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔۔۔

ٹھیک ہے انکل ہمیں منظور ہے میں تو یہی چاہتا ہوں کہ ساوری ہمیشہ کے لئے ہمارے گھر آجائے

اسکے ایسا کہنے سے ساوری عشارب کو زور سے چٹکی کاٹتی ہے جس سے وہ بیچارہ حیران ہو کر اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتا ہے۔

تم جھوٹے پولیس والے تم ضائع ہو جاؤ گے میرے ہاتھوں سے اپنی بکو اس بند کرو۔

www.urdu novelsmania.com

ابھی وہ دونوں مزید لڑتے کے دونوں کو ان کے والد کی آواز سنائی دیتی ہے۔

بول چکے یا اور بھی کچھ بولنا باقی ہے اور کوئی اور الزام کوئی اور شکایت اگر کچھ رہ گیا ہو تو یاد کرو اور آج ہی تمام گلے شکوے ختم کرو پندرہ سال کافی ہیں اب تم اگر چاہو گے بھی تو میں تمہیں ناراض نہیں رہنے دوں گا۔۔۔

ساتھ ہی وہ اپنے بچپن کے جگری یار کے گلے ملتے ہیں اور دونوں ہی آنکھوں میں آئے آنسو صاف کرتے مسکراتے ہیں۔۔۔

ساواری حیران سی ساری کاروائی دیکھ رہی تھی عشارب کو مسکراتا دیکھ غصے میں والد کو پکارتی ہے۔۔۔

والد مجھے گھر جانا ہے ابھی۔۔

اور انکل آپ بھی سن لیں میں آپ سے سخت ناراض ہوں آپ نے میرے کیے گئے کیس پر کوئی رد عمل نہیں دیکھا یا حالانکہ آپ نے خود اپنی آنکھوں سے اس نقلی استاد کو میرے اوپر غصہ کرتے ہوئے دیکھا ہے بجائے انہیں معطل کرنے کے آپ دونوں اپنی پرانی دوستیاں تازہ کر رہے ہیں۔۔

You owner...

مجھے اپنے حق میں بولنے کا ایک موقع تو دیا جائے۔۔۔

عشارب مودب سا آئی جی صاحب سے درخواست کرتا ہے جس پر ساوری پریشانی سے اپنے ناخن چباتی عشارب کو پھر والد اور آئی جی کو دیکھتی ہے۔۔۔

او کے بولیں۔۔۔۔

آپ نے جو کچھ بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا وہ سب جھوٹ تھا اور میں محترمہ پر اپنی ذہانت کا کوئی رعب نہیں ڈال رہا تھا بلکہ ایک ٹیچر کی حیثیت سے اپنے اصولوں کے خلاف جا کر انکی نقل کرنے میں مدد کر رہا تھا۔۔۔

ساواری گھبرا کر جلدی سے بیچ میں بولتی ہے۔۔۔

ارے ارے جھوٹے جھوٹے۔۔۔ انکل، والد سن لیں

"جھوٹ بولتے ہیں یہ لوگ وہ بھی اپنے ڈارک براؤن ہونٹوں سے" 😞

ایس پی عشارب شاہ رضوی ڈارک براون ہونٹوں والی بات سن کر شاک کی سی کیفیت میں اپنے ہونٹوں کو ہاتھ لگاتا ہے جو کہ اچھے خاصے پنک تھے اور اس چھوٹی سی لڑکی کو دیکھتا ہے جو اسکی اتنی انسلٹ کر گئی۔۔۔

ہم دونوں طرف سے حقائق جاننے کے بعد یہ فیصلہ ہوا ہے

چونکہ مسٹر عشارب آپ نے نقل کروانے والا انتہائی سنگین جرم کیا ہے تو آپ کی ہاٹ پے ساوری کے اکاونٹ میں ٹرانسفر ہوگی اور آپ ایک ہفتے کے لیے معطل ہیں۔۔۔

پرسر۔۔۔

اونے بس رہنے دے بڑا آیا میرے بیٹے کو سزا دینے والا خود تو کبھی میری مدد نہ کی اوپر سے اگر کبھی نقل کرواتا تھا تو وہ بھی انتہائی بکواس انداز میں عشارب تو نے بیٹا میرا دل جیت لیا ادھر آگے لگ

۔۔۔

رہی بات معطل کرنے کی تو جو تو پندرہ سال مجھ سے دور رہا ہے تجھے کیا سزا دوں بول۔۔۔

بس بچے آپس میں خود ہی اس مسئلے کو حل کریں گے۔۔

ساوری خاموش کھڑی رہتی ہے۔۔

چلیں بیٹا آپکی والدہ انتظار کر رہی ہیں اس طرح وہ ایک دوسرے کو گھر آنے کی دعوت دیتے اپنی منزل کی طرف روانہ ہو جاتے ہیں پر جاتے ہوئے ساوری اس جھوٹے پولیس والے مطلب چھپکلی کے بھائی مطلب عشارب شاہ رضوی کو ایسے گھور رہی تھی جیسے کچا چا جانے گی کیونکہ وہ اپنا انتقام پورا کرنے میں ناکام جو ہو گئی تھی۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

دادا جان آپ میری بات تو سنیں۔۔

ڈرائیونگ کرتے عشارب نے کوئی دسویں بار کہا مگر اولڈ کیل اپنے پوتے کو انور کیے ایک دوسرے سے بات کرنے میں مگن تھے۔۔۔

ٹھیک ہے آپ نہیں سن رہے میری بات آپ کی لانگ ڈرائیو کو سیڈ ڈرائیو بنایا تو میرا نام
عشارب شاہ رضوی نہیں۔۔۔۔

ڈرائیو یہ تمہاری گردن کو سکون کیوں نہیں ہے بار بار پیچھے دیکھنے کی گستاخی کیوں کر رہی ہے۔۔۔

دادا جان کی رعب دار آواز سن کر عشارب کے چہرے پر مسکراہٹ آتی ہے۔۔۔۔

میں اپنی ڈارلنگ کو دیکھ رہا ہوں پتا نہیں کیوں انکے والد نے آپ کے ساتھ انکی شادی کروائی جو حویلی
جاتے ہی اپنی بیگم کو بھول جاتے ہیں۔۔۔

دادی عشارب کی بات سن کر ناراض نظروں سے اپنے مجازی خدا کو دیکھتی ہیں۔

www.urdu novelsmania.com

یہ عظیم عورت دو مہینے آپ کے بنا کیسے گزارتی ہیں کاش اس بات کا احساس آپ کو ہوتا۔۔

عشارب دکھ بھری نگاہوں سے اپنی دادی کو دیکھتا ہے جو واقعی میں ناراض سی مر رہے باہر دیکھ رہی
تھیں انکی خاموشی دادا جان کے ساتھ عشارب کو بھی اچھی نہیں لگ رہی تھی۔۔۔

گاڑی روکو۔۔۔

عشارب انکے حکم پر جیسے ہی کار روکتا ہے پیچھے موجود گارڈز کی کار جو کہ انکی سیکورٹی کے لئے تھی رک جاتی ہے۔۔

دادی غصے میں کار سے نکلتی ہیں اور آہستہ چلنا شروع کرتی ہیں عشارب گارڈز کو آس پاس پھیلنے کا اشارہ دیتے اپنے پیارے سے کل کے پاس جاتا ہے۔۔

کیا ہوا آپ ایسے کار سے باہر آگئی جانتی تو ہیں مجھے میرے فرائض آپ سے دور رکھتے ہیں ورنہ خدا گواہ ہے ہر آتی جاتی سانس صرف آپ کو یاد کرتی ہے۔ ساتھ ہی دادا جان انکا ہاتھ تھامے گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہیں دادی لا پرواہ سی کھڑی رہتی ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

اور پھر عشارب بھی انکا دوسرا ہاتھ تھامے دادا جان کی طرح بیٹھتا ہے۔۔۔

دادا کی جان ناراض ہو کر کیوں اپنے بوڑھے شوہر کو پریشان کر رہی ہیں ویسے کر تو صحیح رہی ہیں آپ کی وہ دشمن بی بی ہاجرہ سننے میں آیا ہے بڑی حاضری لگواتی ہے اور آپ کے شوہر معصوم انہیں منع بھی نہیں کرتے۔۔۔

عشارب تمہاری بکواس ختم ہو گئی ہو تو میں کچھ کہوں دادی کی سسکی سن کر اب بوکھلانے کی باری عشارب کی تھی۔۔۔

اوہ دادی مذاق کر رہا تھا ایسا کچھ بھی نہیں ہے آپ تو جانتی ہیں دادا جان نہایت شریف شوہر ہیں جو اپنی بیگم کے ڈر سے کسی اور دیکھنے کا سوچ بھی نہیں سکتے۔۔۔

مجھے آپ کے پوتے سے بات نہیں کرنی وہ عشارب سے رخ موڑتی ہیں۔۔۔

دادی ایسے تو نا کریں آپ کے رخ موڑنے کا مطلب عشارب کی موت ہے۔۔۔

اللہ نا کرے کیسی فضول باتیں کر رہے ہو تم ہم میاں بیوی میں پھوٹ ڈالے اور میں ناراض بھی نا ہوں اچھا ادھر میری طرف تو دیکھو۔۔۔

نہیں پہلے آپ وعدہ کریں دادا جان سے کل شام تک کوئی بات نہیں کریں گی۔۔۔

اچھا میرا پتر وعدہ۔۔

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ دادا جان کی دہائی اگنور کیے وہ عشارب کے ماتھے پر پیار کرتی ہیں۔۔۔

اب بر خود اصل مدے پر آؤ جسکی وجہ سے یہ سارا فساد ڈالا ہے۔۔۔

دیکھیں دادی کیسے آپ کے پوتے کو فساد کہہ رہے ہیں۔۔۔

کہہ تو سچ رہے ہیں پر پتر مذاق کر رہے ہیں ناں دل پر نالیا کر۔۔

آپ کا بیٹا اور مجھ مظلوم کا ظالم باپ میری محبت میں روکاوٹ بن رہے ہیں اور ایس پی عشارب شاہ رضوی کو اپنے قدموں میں لانا چاہتے ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com



ہیں پتر محبوب آپ کے قدموں میں تو سنا تھا یہ نہیں سنا

اف دادی آپ صدا کی معصوم پری مگر آپ کا بیٹا دیواو پر سے آپ کے شوہر یہ بھی مجھ سے پیار نہیں کرتے پہلی بار تو کچھ مانگا ہے پر نہیں ساوری کو مجھ سے دور کرنا چاہتے ہیں۔۔

دادی آپ کی بہو کا نام ساوری ہے۔۔۔

دونوں اپنے پوتے کی ساوری کے نام کی چمک دیکھ مسکراتے ہیں پر تھوڑا سا تنگ کرنا ان کا حق بنتا تھا کیونکہ عشارب دادا جان کے مطابق اپنی بات ناسننے کے چکر میں فساد پھیلا چکا تھا۔۔۔

تو نے وعدہ کیا تھا میری پسند کی لڑکی سے شادی کرے گا پتر تو بھی بے وفا نکلا۔۔۔

عشارب تڑپ کر ان کا ہاتھ پکڑتا ہے۔

دادی اگر وہ نا ملی تو میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔

اوہو تو معاملہ زندگی موت تک پہنچ چکا ہے۔۔۔

عشارب آخر ہمارے اکلوتے وارث ہو ہم کل ہی جا رہے ہیں تمہارا رشتہ لے کر یہ فیصلہ میرا ہے اور تمہارا باپ بھی اسکے خلاف نہیں جاسکتا۔۔۔

عشارب خوشی سے دونوں کے گلے لگتا ہے تو انکا دل جو موت کی بات سن کر ٹپ اٹھا تھا اس پر اسے سکون ملتا ہے۔۔۔

چلیں اب اولڈ لو برڈز یہ جگہ سیو نہیں ہے۔۔۔

عشارب بہت خوش تھا اب ساوری کو کوئی اس سے دور نہیں کر سکتا وہ جانتا تھا اسکا باپ بس تنگ کر رہا ہے پر اسے اپنی تسلی کے لیے اسے یہ کرنا پڑا۔۔۔۔

"یہ باجرہ کون ہے؟"

کتنی بار حویلی حاضری کے لیے آپ کے آستان پر آتی ہے؟

www.urdu novelsmania.com

مجھے پہلے ہی پتا تھا آپ مجھے کیوں اگنور کر رہے تھے ایک چڑیل جاتی ہے پھر دوسری آجاتی ہے جوانی میں بھی آپ پر نظر رکھنی پڑتی تھی اب بڑھاپے میں بھی یہ کام کرنا پڑے گا۔۔۔۔"

عشارب دادی کے خدشات سن کر بیگمے مر رہے دادا جان کو آنکھ مارتا ہے جو بظاہر معصوم سی شکل بنائے مسکراتی آنکھوں سے عشارب کو دیکھتے ہیں۔۔

فائلی مشن دادا جان کی جان کا حویلی منتقلی مکمل ہوا۔۔۔

اب پاپا آپ کو مجھ سے کوئی نہیں بچا سکتا سارا دن مجھے پریشان کیا تھا اب سکون سے کمرے میں سو کر دیکھائیں۔۔۔

اسکے پاپا جو خوش ہو کر لان میں اپنی بیوی کا ہاتھ تھامے چائے پی رہے تھے مسج دیکھ کر بیوی کی مسکراہٹ سمٹتی دیکھ کر اپنے تارے گردش میں دیکھائی دے رہے تھے۔۔۔

عشارب فسادی سا 😊

دونوں میں پھوٹ جوڑ لیا چکا تھا 😊

www.urdu novelsmania.com

ہوڈی مین کو ہر جگہ ڈھونڈا جا رہا تھا اس نے کیا تو صحیح تھا مگر سزا دینے کا اختیار صرف قانون کے پاس ہے یہ بات اسے سمجھانے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔

پرائیویٹ جیٹ میں بیٹھا وہ پھر سے ماضی کی بھول بھلیوں میں کھو گیا تھا۔۔۔

کسی کی مسکراہٹ گونج رہی تھی تو کسی کی ناراض سی نظریں جان نکالتی محسوس ہو رہی تھی اسکی جان نکلتی محسوس کرتے ممتا کی جان پر بن آئی تھی وہ جھلمل آنکھوں سے اب بے انتہا مسکرا رہا تھا پھر یکایک منظر بدلتا ہے وہ جیسے نیند سے بیدار ہوتا ہے۔۔۔ سامنے ہی اسکا وفادار ٹیبلیٹس اٹھائے مودب سا کھڑا ہوتا ہے۔۔۔

پسینے میں شرابور وہ گہری سانسیں لے رہا تھا۔۔۔

ہر رات اذیت میں گزرتی اسے ٹپاتی صبح ہوتے چلی جاتی تھی دن میں وہ وہی حیوان بن جاتا تھا جس سے دنیا ڈرتی تھی۔۔۔

ہاں کچھ راتیں اسکے ساتھ سکون سے گزرتی تھی جسے شاید وہ چاہتا تھا۔۔۔

باس ہم پہنچ گئے ہیں اس آواز کے سنتے ہی وہ جیٹ سے اترتا ہے۔۔۔

ہم چلو ذرا نئے انداز میں اپنے شکار کی خدمت کرتے ہیں سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر وہ مسکراتا ہے۔

بہت انتظار کروایا آپ نے میرے ساتھ شامل ہونے کا فیصلہ لے کر پوری دنیا میں خوف و ہراس پھیلا دیا ہے۔۔۔

ہم پانچ منٹ کے بعد یہ خوف تمہارے وجود سے لپٹ کر تمہیں موت کی نیند سلانے گا۔۔۔

لانگ ڈرائیو سے واپس آتے ہی اولڈ کیل اپنے روم میں چلے جاتے ہیں جبکہ عشارب کا ابھی سونے کا ارادہ نہیں تھا تو وہ بھی اپنی پیرنٹس کے روم میں جاتا ہے آخر پورا دن اسکے بابا نے اسے تنگ کیا تھا اسکا بھی تو حق بنتا تھا وہ اپنے پیارے سے بابا کا دل جلائے۔۔۔

مما۔۔۔

آواز میں اداسی گھولے وہ اپنی کیوٹ سی ماما کے قدموں میں بیٹھتا ہے اسکی آواز سن کر وہ تڑپ کر اٹھتی ہیں۔۔۔

کیا ہوا ماما کی جان۔۔۔

عشارب اپنی ماما کا پیار بھرا الجھ مانتے پر انکا لمس محسوس کر کے مسکراتا ہے عشارب کے بابا جو سڈی روم سے باہر آتے ہیں اس آفت کے پہاڑ کو دیکھ کر غصے میں بولتے ہیں۔۔۔

کچھ نہیں ہوا تمہارے ڈرامے باز بیٹے کو چپ کر کے لیٹو اور تم عشارب ابھی کے ابھی یہاں سے دفع ہو جاو۔۔۔

ش۔۔۔ شاہ آ۔۔۔ آپ مجھے ا۔۔۔ اور م۔۔۔ میرے بیٹے کو ڈانٹ رہے ہیں اٹھو عشارب بس بہت ہو گیا ہم نہیں رہیں گے یہاں۔۔۔

بات کے اختتام پر انکی بچکی سن کر دونوں ہی گھبراتے پاس جاتے ہیں اسکی ماما اپنے بیٹے کے گلے لگی بس روئے جارہی تھی۔۔۔

یوسف شاہ بس بیوی کو روتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

اف ماما آپ کو پتا تو ہے آپ کے پیار میں پا پا کسی شریک کو چاہے وہ آپ کا بیٹا ہی کیوں نا ہو برداشت نہیں کر پاتے اس لئے ایسا کہا وہ مذاق کر رہے تھے چلیں میری کیوٹ سی ماسمائیل کریں تاکہ آپ کی جان مطلب شوہر کی جان واپس آئے۔۔۔

وہ روتے ہوئے نظر اٹھا کر جب یوسف رضوی کو دیکھتی ہیں تو ٹپ کر انکے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دیتی ہیں جس پر انکے چہرے کی سختی میں کچھ کمی آتی ہے۔۔۔

عشارب میں ناراض ہوں ان سے دیکھو پورے پانچ منٹ ہو گئے ہیں انہوں نے منایا ہی نہیں۔۔۔

ہاں تو آئی جی یوسف رضوی یہ میں اپنی پرنسز سے کیا سن رہا ہوں آپ کیسے انکی امید توڑ سکتے ہیں۔۔۔

گستاخی معاف سسر جی۔۔۔

عشارب کے بابا جل کر جواب دیتے ہیں تو دبی سی مسکراہٹ اپنی بیوی کے ہونٹوں پر دیکھ کر مطمئن ہو جاتے ہیں۔۔۔

ایک شرط پر مناواں گا اگر منظور ہے تو بتائیں۔۔۔

یہ کیا بات ہوئی ایک تو آپ نے میری پرسنل ماکورولایا انہیں منانے کی بجائے شرط رکھی جارہی ہے واہ اٹھیں عشارب کی پرسنل آپ بلکل بھی اس کمرے میں نہیں رہیں گی۔۔

ک۔۔۔ کیوں میں کیوں ا۔۔۔ اپنے شاہ سے دور جاواں اگر ایسا کیا تو وہ میری سوتن ک۔۔۔۔ کے پاس چلے جائیں گے انہوں نے مجھے یہ دھمکی تمہارے آنے سے پہلے دی تھی۔۔۔

ہاں دی تھی کیونکہ تمہارا بیٹا اسکا ذمہ دار ہے ناں وہ فیک پکس دیکھاتا ناں میری پیاری سی بیوی روتی

www.urdu novelsmania.com

م۔۔۔ مجھے پتا ہے شاہ آ۔۔۔ آپ ایسا نہیں کر سکتے و۔۔۔ وہ تو عشارب نے کہا تھا کہ آپ کو تنگ کرنا کیونکہ آج آپ نے میرے معصوم بیٹے کو تنگ کیا۔۔۔۔

بات ختم کرتے ہی وہ اپنے شوہر کو دیکھتی ہیں جہاں وہ مسکراتے ہوئے اپنے دونوں ڈمپلز کی نمائش کر کے اپنی جان کو خوش اور عشارب کو جلا رہے تھے۔۔۔

مما ادر میری طرف دیکھیں کیا میں خوبصورت نہیں۔۔۔؟

کس بے وقوف نے میرے چاند کو بد صورت کہا بتاؤ مجھے۔۔۔؟

وہی جنہیں آپ بڑے پیار سے دیکھ رہی تھیں۔۔۔

اچھا چلو کوئی بات نہیں بیٹا بیچارے کیپلیس کا شکار ہو جاتے ہیں تم درگزر کر دیا کرو۔۔۔

ویسے ایک بات کہوں یوسف رضوی کے حسن کے آگے سب پھیکا پڑ جاتا ہے۔۔۔۔

پھر تینوں ہی اس بات پر مسکراتے ہیں۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

تم آ جاو اب سونا تو آج تم نے یہی ہے عشارب ڈھیٹوں کی طرح مسکراتا درمیان میں سوتا ہے اور اپنے بابا کو ہگ کرتا ہے جبکہ اسکی مام دونوں کے لئے ملک لینے کچن میں جاتی ہیں۔۔۔

کیا بات ہے عشارب اداس کیوں ہو۔۔۔۔۔؟

نہیں بابا ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ بس آج آپ کو تنگ کرنے کا دل چاہ رہا تھا تو آپ کے پاس آگیا

--

باپ ہوں میں تمہارا مجھے بے وقوف نا سمجھو بتاؤ کونسی بات تمہیں پریشان کیے جا رہی ہے۔۔۔؟

وہ بابا انکل ہارون شاہ کیا اپنی بیٹی مجھے دیں گے مجھے پتا نہیں چلا پہلی نظر میں ہی وہ پسند آگئی وہ بالکل ماما کی طرح معصوم ہے ہاں تھوڑی سی شرارتی ہے لیکن مجھے اپنی بیوی بنانے کے لئے پرفیکٹ میچ لگی تھی مجھے ڈر ہے اگر انہوں نے انکار کر دیا تو آپ اپنے بیٹے کو کھو دیں گے۔۔۔

کیا بکواس کر رہے ہو عشارب اتنی بڑی بات کرنے کی جرات کیسے ہوئی تمہاری ابھی کے ابھی منگو میرے کمرے سے رہی بات ساواری سے تمہاری شادی کی تو عید کے تیسرے دن تمہارا نکاح ہوگا

یہ ہوئی نا آئی جی صاحب والی بات آئی لویو بابا اور سوری وہ ڈائلاگ بس آپ کو ایموشنل کرنے کے لئے بولا تھا اس سے پہلے آپ مجھے اپنی ظالم آنکھوں سے قتل کریں میں اپنی شکل گم کرتا ہوں اور ہاں

بابا اپنی بات پر قائم رہیے گا ورنہ آپ کی معصوم بیوی کے ذریعے آپ کا جینا حرام کروادوں گا اوکے گڈ
 نائٹ ۔۔۔

رکومت ابھی بتاتا ہوں تمہیں ۔۔۔

عشارب کی بات پر انکا دل کانپ گیا تھا کیونکہ اب جسے وہ ایبوشنل اٹیک کہہ رہا تھا وہ سچ تھا اور وہ اپنے
 بیٹے کو کسی صورت تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے ۔۔۔

عشارب کہاں چلا گیا نکال دیا میرے بیٹے کو؟

ارے یوسف کی جان کوئی نہیں نکالا اپنی مرضی سے سونے گیا ہے ۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

بس جی ایک ڈانیلگ اور عشارب کی مامثر مانا مسکرانا شروع ۔۔۔

ادھر عشارب اپنے بیڈ پر سیدھا لیٹا اپنی خوابوں کی بے وقوف شرارتی رانی کو سوچتے نیند کی وادیوں میں
 چلا گیا تھا ۔

رمضان المبارک اپنی برکتیں رحمتیں بانٹتا ختم ہونے والا تھا آج یا کل رات چاند رات تھی اور ساوری
بیچاری اپنی شاپنگ کا پلین کینسل ہونے پر ٹھیک سے ناراض بھی نہیں ہو پارہی تھی جی آپ تو جانتے
ہیں ساوری کی والدہ میں ہی دم ہے جو اسے کنٹرول کر سکتی ہیں۔۔۔

دادو۔۔۔۔۔

مجھے نہیں جانا کسی افطار پارٹی میں آج رات شاپنگ پر جائیں گے ناں والد تو آفس سے واپس ہی نہیں
آئے اب میں اپنی عرضی آپ کے پاس لے کے آئی ہوں۔۔۔۔

اف ساوری شاپنگ کا کیا ہے اتنے سارے ڈریسز تم لاسٹ ویک ہی تو عید کے لیے لائی ہو ان میں
سے پہن لینا اور رہی بات افطاری پر ناجانے کی تو اپنے نیوا نکل کو کال کر کے انکار کر دو جو اتنی چاہت
سے خاص طور پر تمہیں انوائسٹ کر رہے تھے۔۔۔

(اف اللہ جی کوئی بھی نہیں سمجھ رہا مجھے نہیں جانا اس چھپکلی کے بھائی کے گھر آپ تو جانتے ہیں لاسٹ
پیمپر میں نے اس کے ساتھ برا کیا بیچارے خیر بیچارہ تو نہیں وہ جھوٹا پولیس والا پیمپر حل کروایا تھا اس

نے اور آپ تو جانتے ہیں اللہ جی ساوری کسی کا احسان نہیں رکھتی بس اسکا شکریہ کرنے کے لئے جاؤں گی)

ساوری بیٹا اگر تم نہیں جانا چاہتی تو میں ہارون کو کہہ کر منع کر دیتی ہوں۔ بس تم یوں اداس ناہو۔۔۔۔۔

دادو میری پیاری دادو اس لئے تو آپ میری جان ہیں کیونکہ آپ ہی تو معصوم سی ساوری کو اللہ جی کے بعد سب سے زیادہ پیار کرتی ہیں والد کو کال نا کریں ہم افطاری پر جائیں گے۔۔۔۔۔

دادو میں نے ابھی تک ڈریس سلیکٹ نہیں کیا اور ٹائم دیکھیں صرف دو گھنٹے باقی ہیں اتنے کم ٹائم میں میں کیسے تیار ہوں گی۔۔۔۔۔

لیں جی پہلے جانا نہیں چاہتی تھی اور اب جارہی ہیں میڈم باوری تو رولا ڈالا ہوا ہے۔

فریدہ۔۔۔۔۔

فریدہ۔۔۔۔۔

ساوری اسے بلاتے جیسے ہی کمرے میں انٹر ہوتی ہے سامنے ہی اسکا فیورٹ وائٹ ڈریس جیولری اور مچنگ شوز کے ساتھ بیڈ پر رکھا تھا۔۔۔

والدہ۔۔۔۔۔

ساوری اب جلدی سے ریڈی ہو جاو بیٹا تمہارے والد کی کئی بار کال آچکی ہے مہمانوں کو انتظار کروانا بری بات ہوتی ہے اور میری ساوری میں یہ بری عادت کہاں ہے۔۔۔

جی والدہ میں بس ابھی شاور لے کر تیار ہوتی ہوں ساتھ ہی انکے گالوں پر پیار کرتی ساوری مسکراتے ہوئے واش روم کا دروازہ بند کرتی ہے۔۔۔۔۔

اماں جان تیار ہیں آپ۔۔۔۔۔
www.urdu novels mania.com

ساوری کی والدہ تیار ہو کر اپنی ساس کے پاس جاتی ہیں۔۔۔

ماشاء اللہ میری بیٹی تو ہمیشہ کی طرح خوبصورت لگ رہی ہے ادھر میرے پاس آو۔۔۔

وہ مسکراتی ہوئی اپنی ساس کے گلے لگتی ہیں۔۔۔

دیکھ رہی ہیں آپ کی پوتی کی وجہ سے آدھا گنڈھ لیٹ ہو گئے ہیں اور ابھی تک اس کا روم بند ہے۔۔۔

اوہو بیگم کیوں میری معصوم بیٹی کے پیچھے پڑی رہتی ہیں آپ اماں کو لے کر گاڑی میں بیٹھیں میں ابھی اپنی بیٹی کو لے کر آتا ہوں۔۔۔

ساواری بیٹے جلدی کرو ورنہ آرگیننگ لیٹ بابا کی جان اب آ بھی جاو عشارب کی فیملی ہمارا ویٹ کر رہی ہے نہ جانے کتنی کالز کر چکا ہے وہ اور تم ہو کہ ابھی ریڈی بھی نہیں ہوئی۔

UffffffwalidJanjustgiveme2minutes.....

www.urdu novelsmania.com

اوکے جلدی آو تمہاری والدہ اور دادو گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہی ہیں۔

اوکے میں بھی آرہی ہوں۔

ارے ہارون پتر تو ایسے آگیا ساواری کدھر ہے۔

ارے اماں میں نے کہا تھا نہ آپکی نالائق پوتی ریڈی ہونے میں کتنا دیر لگاتی لیکن پھر بھی آپ اسکے پانچ منٹ کہنے پر مجھے گاڑی میں پہلے سے اپنے ساتھ بیٹھا دیا جبکہ وہ تو آپکے ان سمجھدار بیٹے ہارون کے ساتھ بھی نہیں آتی۔

ساوری کی والدہ جو کہ آدھے گھنٹے سے اپنی نالائق بیٹی کا ویٹ کر رہی تھیں غصے میں اپنی ساری بھڑاس اپنے معصوم شوہر پر نکال دیتی ہیں۔

ابھی ہارون شاہ اپنی صفائی میں کچھ کہتے کہ ساوری انکو اپنی طرف آتی دکھائی دیتی ہے جو کہ ہاٹ وائٹ فراک میں میچنگ چوڑیاں اور ساتھ ہی وائٹ ائر رننگز کے ساتھ خوبصورت سٹائل کا وائٹ ملٹانی کھوسہ پہنے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی جسے دیکھ کر اسکی فیملی سے بس صرف یہی ایک لفظ نکلتا ہے ماشا اللہ۔

www.urdu novelsmania.com

ساوری جیسے ہی اپنی بلیک کرولا کے سامنے موجود اپنے والد کے سامنے جاتی ہے تو اسکے والد اپنی بیٹی کو جلدی سے اپنے سینے سے لگاتے ہیں۔ آج تو میرا بچہ بہت خوبصورت لگ رہا ہے۔

TysmwalidJan

اب باپ بیٹی کا پیار ختم ہو گیا ہو تو چلیں رضوی فیملی کی طرف ساوری کی والدہ بیچ میں بولتی ہیں۔

جی جی والدہ جلدی چلیں اس چھپکلی کے بھائی کے گھر۔ ساوری یہ کہتے ہوئے جلدی سے گاڑی میں بیٹھتی ہے۔

ارے دادا جان ابھی تک نہیں آرہے ہارون انکل دیکھیں نہ میں کب سے ویٹ کر رہا ہوں عشارب پریشان سا اپنے دادا کو کہتا ہے۔

برخوردار ہارون انکل کا ویٹ ہے یا انکل کی بیٹی کا ہاں۔۔۔؟
www.urdu novelsmania.com

ارے دادا جان آپ کتنے جینس ہیں کیسے میرے دل کی بات جان لیتے ہیں۔۔۔؟

ہاہاہاہا صبح کہا جان تو ہم واقعی لیتے ہیں آخر تمہارے دادا جو ٹھہرے۔

ارے آپ دونوں یہاں کیوں کھڑے ہیں عشارب جاوشاہ فیملی پہنچ گئی ہے انکو گیٹ سے ہی ریسو کرتے ہیں۔

OkMama....

جیسے ہی ہارون شاہ کی گاڑی رضوی ولا انٹر ہوتی ہے تو دور سے ہی انکو عشارب کی پوری فیملی دکھائی دیتی ہے جبے دیکھ کر ہارون شاہ جلدی سے کار سے نکلے ہیں اور عشارب کے دادا جان کے گھٹنوں کو چھو کر وہ انکے گلے لگتے ہیں اور یہ سین دونوں فیملیاں دیکھ کر تھوڑی عمکین ہو گئیں تھیں۔

ارے ہارون پتر ہماری پیاری پوتی کو ساتھ نہیں لائے کہاں ہے وہ۔۔۔؟

www.urdu novelsmania.com

دادا جان کے اس سوال پر عشارب کی بیتاب نظریں بھی اپنی شرارتی محبت کو ڈھونڈتی ہیں پروہ ابھی مایوس لوٹتی کہ ساوری کی آواز سن کر خوشی سے نہال ہو جاتی ہیں۔

Iamheregrandpa.

ارے والد جان زرا دور ہوں آپ میرے پیارے دادا جان سے مجھے بھی ان سے پیار لینے دیں ساتھ ہی وہ دادا جان کا ہاتھ پکڑ کر وہاں بوسہ دیتی ہے۔

تو عشارب کے دادا ساوری کو اپنے سینے سے لگائے سر پر بوسہ دیتے ہیں۔

پھر سب باری باری ایک دوسرے کو ملتے ہیں اور عشارب بیچارہ وہ تو ساوری کو وائٹ فراک میں دیکھ کر ایسا ہینوٹائز ہوا کہ اسے کسی چیز کا ہوش نہیں رہا کہ کوئی آس پاس ہے کہ نہیں کیونکہ اسے تو وائٹ فیری ہی ہر سو دکھ رہی تھی جو نہ جانے کہاں سے صرف اسکے لئے اس جہاں میں بھیجی گئی ابھی وہ مزید اس چھوٹی سی لڑکی کے حسن میں کھویا رہتا کہ اپنے بابا کے ہلانے پر ہوش میں آتا ہے۔

عشارب بیٹے کہاں گم ہو ملو سب سے۔

www.urdu novelsmania.com

جی۔۔۔۔ جی بابا

ارے اب ملنا ملنا ہو گیا ہو تو سب اندر چلو ہماری پوتی تھک گئی ہے۔

دادا جان کی بات سے متفق ہو کر سب اندر جاتے ہیں تو عشارب بیچارہ ساوری کو اپنے دادا کے ساتھ دیکھ کر تھوڑا دکھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اسے بات تو دور دیکھنا بھی پسند نہیں کر رہی تھی۔

کافی دیر تک دونوں فیملیوں میں باتوں کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور افطار میں بھی جسٹ دس منٹ رہ گئے تو اب سب ڈاننگ ٹیبل پر صرف اذان کا انتظار کر رہے تھے۔

کتنا جلدی رمضان المبارک گزر گیا پتا ہی نہیں چلا کہیں سے بھی نہیں لگتا آج آخری روزہ ہے ایم فیلنگ سیڈ۔ ساوری کی بات سن کر دادا جان سمیت سبھی دکھی ہو گئے لیکن کچھ یاد آنے پر عشارب ساوری سے مخاطب ہوتا ہے۔

ویسے آج تو لاسٹ روزہ ہو بھی سکتا ہے اور نہیں بھی کیونکہ ابھی تک کنفرم نہیں اگر تم نیوز دیکھو تو تمہیں معلوم ہونا لائق مسز او آئی مین لڑکی۔

عشارب کی بات سن کر ساوری کوئی جواب نہیں دیتی بس دادا جان کی طرف اداس ہو کہ دیکھتی ہے۔ جس پر دادا جان عشارب کی اچھی خاصی کلاس لیتے ہیں جس سے ساوری بہت خوش ہو جاتی ہے۔

جیسے ہی سب افطاری کر لیتے ہیں تو گپ شپ کا دور چلتا ہے جس میں سب ساوری کی شرارتیں، اسکا چمکنا انجوائے کرتے رہتے ہیں۔ اور عشارب بیچارہ اسکی توفل کلاس لگتی ہے سب سے اور وہ صرف ساوری کو آنکھیں دکھانے کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتا تھا لیکن دادا جان عشارب کی بیتابی سے بھی خوب واقف تھے جو ساوری سے باتیں کرنا چاہتا تھا تو بلا آخر وہ ساوری سے مخاطب ہوتے ہیں۔

ساوری دادا کی جان کیا آپ ہمارا رضوی ولا نہیں دیکھیں گی۔۔۔؟

کیوں نہیں دادا جان میں ضرور دیکھوں گی چلیں ابھی چلتے ہیں ساوری ایک سیٹڈ ہو کہ کھڑی ہو جاتی ہے۔

ارے نہیں نہ بچے میں یہاں زرا تمہارے والد اور اپنے بیٹے کی کلاس لے لوں جب تک تم جاو عشارب کے ساتھ ولا گھوم آو جاو عشارب لے کے جاو ہماری بچی کو۔

Okgrandpalet'sgo Mrs: AsharibshahRizvi.

عشارب ساوری کے پاس ہو کر مسز کہتا ہے جسے سن کر ساوری بڑی مشکل سے اپنے غصہ کو کنٹرول کرتی ہے۔

ہاں تو تم دونوں نالائقوں تو اصل بات یہ تھی تم دونوں کی ناراضگی کی یہ تو اچھا ہوا ان دونوں کی وجہ سے آج تم دونوں پھر سے دوست بن گئے۔

خیر جو ہوا اچھا ہوا اب میں آپ سب کی موجودگی میں بہت اہم بات کرنا چاہتا ہوں مجھے میری پوتی اب اس گھر میں میرے عشارب کی بیوی کی صورت میں چاہیے۔ اول تو آپ سب کو اعتراض نہیں ہونا چاہیے پر اگر پھر بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں تو آپ سب کہہ سکتے ہیں۔

دادا جان کے اس مان بھرے لہجے پر سب ہارون شاہ اور انکی فیملی کے چہرے پر مدہم سی مسکراہٹ پھیل جاتی ہے انھیں اور کیا چاہیے تھا اتنی پیاری فیملی کی بہو بن کر ساوری آتی اور سب سے بڑی بات عشارب ایک بہت ہی پیارا اور سلجھا ہوا لڑکا تھا۔

تو ہارون شاہ دادا جان کے حکم پر اپنی ماں اور وائف کو دیکھتے ہیں تو دونوں ہی مسکرا کر ہاں میں جواب دیتی ہیں پھر ہارون شاہ اپنی ماں کو اشارہ کرتے ہیں کہ وہ جواب دیں۔

ہمیں منظور ہے یہ رشتہ پر آپ سب میری پوتی کو خوش رکھیے گا جو کہ میری پوتی کم اور دوست زیادہ ہے یہ سب کہتے ہوئے ساوری کی دادی کی آنکھ میں آنسو آ جاتے ہیں۔

ارے اس بات کی تو آپ فکر نہ کریں اماں جان مسز ہارون ساوری کی دادی اور اسکی والدہ کا ہاتھ پکڑ کر تسلی دیتی ہیں۔

ادھر عشارب ساوری کو لیے رضوی والا تقریباً دیکھا چکا تھا اب وہ دونوں اوپر کی طرف سب کے رومز دیکھ رہے تھے جو کہ سب ہی بہت پیارے تھے یہ سب دیکھنے کے ساتھ ساتھ ساوری کو اب تک عشارب کی خاموشی کافی کھٹک رہی تھی۔

آخر یہ جھوٹا پولیس والا اتنی دیر سے خاموش کیوں ہے کچھ تو گر بڑھے یہ سب سوچتے ہوئے ساوری عشارب کو ترچھی نظر سے دیکھتی ہے جو کہ ایس پی عشارب شاہ رضوی سے مخفی نہیں رہا۔

جیسے ہی ساوری سب رومز دیکھ لیتی ہے تو عشارب کی طرف دیکھتی ہے تمہارا روم کدھر ہے چھپکلی کے بھائی۔۔۔۔۔؟

تو جواب میں عشارب صرف خاموش رہتا ہے اور اسے ٹیرس دکھانے کیلئے آگے کی طرف قدم بڑھاتا ہے لیکن ساوری کو اپنے ساتھ نہ چلتا دیکھ کر پیچھے مڑ کر دیکھتا ہے تو ساوری کو حیران پریشان سا دیکھ کر دل ہی دل میں ہنستا ہے اب آئی نہ مسز عشارب پہاڑ کے نیچے بڑی آئی تھی مجھے انور کرنے والی۔

کیا ہوا۔۔۔؟
 رک کیوں گئی ہو۔۔۔۔؟

ہاں کچھ نہیں۔

تو پھر آچلو میرے ساتھ عشارب ساوری کا ہاتھ پکڑ کر آگے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔ جس پر ساوری آہستہ سے آگے کی طرف چلتی جاتی ہے ساتھ میں ہاتھ چھڑانے کی اسکی مزاحمت بھی جاری تھی لیکن ادھر پرواہ کسے تھی۔

سیڑھیاں چڑھتے چڑھتے جب ساوری تھک جاتی ہے تو رونے جیسی شکل بنا کر عشارب سے ریکوسٹ کرتی ہے پلیز ایس پی جھوڑ دو میرا ہاتھ زرا سانس تولینے دوا ب کیا جان لو گے۔۔۔۔۔۔۔۔ اس کے

الفاظ پورے ہونے سے پہلے ہی عشارب ٹرن لے کر ساوری کا منہ بند کر دیتا ہے اب سچویشن یہ تھی ساوری دیوار کے ساتھ پن اپ تھی اور عشارب کا بھاری ہاتھ اسکے منہ پر تھا اور عشارب کی فورسٹ آئیز جو کہ غصے سے اچھی خاصی بگڑ چکی تھیں جسے دیکھ کر ساوری کے رہے سے اوسان بھی خطا ہو گئے اوپر سے اسکی دھاڑ سن کر وہ اچھی خاصی ڈر گئی ابھی وہ بے ہوش ہوتی پھر سے وہی دھاڑ سن کر ہوش میں آتی ہے۔

خبردار۔۔۔۔۔ خبردار مسز اگر تم نے اپنے ہوش کھولے تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری جان لینے کی ہاں عشارب کا جو ہاتھ ساوری کے منہ پر تھا وہاں سے ہٹ کر اسکی گردن پر پکڑ سخت کرتا ہے تم ایسا کیسے کر سکتی ہو جانتی بھی ہو تم ہو کیا میرے لیے ہاں تم۔۔۔۔۔

ہاں ت۔۔۔۔۔ تم میری مم میری جان ہو تمہیں اگر زرا سا بھی کچھ ہوا تو یہ جو تمہارا جھوٹا پولیس والا ہے نہ یہ یہ تو مرجائیگا یہ سب کہتے ہوئے عشارب کا ہاتھ ساوری کی گردن سے ہٹ کر اب اسکے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں لیے اپنی فیلنگز اپنا ڈر شئیر کر رہا تھا اور ساوری وہ بچاری تو شکاڈ سی عشارب کو دیکھ رہی تھی۔

دور ہو مجھ سے تم گھٹیا انسان کیا مارنا چاہتے ہو تم مجھے ہاں جو اتنے زور سے میرا گلا دبا دیا اور ویسے میں نے ایسا بھی کیا کہ دیا جو تم نقلی انسان آپے سے باہر ہو گئے ہاں بولو۔۔۔۔۔؟

میں تمہیں کچھ بھی بتانے کا پابند نہیں ہاں پر ایک بات میری ہمیشہ یاد رکھنا آئندہ کبھی بھی موت یا جان لینے کا ذکر مت کرنا نہیں تو میں بھول جاؤں گا کہ تم میری مسز ہو۔

ارے ارے کہیں پاگل تو نہیں ہو گئے تم میں تمہاری مسز ہوں بھی نہیں تو تم بھولو یا یاد کرو کوئی فرق نہیں پڑتا۔

ساوری کی بات سن کر عشارب کے چہرے پر سائل آتی ہے جو وہ کمال مہارت سے چھپا گیا اور بولا تو صرف اتنا۔۔۔۔۔

جتنا کہا ہے صرف اتنا کرو اور رہی بات مسز کی تو بہت جلد وہ بھی بن جاو گی چلو اب دوسٹپ رہتے ہیں ٹیس پر جانے کیلئے پھر وہ دوبارہ سے ساوری کا ہاتھ پکڑ کر اوپر پہنچ جاتا

صمصام جیسے ہی اسے پاس کرتا ہے اسکی شرٹ پر سبڈ گل کے ماتھے سے نکلے خون کے دھبے لگ جاتے ہیں۔

www.urdu novelsmania.com

ڈارے فلاور مجھے پتا نہیں چلا

وہ کوئی جواب نہیں دیتی

تم بیٹھو یہی میں ابھی آیا وہ فرسٹ ایڈ باکس لے کر آتا ہے اور اب اسے دی گئی تکلیف کا مداوا کر رہا تھا

--

وہ اسکے ماتھے کو چھونے والا تھا کہ وہ جھٹکے سے اس سے دور ہوتی ہے اور رخ موڑتی ہے۔۔۔

یہ کیا بد تمیزی ہے تمہاری جرات کیسے ہوئی ابھی کے ابھی میرے پاس آو۔

وہ بنا اسکی طرف دیکھے اسی پوزیشن میں بیٹھتی ہے جیسے پہلے اس کے پاس بیٹھی تھی۔

آئندہ اگر ایسا ہوا تو تمہارے ہاتھ پاؤں توڑنے پر مجھے خوشی ہوگی سنا تم نے اپنے باپ کی زندگی کی قیمت چکانے کے لئیے یہاں آئی ہو اور تم قرض دار ہو میری اور ایسے انسان کو اپنی مرضی سے کچھ بھی کرنے کی اجازت نہیں ہے سمجھ آئی میری بات؟

www.urdu novels mania .com

یہ سر ہلا کر کیا جواب دے رہی ہو منہ سے بولو۔۔۔

نہیں بولوں گی؟

چلو ٹھیک ہے اب تم اسی طرح رات تک سر جھکانے بیٹھی رہو گی اگر ایک لمحے کے لیے تمہارا سر اوپر اٹھاتن سے جدا کرنے میں ٹائم نہیں لگاؤں گا۔

سبد گل کے جواب کے طور پر صرف آنسو گرتے ہیں جنہیں دیکھ کر صمصام کو بہت غصہ آتا ہے۔

وہ اسکی گود میں سر رکھتا ہے جس سے سبد گل کے آنسو اسکے چہرے پر گرتے ہیں۔۔۔

ڈرائے فلاور۔۔۔

بیڈ پر رکھے اسکے ہاتھ اپنے سینے پر رکھتے وہ آنسو صاف کرنے کا حکم دیتا ہے جس پر وہ ناچاہتے ہوئے بھی اسکے اپنے پاس چہرے کو دیکھتی ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ایسے کیا دیکھ رہی ہو جیسا کہا ویسا کرو آنسو صاف کرو اپنے ابھی۔۔۔

وہ رونا بھول کر پریشان سی اسکی قید میں اپنے ہاتھوں کو دیکھتی ہے۔

اوہ کیا ہوا؟

سمجھ نہیں آ رہا کیسے کرنا ہے

تب ہی سب گل کو نایابانے کیا سو جھتی ہے وہ آنسو سے تر چہرہ اسکی گردن میں چھپاتی اسکی قید میں ہاتھوں پر پکڑ مضبوط کرتی زندگی میں پہلی بار بلند آواز رو رہی تھی اسے ایسے لگ رہا تھا مگر مصمام کو اسکی مدہم سسکیاں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔

اب چونکنے کی باری مصمام کی تھی وہ لڑکی ہر موڑ پر اسے چونکا رہی تھی اسکے کندھے پر بکھرے بال اور گردن میں سسکتا وجود مصمام کے دل پر سب گل سے محبت ہمیشہ کے لئے نقش ہو گئی۔

وہ اسے رونے دیتا ہے جب تک اسکا سسکتا وجود ساکت نہیں ہو جاتا مصمام ویسے ہی اسکے ہاتھوں کو قید کیے اسکے ساکت ہونے کا انتظار کرتا ہے جب وہ رو رو کر تھک جاتی وہ اپنی گردن میں چھپے چہرے کی طرف اپنا رخ کرتا ہے جس سے دونوں کے چہرے قریب ہو گئے تھے۔

اماں سائیں کی بہو کیا ان کے بیٹے کو معاف کر سکتی ہے؟

وہ ناراضگی کے طور پر اسکی آنکھوں کے پاس اپنی آنکھوں کو بند کرتی ہے مصمام اسکے انداز پر مسکراتا ہے۔

اوہ تو کیا چھوٹے سائیں کے کہنے پر اسکے ہیر و سائیں کو معاف کریں گی؟

اوہ کوئی جواب نہیں دیکھ لیں چھوٹے سائیں بھابھی کی نظر میں اپنے دیور کی کوئی ویلیو نہیں۔۔۔۔

سبد گل کے لب اسکی بات پر مسکراتے ہیں لیکن وہ پھر سے سیریس ہوتی ہونٹوں کو مضبوطی سے بند کرتی ہے تاکہ یہ پھر سے نا مسکرائیں۔

اچھا تو اسکا مطلب صمصام سائیں کی جان اپنے سر کے سائیں سے بس نفرت کرتی ہیں۔

ن۔۔۔ نہیں تو

www.urdu novelsmania.com

اتنی دیر سے خاموش سبد گل بول پڑتی ہے اسکے جلدی جواب دینے پر وہ اسکے ماتھے کو چھوتا ہے۔

چلو بتاؤ کیسے ناراضگی ختم ہوگی؟

ک۔۔ کیوں آپ خود سوچیں م۔۔ مجھے کیسے منانا ہے۔

اب۔۔۔۔۔

ک۔۔۔ کیا؟

میں سوچ رہا ہوں چھوڑو کیا منانا تم ایسے ہی ناراض رہو اور یونہی میرے پاس رہتے اپنی ناراضگی کا اظہار کرو۔ ساتھ پی صمصام اسکے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا جس پر اسکے چہرے پر قوس و قزح بکھر رہی تھی اور وہ مسکراتی آنکھوں سے ان خوبصورت رنگوں کو اپنی آنکھوں میں قید کر رہا تھا۔

س۔۔۔ سائیں

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

بولو جان سائیں

کچھ نہیں ساتھ ہی وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلا رہی تھی اسکی حد سے سرخ آنکھیں ساری رات نیند میں بھی ماضی کے دردناک اذیتوں کو بیان کر رہی تھیں۔

وہ اسکی گردن سے چہرہ ہٹاتی ہے اور سیدھی ہو کر اپنے نرم ہاتھ اسکی آنکھوں پر رکھتی ہے جس پر وہ آنکھیں بند کرتا مسکراتا ہے مگر اسکی پلکوں کی لرزش اپنی انگلیوں پر محسوس کرتی وہ غصے میں اسے سونے کا کہتی ہے۔

سائیں کی جان نیند نہیں آئی۔۔۔

"ک۔۔ کیوں نہیں آئی مجھے تو آپ کے کہنے پر نیند آ جاتی ہے آپ کی نیند کتنی نافرمان ہے سائیں کی جان کی حکم عدولی کر رہی ہے۔"

صمصام کا قہقہہ گونجتا ہے وہ کتنی دیر ہنستا رہتا ہے اور جب اسے دیکھتا ہے تو وہ آنکھوں میں آنسو لئیے اسکی مسکراہٹ پر فدا ہوتی سب کچھ بھلائے بس دیوانی سی دیکھ رہی تھی۔

www.urdu novelsmania.com

ہا ہا "نا فرمان آنسو"

سائیں اب آپ مجھے غصہ دلا رہے ہیں اور میں ناراض ہو جاؤں گی۔

اوہو جان سائیں یہ ظلم تو مت کریں۔۔۔۔

بس میں اب ناراض ہوا اب مجھ سے بات نا کریں اور مسکرائیں بھی نہیں میرا دل آپ کے ڈمپلز دیکھ کر بدل جاتا ہے پھر ناراض بھی نہیں ہونے دیتا اس لئے ناراض رہنے میں جان سائیں کی مدد کریں۔

جو حکم!!!!

ساتھ ہی وہ پھر سے مسکراتا ہے سب گل بھی مسکراتی اسکا ساتھ دے رہی تھی۔

وہ کمرہ جو نقاب پوش کی ماضی کی اذیتوں سے چورتھا آج اسی کمرے میں قہقہے گونج رہے تھے اور زندگی دونوں کو مسکراتا دیکھ خود بھی مسکرا رہی تھی

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

عید والے دن ساوری عشارب کی طرف سے بھیجے گئے ڈریس میں تیار پورے ولا میں گھوم رہی تھی جی خوشی میں نہیں بلکہ اپنی والدہ سے چھپتی پھر رہی تھی وجہ تھی عید کے دن ساوری کا کچن میں آنا اور ہر

ڈش جو اسکے سسرال والوں کے لئیے بنائی گئی تھی ان کو ٹیسٹ کرنا تھا چلو وہ کر لیا مگر عشاء کے لئیے ضد کر کے جو سویٹ ڈش بنانے کی ضد کی اسکی والدہ نے وہ بھی مان لی جب ڈش تقریباً بننے والی تھی تب ہی ساوری صاحبہ وہاں سے چپکے سے بھاگ جاتی ہیں بس جی اب ساوری کے بقول والدہ کی خاص فریدہ صاحبہ چھوٹی بی بی کو ڈھونڈ رہی تھی۔

ساوری بیک ورڈ میں سونگ پر بیٹھی اس جھوٹے پولیس والے کے بارے میں سوچ رہی تھی اور دل ہی دل میں مسکرا رہی تھی بیچارہ اپنی مسز کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔

BellaBukhari

"رات میں سورج دن میں چاند اور دوپہر کو تارے نا دیکھائیں تو میرا نام ساوری نہیں"

واہ کیا بات ہے ساوری کیا کمال کی باتیں کرتی ہو تمہیں تو نوبل پرائیز ملنا چاہیے ☹️☹️☹️

ہاں بیٹا نوبل پرائز کا تو نہیں والدہ کی ڈانٹ کا تمغہ تمہیں لینے سے کوئی نہیں روک سکتا۔

و۔۔۔ والدہ ک۔۔۔ کیا آپ نے سب سن لیا۔۔۔؟

وہ مسز والی بات بھی؟

اف اللہ جی ساوری کا کیا ہوگا

ساوری دعا مانگتے ہوئے اتنی کیوٹ لگ رہی تھی کہ اسکی والدہ مسکراتی ہوئی ماتھے پر پیار کرتی ہیں۔۔

سب اچھا ہوگا میری بیٹی ہے ہی اتنی پیاری کہ صرف خوشیاں ہی خوشیاں تمہارے مقدر میں لکھ دی گئی ہیں۔

اچھا ایک بات بتاؤ تم خوش تو ہونا اس رشتہ پر جو بھی دل میں ہے اپنی والدہ کو بتاؤ۔

اوہ میری کیوٹ سی والدہ میں بہت خوش ہوں کیونکہ مجھے پتا ہے آپ سب نے میرے لئے جس انسان کو چنا ہے وہ بہترین ہوگا۔

اچھا والدہ بتائیں کیسی لگ رہی ہوں آپ نے آج میری تعریف ہی نہیں کی؟

پہلے کبھی کی ہے جو آج کروں؟

اسکی والدہ مسکراتی ہوئی جواب دیتی ہیں۔۔۔

اوہ یہ تو میں بھول گئی چلیں میں آپ کی تعریف کر دیتی ہوں۔۔۔

کیوں بھئی ہماری بیٹی کس کی تعریف کر رہی ہیں۔

آپ کی بیگم کی بدلے میں ہمیشہ کی طرح وہ میری تعریف کریں گی۔

چھوڑو تم دونوں ادلہ بدلہ

"وہ حسن ہی کیا جو تعریف کا محتاج ہو یہ تو آنکھوں کا کام ہے سو نظر بھر کے دیکھنے دو"

www.urdu novelsmania.com

ساواری تو کب کی جا چکی تھی وجہ عشارب کی کال تھی۔۔۔۔

کچھ شرم کریں اگر ساواری سن لیتی آپ کی عجیب سی شاعری تو کیا اچھا لگتا۔۔۔۔

ارے بیگم میری بیٹی کو چھوڑیں وہ بہت سمجھدار ہے ہاں البتہ بیوی کے معاملے ساوری کا باپ بیچارہ کچھ خاص خوش قسمت نہیں۔۔۔۔

اچھا تو آپ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ میں بے وقوف ہوں صحیح کہا آپ جیسے نالائق انسان سے محبت میری بے وقوفی ہے ابھی اماں جان کو بتاتی ہوں۔۔۔

ارے بیگم سنیں تو وہ مسکراتے ہوئے اپنے شوہر کی پکارا گنور کرتی سچ میں اماں جان کے پاس جاتی ہیں۔۔۔۔



آپ کا پوتا کہاں ہے حد ہے کاہلی کی بر خودار کو بتاؤ بھی آج نکاح ہے۔۔۔۔

آپ بھی ناں کیوں غصہ کرتے ہیں اس عمر میں آپ کو غصہ زیب نہیں دیتا اور آپ کو کس بات کی جلدی ہے کیا کوئی خاص مریدنی آنے والی ہے۔۔۔

دادی اٹھتے بیٹھتے طعنہ مارنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے رہی تھی۔۔

آپ۔۔۔۔۔

کیا آپ بولیں پوری بات کریں

دادی جلالی موڈ میں آگئی تھیں تب عشارب انٹری مارتا ہے۔۔۔

دادی بس کر دیں کیوں میرے معصوم سے دادا جان کے پیچھے پڑ گئیں ہیں اور رہی بات ہر وقت طعنہ دینے کی تو آپ نے اپنی جگہ خالی کیوں چھوڑی کہ کوئی اور آکر قبضہ کر لے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

تو اتنی لمبی تقریر یہ میں نے پر دادی کی طرف سے کی ہے کل رات ہی آپ کی ساس پر پوتے کو مبارک دینے آئی تھیں اور ساتھ آپ کی کلاس بھی لگا دی۔۔۔

دادی میں کچھ نہیں کر سکا وہ تھی ہی اتنی پیاری کہ بس میں مسکراتے ہوئے دیکھتا رہا ویسے دادی جان مجھے تو اپنے دادا جان پر بے انتہا پیار آ رہا ہے ہو ہو میری پر دادی کی کا پی ہیں۔۔۔

ساتھ ہی عشارب اپنے دادا جان کے گلے لگتا انکے گالوں پر پیار کرتا ہے۔۔۔

اوہو تو پھپھو ساس یہ کہہ گئی ہیں چلو نہیں کرتی آپ پر غصہ ویسے بھی ساری زندگی تو آپ کو ان سے ڈانٹ پروائی تھی آج وہ اتنے پیار بھرے لہجے میں میرے پوتے کو شکایت لگا گئیں ہیں تو میں انکا حکم نہیں ٹال سکتی۔۔۔

اور تم عشارب آتے ہی مکھن لگانا شروع اور جن سے یوں خوش ہو کر گلے مل رہے ہو کچھ دیر پہلے تمہیں بری طرح ڈانٹ رہے تھے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

آپ بھی ناں بس کریں

دادا جان اپنی بیگم کو تنہی کرتے ہیں تو وہ مسکراتی ہوئی باہر چلی جاتی ہیں۔۔۔۔۔

How romantic dadajan

تم چپ کرو اور چلو یہ ناہو مجھے نکاح کینسل کرنا پڑے

کیوں مجھے مارنا چاہتے ہیں میں تو کب سے تیار تھا یہ آپ کی پیاری بیٹی اور میرا باپ ہی تیار ہونے کا نام نہیں لے رہے۔۔۔

دونوں لاؤنچ میں بات کرتے پہنچ چکے تھے سامنے ہی عشارب کی ماما مسکراتی ہوئی اپنے شوہر کو دیکھ رہی تھی اور عشارب کو یہ کہاں منظور تھا کہ اسے خاص طور پر آج کے دن انکسور کیا جائے۔۔۔

دیکھ لیں دادا جان۔۔۔۔

ہاں بر خودار دیکھ رہا ہوں خود تو اپنے نکاح والے دن صبح سے تیار ہو کر بیٹھ گئے تھے اور آج بیٹے کے نکاح پر اسے لیٹ کروا کر کیوں ہونے والی ہو پر برا اثر ڈالنا چاہتے ہو۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ابا جان۔۔۔۔

عشارب کی ماما کی ناراض آواز سن کر وہ مسکراتے ہیں۔

بس عشارب کی لگائی آگ وہی ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔۔۔

اب آپ لوگوں کا روٹھنا منانا ہو گیا ہو تو چلیں میرے پوتے کے نکاح میں بس دیر کرواؤ تم سب

چل پتر عشارب ہم دونوں چلتے ہیں۔۔۔۔

ارے بیگم آپ جانتی ہیں ہمیشہ کی طرح آج بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔۔۔

اولڈ کپل آف وائیٹ ڈریس میں بے انتہا خوبصورت لگ رہے تھے تو عشارب کے ماما پالا نیٹ بلیو
کمر کے ڈریس میں محفل کی جان لگ رہے تھے اور عشارب نے کیا پہنا ہے اپنے انوکھے انداز میں یہ تو
ساوری ہی بتائے گی

www.urdu novelsmania.com

ساوری تیار ہو کر کب سے اپنی سیلفیہ بنانا چاہتی تھی پر اسکی فرینڈز جو آج چڑیلوں کا کردار ادا کر رہی تھیں اسے اپنی جگہ سے ہلنے نہیں دے رہی تھیں۔

رمشکیا مسئلہ ہے کم از کم ایک سیلفی تو بنانے دو دیکھو تو میرا موبائل کتنا اداس لگ رہا ہے ساوری کی تصویر اپنے وال پیپر پر چاہیے۔

ساوری اپنے موبائل کی اداسی اپنے پاس رکھو آنٹی نے سختی سے منع کیا تمہیں یہی بیٹھا کر رکھنا ہے اس لئے تمہاری خاطر میں اپنی کیوٹ سی آنٹی کو ناراض نہیں کر سکتی۔

ہاں اف ایک والدہ بھی ناں اچھا ایک کام کرو مجھے آئینہ تو دیکھنے دو یا آج میرا نکاح ہے اور مجھے ہی اپنا چہرہ دیکھنے کی اجازت نہیں یہ کہاں کا انصاف ہے۔

www.urdu novelsmania.com

اللہ جی دیکھ رہے ہیں ناں آپ کی معصوم سی ساوری پر ظلم کی انتہا ہو رہی ہے ☹️

بس کرو ساوری ایک بار دیکھ لیا تو تھا آئینہ اور تسلی رکھو تمہارا ہونے والا شوہر بیچارہ رشتے میں پھنس چکا ہے اور محبت میں گرفتار ہو چکا ہے چاہے تم چڑیل بھی لگو تب بھی اسے حسین ترین لگو گی۔

کو کب صاحبہ

BellaBukhari

کوکب صاحبہ کو رے کے انداز میں فضول سی تعریف کر کے ساوری کا موڈ خراب کرنے ہی والی تھی تب ہی عشارب کی دادی اور امی کمرے میں آتی ہیں۔۔۔

ماشاء اللہ ہماری ہو تو بے انتہا خوبصورت لگ رہی ہے ایک دم چاند کا ٹکڑا۔۔۔

کیا سچ میں ممدادی جان؟؟

ساوری کی بچوں جیسی ایکساٹمنٹ دیکھ کر دادی اسکے ماتھے پر پیار کرتی ہیں۔

پر مایہ سب تو مجھے چڑیل کہہ رہی تھیں۔۔۔۔

لیں جی ساوری جو خود ان دونوں کو چڑیل کہہ رہی تھی الٹا کوکب اور رمشا پر الزام لگاتی ہے تو وہ تڑپ کر اسے دیکھتی ہیں جہاں وہ معصومیت سجائے دونوں کو دیکھتے آنکھ مارتی ہے پھر سارے کمرے میں انکی ہنسی گونجتی ہے۔

پھر ساواری کو نکاح کی رسم کے لئے ان کے ولا کی بیک سائیڈ جہاں پر ساواری کے پسند کا چھوٹا سا گارڈن تھا وہاں لے جاتی ہیں اور اسکے فیورٹ جھولے پر نکاح کی دہن کو بٹھایا جاتا ہے دونوں سونگ کے درمیان جگمگاتے ستاروں کا پردہ ڈالا جاتا ہے اور پھر نکاح کی رسم شروع ہوتی ہے اور لہجہ و قبول کی منزل سے گزر کر وہ دونوں ہمیشہ کے لئے ایک خوبصورت بندھن میں جڑ جاتے ہیں۔

ساواری کے ساتھ اسکے سونگ پر جب عشارب بیٹھتا ہے تو ساواری اسکے پاس آہستہ سی بولتی ہے

--

جھوٹے پولیس والے میرا گھوگنٹ ہٹاؤ۔۔۔

کیا دماغ سے تو ویسے فارغ تھی آج عقل ہی کسی سے ادھار لے لیتی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

کیا مجھے پھر سے نالائق کہا میں ابھی گرینڈ پا کو بتاتی ہوں۔۔۔

ارے میری باواری مسز لگتا ہے زندان میں جانے کا بہت شوق ہو رہا ہے۔۔۔

ی۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو ہماری تو ڈیل ہوئی تھی ناں پھر یہاں اس بات کا کیوں ذکر آپ سچ میں جھوٹے پولیس والے ہیں۔

ایک تو اتنی خوبصورت بلکہ حسین ترین مسزمل رہی اتنی بڑی عمر کے انسان کو مگر وہی بندر کیا جانے ادراک کا سواد۔۔۔

عشارب بیچارہ جو بڑی عمر کا طعنہ سن کر ابھی صدمے میں تھا نیا فضول لقب سن کر خود کو سنبھالتا ہے۔۔۔

ہاں صحیح کہاں تم اب بندر کی بیوی بن گئی ہو تو مطلب تم بندر یا ہوئی۔۔۔

کیا تم چھپکلی کے بھائی تم نے مجھے بندر یا کہا۔۔۔

ہاں کہا کوئی شک ہے تمہیں مسز۔۔۔

جائیں مجھے آپ سے شادی ہی نہیں کرنی آپ بہت برے ہیں میں ابھی پاپا کو بتاتی ہوں آپ کی جاب نا ختم کروائی تو میرا نام ساوری نہیں۔۔۔

دور سے دونوں کو دیکھ کر ایسے لگ رہا جیسے محبت بھری باتیں ہو رہی ہیں مگر صورتحال اسکے برعکس تھی۔

ہاں بتاؤ میں بھی تمہاری والدہ کو بتاتا ہوں آپ کی ہونہار بیٹی مجھے بوڑھا اور بندر کہہ رہی ہے۔۔۔

ارے چھپکلی کے بھائی میں تو مذاق کر رہی تھی ویسے بھی یہ تو ہم میاں بیوی کا معاملہ ہے والدہ کو نیچ میں لانے کی کیا ضرورت ہے۔۔۔

اوکے نہیں لاتا نیچ میں پہلے تمہیں وعدہ کرنا ہوگا۔۔۔

www.urdu novels mania.com

کیسا وعدہ؟

یہی آج کے بعد تم مجھے بندر اور بوڑھا نہیں کہو گی اور ناں ہی جھوٹا پولیس والا اور نا ہی چھپکلی کا بھائی اگر منظور ہے تو بتاؤ ورنہ والدہ مسکرا کر مجھے ہی دیکھ رہی ہیں ابھی بلاتا ہوں۔

تم۔۔۔ مطلب آپ اپنی معصوم سی مسز کو دھمکا رہے ہیں وہ بھی آج کے دن جب آپ کی محبت ہمیشہ کے لئیے آپ کی ہو گئی۔۔۔

ساوری ایسی گستاخی اپنے ہونے والے سر تاج کو نہیں کرنے دے گی۔۔۔

اچھا چھوڑیں اس بات کو یہ گھو گھنٹ ہٹا اور بتاؤ میں کیسی لگ رہی ہوں مجھے کسی نے آئینہ بھی نہیں دیکھنے دیا۔۔۔

کیا میری مسز کے ساتھ اتنا بڑا ظلم کر دیا گیا۔۔۔۔۔

جی وہ چڑیل جس میں اپنی بیسٹ فرینڈز کہتی ہوں انہوں نے کیا ہے یہ ظلم 😞

عشارب جواب دے رہا تھا تب ہی اسے کال آتی ہے اسکا مسکراتا چہرہ یکدم سنجیدہ ہو جاتا ہے اور وہ کسی کو کال پر کچھ اہم یدایات کرتا ہے پھر دو منٹ میں جہاں وہ بیٹھے تھے اندھیرہ ہو جاتا ہے اور باقی والا جگمگا رہا تھا۔۔۔

عشارب اسکے گھونگھٹ میں جھانکتا اسکے کان میں مدھم سا بولتا ہے۔۔۔

"خود کو میرے لئے ایسے چھپا کر رکھنا کیوں کہ تمہارے اس روپ کا حقدار صرف میں ہوں اسی طرح گھوگٹ میں میرے آنے کا انتظار کرنا تمہارا آئینہ عشارب شاہ ہے اس کا حق سنبھال کر رکھنا میری باوری مسز"

ساتھ ہی وہ اسکے تمام نقوش کو نرمی سے چھوتا کب چلا جاتا ہے ساوری کو پتا بھی نہیں چلتا وہ تو گارڈن سے اپنے کمرے جانے تک بس عشارب کے سحر میں جکڑی اسکی بات مانتے محو انتظار تھی۔

آج ایک ویک بعد وہ یونی جانے کے قابل ہوئی تھی وہ اس دن والے واقعے سے اس قدر خوفزدہ تھی کہ اپنے کمرے کی ہو کر رہ گئی تھی اسکے پیرنٹس نازک طبیعت سمجھتے ہوئے اسے سپیس دے رہے تھے کچھ دن بعد وہ ٹھیک ہو جائے گی یہ ہوا یاں نہیں لیکن آج وہ اس ویلن کے آرڈر پر یونی جا رہی تھی۔۔۔

اسی ویران جنگل سے گزرتے ہوئے اسکے ہاتھ کپکپانہ شروع ہو گئے تھے کار سے نکلنے ہی وہ لمبے لمبے سانس لے رہی تھی پھر اپنے کپکپاتے ہاتھوں کو آپس میں جکڑتی ہے ماتھے پر اتنی شدید سردی میں آئے پسینے کو صاف کرتی ہے۔

تب ہی اسے کسی کے قدموں کی آواز آتی ہے وہ جو پہلے خوف میں جکڑی تھی پھر سے خود کو اسی واقعے کا شکار ہوتے تصور کر کے جنگل کے اندر بھاگنا شروع کرتی ہے جتنا تیزی سے وہ بھاگ رہی تھی اتنی ہی قدموں کی چاپ قریب آرہی تھی۔۔۔

اچانک سنو فالنگ شروع ہو جاتی ہے مگر وہ لڑکی ان سب سے بے پرواہ بس بھاگ رہی تھی۔۔۔ جب چاروں طرف اسے بھاگنے کی آواز آتی ہے تو وہ اپنے مسیحا کو بلانے کے لئے لبوں کو حرکت دیتی ہے اگلے پل وہ اسکی باہوں میں قید ہو چکی تھی۔۔۔

کرائینگ ہیروئین رونا بند کرو۔۔۔

آ۔۔۔ آپک۔۔۔ کہاں تھے و۔۔۔ وہ ابھی مجھے اپنے ساتھ ل۔۔۔ لے جا رہے تھے م۔۔۔ میں نے بھاگ کر اپنی جان بچائی ہے۔۔۔

آ۔ آپ کے کسے پری۔۔ یونی جارہی تھی اب آپ م۔۔ مجھے مار بھی دیں م۔۔ میں ک۔۔ کبھی گھر سے باہر نہ۔۔ نہیں نکلوں گی۔۔

مارنے کی بات پر ہوڈی مین مسکراتا ہے وہ آج بھی اپنی مخصوص لک میں تھا آج اسے ہوڈی ہٹانی ہوئی تھی مگر اسے ہوش ہوتا تو اسے دیکھتی وہ تو اسکے سینے لگی اپنے خوف پر قابو پا نا چاہ رہی تھی۔۔۔

ہوڈی مین سیٹی بجاتا ہے اور تین چار لڑکے آس پاس کھڑے ہو جاتے ہیں وہ اپنی کرائینگ ہیروئین کو خود سے دور کرتا ہے۔۔۔

تم چاہتی ہوناں کہ گھر سے باہر کہیں

BellaBukhari

تم چاہتی ہوناں کہ گھر سے باہر کہیں نا جاو اور مجھ سے بھی چھٹکارا حاصل کرنا چاہتی ہو تو ان لڑکوں سے اپنی عزت اپنی جان بچا کر دیکھا وعدہ کرتا ہوں ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی سے دور ہو جاؤں گا اور اگر تم اس امتحان میں فیل ہوئی تو تم وہی کرو گی جو میں چاہوں گا۔۔۔۔

ہوڈی مین نے اسی دن اسکے دل و دماغ کو اپنے قابو میں کر لیا تھا آج کبھی نا ختم ہونے والے اپنے وجود اپنے سائے کی مہر اسکے دل و دماغ پر لگانی تھی۔

پھر وہ اسے ان لڑکوں کی طرف پھینکتا ہے وہ منہ کے بل گرتی ہے اور ڈبڈبائی آنکھوں سے اس بے رحم مسیحا کو دیکھتی ہے جسکی آنکھیں اس پر طنزیہ مسکرا رہی تھیں۔۔۔

...LetsstarttheShow

سارے لڑکوں نے ابھی پہلا قدم اٹھایا ہی تھا وہ چیختے ہوئے اسے بلاتی ہے۔۔۔۔

ہ۔۔۔۔ ہیر و پلیمزم۔۔۔۔ مجھے بچاؤ

وہ نامیں سر بلاتا اسے دیکھتے ایک ایک قدم پیچھے لے جا رہا تھا پھر وہ رکتا ہے اور اپنی دونوں باہیں وا کرتا ہے۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

لڑکی ڈبڈبائی آنکھوں سے اسے دیکھتی ہے اور اٹھتی ہے وہ اسکی طرف بھاگنا چاہتی تھی لیکن راستے میں کھڑے وہ لڑکے روکاوٹ بن رہے تھے۔

وہ بے بسی سے ویلن کی طرف دیکھتی ہے جو اشارے سے اپنی پناہوں میں آنے کا کہہ رہا تھا بانہیں ابھی بھی اسکے لئیے کھلی تھیں۔۔۔

وہ بے دردی سے گالوں پر آئے آنسو کو صاف کرتی مسکرا کر آسمان کی طرف دیکھتی ہے جس سے برفباری اسکے چہرے پر گرتی ہے وہ آنکھیں بند کرتے اسے محسوس کرتی خود کو ہر اذیت سے نجات دیتی بے جان ہوتی آخری بار ہوڈی مین کو دیکھتی ہے اور سر سراتے پتوں پر بے جان ہو کر گرنے والی تھی کہ وہ تیر کی تیزی سے اسکے پاس پہنچا اسکے گرتے وجود کو وحشت زدہ ہو کر بانہوں میں جکڑتا ہے۔۔۔

Nonotthistime
Cryingheroinewakeup
....Plzwakeupdamm
www.urdu novelsmania.com

ہوڈی مین اسکے کان میں پھنکار رہا تھا تب ہی اسکی کپکپاتی آواز گونجتی ہے۔۔۔

"ہ۔۔۔ ہیرو آ۔۔۔ آج ی۔۔۔ یہ میرا آخری ا۔۔۔ امتحان تھا آ۔۔۔ آج ت۔۔۔ تو میں بچ گئی اگلی بار ق۔۔۔ قسمت اتنی مہربان ہو اسکی گارنٹی نہیں۔۔۔"

اگر وہ ویلن بن رہا تھا تو وہ بھی اسکی مووی کی ہیر و نین تھی کب اسے ویلن سے ہیر و بنانا ہے وہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔

وہ داد بھری نظروں سے اسے دیکھتا ہے جسکے ہونٹ سردی سے نیلے پڑ چکے تھے اور پورا وجود سرد اور سن پڑ گیا تھا وہ نازک لڑکی جو زندگی میں پہلی بار سنو فائنگ کو محسوس کر رہی تھی اپنی خواہش اس انداز میں پوری ہونے پر افسردہ سی مسکراتی ہے۔۔۔۔

اف اور کتنا انتظار کروں رات کا آخری پہرے اور چھپکلی کا بجائی ابھی تک نہیں آیا۔۔۔

اللہ جی کہاں رہ گئے پلیر! انہیں جلدی سے بھیج دیں پلیر! اور اگر مجھے نیند آگئی تو آپ گواہ رہیں گے گا میں نے انکا انتظار کیا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ساواری دعا مانگتے ہی ویسے بیٹھے نیند کی وادیوں میں چلی گئی تھی۔۔۔

کچھ لمحوں کے بعد عشارب روم میں انٹر ہوتا ہے جہاں اسکی مسز اسکے انتظار میں شاید سوچکی تھی۔۔۔

چلو میری باوری مسز نے میرا انتظار تو کیا یہ بھی بڑی بات ہے وہ ساوری کے نازک وجود کو بانہوں میں اٹھاتا ہے اور اپنی کار کی طرف بڑھتا ہے اس کا سر اپنے کاندھے پر رکھتے ڈرائیور کو کار چلانے کا حکم دیتا اسکے سونے وجود کو سہارا دیتا آنے والے لمحوں کا سوچ کر مسکراتا ہے۔۔۔

کچھ دیر کے طویل سفر کے بعد کار جنگل کے قریب رکتی ہے اور وہ اپنے گارڈز کو جنگل کے چاروں طرف پہرہ دینا کا حکم دیتا اسے اٹھائے خوبصورت سے ووڈ ہاوس کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔

ساوری کا نیند میں ہاتھ گھوگھٹ کی طرف بڑھتا ہے۔۔۔

"اوہ نوالہ اللہ جی دیکھ رہے ناں کیسے مجھ معصوم پر ظلم کیا گیا ہے خود تو نا جانے کہاں چلے گئے مجھے اپنے سحر میں جکڑ کر اپنے تابع کرنا چاہتے ہیں۔۔۔"

www.urdu novelsmania.com

اوہ تو مسز نیند میں بھی اپنے اللہ جی سے میری شکایات لگا رہی ہیں ووڈ ہاوس کے اندر پہنچتے ہی وہ اسے نرمی سے بیڈ پر سلاتا ہے اور پھر مسکراتے ہوئے گھوگھٹ ہٹاتا ہے۔۔۔

جیسے ہی چاند کی طرح چمکتا ہوا چہرہ عشارب کے سامنے آتا ہے وہ بے خود سا اسکے نوخیز حسن کو دیکھتا رہتا ہے نظروں کی تپش پر ساواری کی پلکیں حرکت کرتی ہیں تو عشارب جلدی سے اسے دور ہوتا منظر سے غائب ہوتا ہے ۔۔۔

اسکی نیند ارد گرد جیسمین کی فریگرینس سے کھلتی ہے جو کہ اتنی زیادہ تھی کہ ساواری کے حواس بیدار ہونے لگتے ہیں اف اللہ جی آپ کتنے اچھے ہیں میرا برسوں پرانا خواب پورا کر دیا وہ ٹرانس کی کیفیت میں اٹھتی ہے اور جب پورے کمرے میں نظر دوڑاتی ہے تو اپنے خواب کو حقیقت میں دیکھتے خوشی سے بیڈ پر گھومتی ہے اسکے گھومنے کے ساتھ پھولوں کی برسات تیز ہو جاتی ہے ۔۔۔

عشارب پیچھے سے اسکے گھومتے وجود کو جکڑتا ہے تو ساواری مسکراتی اپنا سرا اسکے کاندھے پر رکھتی عین اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے ۔۔۔۔

اللہ جی پہلے تو میرے خوابوں کا شہزادہ دھندلا دیکھاتے تھے آج یہ کیسے اس جھوٹے پولیس والے کی طرح اتنا پیارا چہرہ نظر آ رہا ہے خیر جو بھی ہو وہ ہیں تو پیارے بس مجھے ڈانٹے نا تو ساواری ان پر دل و جان سے فدا ہو جائے گی ۔۔۔۔

ساوری شاید ان سب کو خواب ہی سمجھ رہی تھی تب ہی عشارب کے چہرے کو دیکھتے آنکھیں بند کر کے مسکراتی چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپاتی ہے۔۔۔

عشارب اسکی اداوں پر فدا اسکی کمر پر پکڑ تھوڑی سی مضبوط کرتا اسکی گردن میں گہری سانس بھرتا ہے تو ساوری کپکپاتی آنکھیں کھولتی جیسے ہوش کی دنیا میں آتی ہے۔۔۔

چ۔۔۔ چھپکلی کے بھائی یہ سچ میں تم ہو۔۔۔؟

کیوں کوئی شک؟

ساوری جواب دینے کی بجائے کھلی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیتی ہے تو جو گھبراہٹ اسے کچھ دیر پہلے طاری تھی وہ ختم ہوتی خوشی میں بدل جاتی ہے۔۔۔

ک۔۔۔ کیا یہ سچ ہے؟

عشارب اس کا رخ اپنی طرف کرتا ہے اور اسکے ماتھے کو عقیدت سے چھوتا ہے۔۔۔۔

مجھے لگتا ہے یقین دلانے کے لئے میرا لمس اور میری موجودگی کافی ہے۔۔۔

ویسے اگر تم چاہو تو چھو کر مجھے محسوس کر سکتی ہو۔

ی۔۔۔ یہ آپ ک۔۔۔ کیسی باتیں کر رہی ہیں۔۔۔

ساواری سفید عروسی لباس جو مختلف ہیروں اور سونے کی تاروں سے مزین ساواری کے وجود کا حصہ بننے اپنی قسمت پر ناز کر رہا تھا پر ساواری کے زروس ہونے پر سرخ دوپٹہ اسکے ظلم کو برداشت کرتا بار بار سرک کر سر سے گر رہا تھا جو عشارب شاہ رضوی کہ حواس کھونے کیلئے کافی تھا پروہ بڑی مشکل سے اپنے جذبات پر قابو پاتا اسے سوال کرتا ہے۔۔۔

تو کیسی باتیں کروں جان عشارب حکم کریں غلام تعمیل کرے گا۔۔۔

ساواری چورنگا ہوں سے اسے دیکھتی ہے اسکی نثار ہوتی نگاہوں سے گھبرا کر بیڈ سے اترتی مرر کی تلاش میں نگاہیں دوڑاتی ہے پر مایوس ہو کر عشارب کی طرف دیکھتی ہے۔۔۔

عشارب اسکا ہاتھ تھام کر چہرے پر گھوگٹ گرانے اسے کاٹیج سے باہر جانے کہاں لے جا رہا تھا اور حیرت انگیز طور پر ساوری چپ چاپ اس کے ساتھ قدم سے قدم ملاتی جاتی ہے۔۔۔

پندرہ منٹ بعد وہ رکتا ہے اور جیسے ہی ساوری کا گھوگٹ ہٹاتا ہے عین اسی وقت سفید کبوتر اڑتے ہیں جنہیں دیکھ کر ساوری کا چہرہ کھل اٹھتا ہے۔۔۔

ساوری چاروں طرف شیشے کی دیوار دیکھتی خوشی سے گھومنا شروع کرتی ہے تو ہر قسم کے پھولوں کی پتیاں بارش کی طرح اس پر گرتی اپنی قسمت پر نازاں ہوتی چاروں طرف بکھرتی اس سفید پھولوں کی روش کو ست رنگوں سے ڈھانپتی جا رہی تھیں۔

ساوری مسکراتے اچانک رکتی عشارب کی طرف دیکھتی اس کے بڑھائے گئے ہاتھ کو وہ مضبوطی سے تھامتی ہے اور پھر اسے عشارب کی سحر بھری آواز اپنے بے حد پاس سنائی دیتی ہے۔۔۔

""شریان الحیات""

""(The artery of life)""

"تمہارے عکس کو یہ آئینے صرف چند لمحوں کے لیے منعکس کر سکتے ہیں پر عشارب شاہ رضوی تمہارے عکس کو تمہارے تصور کو تمہارے چاند کو مات دیتے مکھڑے کو چلتی ہر ایک دھڑکن اور گزرتے ہر ایک لمحے آتی جاتی ہواؤں، بکھرتی پھیلتی خوشبو، کے ہالے میں محفوظ کرتے دل کی آنکھوں میں کب کا قید کیے ہر پل ان ناچیز آنکھوں کے ذریعے تمہارے عکس کو ایسا منعکس کرے گا کہ تمہیں اپنے حسن پر رشک آئے گا۔۔۔"

www.urdu novels mania.com

بس اتنی سی تعریف۔۔۔۔

ساوری جو اس کے اظہار پر اپنی قسمت پر نازاں ہو رہی تھی اور عشارب کی محبت لٹا قی نظروں سے شرما گھبرا رہی تھی بے خودی میں مزید تعریف کی خواہش کا اظہار کر بیٹھتی ہے۔۔۔

ٹھیک ہے ایک شرط پر مزید تعریف کروں گا میری آنکھوں میں دیکھتی رہو تاکہ آج کے بعد میری مسز میری "شریان الحیات" کو تعریف کے کہنے کی ضرورت نا پڑے۔۔۔

ساوری مسکرا کر اسکے ہاتھوں میں اپنے ہاتھوں کو دیکھتی چہرہ جھکائے کھڑی تھی عشارب اسکی ٹھوڑی کو پکڑ کر اوپر کی طرف چہرہ کرتا ہے تو وہ حیران سی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔۔۔

BellaBukhari

عشارب کو اس بار لفظوں کا سہارا نہیں چاہیے تھا۔۔۔۔۔
www.urdu novelsmania.com

"آنکھیں بول رہی تھیں دھڑکنیں گا رہی تھیں تمام جذبات ان نینوں سے ایک دوسرے کے دل میں جذب ہوتے امر ہوتے جارہے تھے عشق کی ڈور ساوری کے دل کو جہاں قید محبت میں جکڑ چکی تھی وہی ساوری کا حسن عشارب کے دل کو اپنا اسیر کیے تاحیات غلام بنا چکا تھا۔۔۔۔۔"

جنگل میں کسی جانور کی آواز گونجتی ہے تو ساوری ایک ہی لمحے میں عشارب کے گلے لگی کپکپا رہی تھی

ہ۔۔۔ ہی ی۔۔۔ یہ کونسے جنگل میں مجھے لے آئیں ہیں۔۔۔

عشارب مسکراتا اسے بانہوں میں اٹھائے کاٹیج کی طرف بڑھتا ہے جیسے جیسے مختلف جانوروں کی خوفناک آوازیں گونج رہی تھیں ویسے ہی ساوری عشارب کی گردن میں چہرہ چھپائے خود کو محفوظ کر رہی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

""شریان الحیات""۔۔۔۔۔

م۔۔ مجھے آپ سے بات نہیں کرنی آپ کیسے جنگل میں لیں آئیں ہیں کتنا خوبصورت منظر تھا مجھے پکس بنانی تھی پتا نہیں کہاں سے خونخوار جانور آگئے اپنی عجیب آوازوں سے مجھے ڈرا دیا اور آپ کی وجہ سے کتنے گھنٹوں سے گھوگھنٹ میں تھی پر آپ کو کیا فرق پڑتا ہے ساوری جیے یام۔۔۔

ساوری کے جملہ مکمل ہونے سے پہلے عشارب اسکی گردن جکڑ چکا تھا۔۔۔۔

"شریان الحیات" پہلے بھی کہا تھا اور اب آخری بار بتا رہا ہوں آئندہ تمہارے ان خوبصورت لبوں سے مرنے کا ذکر ناسنوں ورنہ تمہاری آواز چھیننے کا مجھے رتی برابر افسوس نہیں ہوگا"

ساوری کو آرام سے بیڈ پر بیٹھانے کے بعد وہ کاٹیج سے باہر چلا جاتا ہے کیونکہ وہ اپنے غصے پر قابو پانا چاہتا تھا۔۔

www.urdu novelsmania.com

ساوری اتنا ڈر گئی تھی کہ اسکا وجود ساکت ہو گیا تھا عشارب جب کافی دیر بعد واپس آتا ہے تو اسے ویسی پوزیشن میں بیٹھا دیکھ کر اسے گلے لگاتا ہے۔۔

ساوری کی آنکھوں سے آنسو گرتے اسکے کندھے کو بھگور ہے تھے عشارب کو اپنے رویے پر رہ کر غصہ آ رہا تھا۔۔۔

ش۔۔۔ شش ریلیکس کچھ نہیں ہوا سب ٹھیک ہے۔۔۔

ت۔۔۔۔۔ تم ک۔۔۔ کون ہوں ج۔۔۔۔۔ چپکلی کا بھائی ت۔۔۔۔۔ تمہاری طرح نہیں ہے ؟؟؟

مسز دیکھو مجھے بس غصہ آ گیا تھا چلو شاباش اب رونا بند کرو دیکھو تم جو کوگی ویسا کروں گا پلیز رونا بند کرو۔۔۔

م۔۔۔ میں گرینڈ پاسے کہوں گی آ۔۔۔ آپ مجھے گونگا کرنا چاہتے ہیں م۔۔۔ مجھے آ۔۔۔ آپ کے ساتھ نہیں رہنا۔۔۔۔۔

جب وہ اس سے نہیں سنبھلتی تب عشارب اسے اپنے سینے سے لگاتا ہے۔۔۔

عشارب اسے بانہوں میں جکڑے اسکے کان میں محبت بھری سرگوشیاں کر رہا تھا کہ اسکا سارا ڈر خوف کہیں بھاگ گیا تھا اور وہ اسکے اظہار پر شرمائی سی اسکے سینے میں چھپی اچانک بات یاد آ جانے پر وہ عشارب سے پوچھتی شاہ۔۔۔۔۔

عشارب حیرت سے ساوری کو دیکھتا ہے جو اسے اتنے پیار سے شاہ بلا رہی تھی۔۔

شاہ سنو بھی کہاں کھو گئے۔؟

ہاں کچھ نہیں تمہارے منہ سے نکلا ہوا یہ لفظ کتنا خوبصورت لگ رہا ہے ایک اور بار کہو۔۔۔

اف ہوشاہ پہلے میری بات کا جواب دیں یہ آج آپ مجھے شریان اور آگے کیا تھا اس ٹائم کے نام سے بار بار کیوں پکار رہے تھے اس کا کیا مطلب ہے۔

عشاربہت نرم نگاہوں سے اپنی زندگی کو دیکھتا ہے جو اسکے سینے سے لگی سوال کرتی چھوٹی سی بچی لگ رہی تھی۔

اقتضای بتاؤ نہ شاہ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں آپ ساواری عشارب کے چہرے پر ہاتھ رکھے پھر سے سوال کرتی عشارب کو مشکل میں ڈال گئی۔

""شریان الحیات"" میز

""Artery of life""

میز میرے جینے کی وجہ ""

میز مائی لائف لائن ""

میز میری زندگی ""



میز ساوری کے شاہ کی زندگی کی شریان جو اسے سانسیں مہیا کرتی ہیں۔

جو ساوری کے اس جھوٹے پولیس والے کو زندگی مہیا کرتی ہے۔۔۔

عشارب شاہ رضوی اپنے چہرے پر موجود ساوری کے نرم گلابی ہاتھوں پر ہاتھ رکھے اپنی "شریان الحیات" کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے اسے اس کے سوال کا جواب دے رہا تھا جسے سن کر وہ وائٹ

فیری اپنے وائٹ برائیڈل ڈریس پہنے اور بھی حسین ہو گئی تھی کیونکہ اسکا شہزادہ اپنی باتیں،، اپنے احساسات،، اپنے جذبات بیان کر رہا تھا اور یہ سب کہتے ہوئے وہ اس وائٹ فیری کے سیدھا دل میں اتر رہا تھا۔

نہ جانے کتنی دیر تک وہ دونوں ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے رہتے ہیں لیکن ساوری اپنی نظریں جھکاتی ہے تو عشارب کا سحر پل میں ٹوٹتا ہے اور ساوری عشارب کے چہرے سے ہاتھ ہٹانے کی کوشش کرتی ہے جبے عشارب ناکام بنا کر اسکے ہاتھوں کو اپنی گردن میں ڈالتا ہے اور ساوری کو اپنے مزید کر کے اسکے ماتھے پر پیار کرتا ہے اور ساوری خفت سے عشارب کے سینے میں منہ چھپاتی ہے اور عشارب کو اور کیا چاہیے تھا وہ اپنی مسز کی اس ادا پر نہال دھیرے دھیرے اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے کچھ پیار بھری باتیں کرتا رہتا ہے اور ساوری جانے کب عشارب کے سینے سے لگی نیند کی وادی میں چلی گئی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

عشارب صبح تک اسی پوزیشن میں رہتا ہے کہ اسکی جان سے پیاری مسز اسکی ""شریان الحیات"" کی کہیں نیند خراب نا ہو۔۔۔۔

ہوڈی مین دیوانہ وار کار چلائے اس پیاری سی لڑکی کو اپنے ولا لے جاتا ہے ۔۔۔۔

جہاں تین گھنٹے بعد ڈاکٹر زکی کوششوں سے وہ ہوش میں آتی ہے وجہ اسکا ایک ہفتے سے کھانا بہت کم بلکہ ناکھانے کی وجہ سے انتہائی کمزوری کی وجہ سے بی پی لیول انتہائی لو ہو گیا تھا ۔۔۔۔

آ نکھیں کھولنے پر ویلن کا چہرہ دیکھتے ہی وہ جلدی سے آنکھیں بند کرتی ہے ۔۔۔۔

ہوڈی مین مسکرا کر ناراضی کی اس خوبصورت ادا پر نثار ہوتا اسکے نازک ہاتھوں کو تھامتا ہے ۔۔۔

تم میرے پاس کیوں نہیں آتی میں کتنی دیر با نہیں پھیلانے ٹھہرا ہا۔۔۔

و۔۔ وہ ا۔۔ اتنے سارے ل۔۔ لڑکے کھڑے تھے ک۔۔ کیا آپ کو اچھا لگتا ان میں ایک بھی مجھے ہاتھ لگائے ٹ۔۔ ٹھیک ہے میں ڈرپوک ہوں مگر ک۔۔ کوئی غیر مردم۔۔ مجھے ہاتھ لگائے یا چھوئے مجھے زہر لگتا ہے ۔۔۔۔

اسکی بات وہ بے ساختہ اپنے ہاتھ اس سے دور کرتا ہے۔۔۔

بہت خوب۔۔۔۔

ہیروئین ڈرپوک ہونے کے ساتھ کافی سمجھدار بھی ہے۔۔۔

وہ اسکے کان کے پاس جھکتا سرگوشی میں بولتا اسکے پورے وجود کو کپکانے پر مجبور کر دیتا ہے۔۔۔

"مجھے ناصرف تمہیں چھونا ہے بلکہ تمہارے دل و دماغ پر اپنا سایہ ڈالنا ہے کہ تم کسی اور کے بارے میں چاہے وہ

ساواری کی بات سن کر عشارب کے چہرے پر سائل آتی ہے

"مجھے ناصرف تمہیں چھونا ہے بلکہ تمہارے دل و دماغ پر اپنا سایہ ڈالنا ہے کہ تم کسی اور کے بارے میں چاہے وہ تمہاری جان سے پیاری فیملی یا تمہارے فرینڈز ان سب کو میرے ہوتے ہوئے بھول جاو تمہیں صرف ایک وجود کی

محبت،

نفرت،

بے رخی،

اذیت،

اور بے انتہا عشق کی طلب ہو جو کہ کوئی اور نہیں صرف اور صرف تمہارا ویلن ہوگا۔۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد ہمارا نکاح ہوگا کیونکہ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے مجھے تمہارا محرم بننا پڑے گا اور اپنی ہیروئن کی ہر خواہش سر آنکھوں پر وہ سمجھ گئی تھی اسکی غیر مرد والی بات کا یہ رمی ایکشن تھا۔۔۔

ا۔۔۔ گرم۔۔۔ میں ان۔۔۔ انکار کر دوں ت۔۔۔ تو؟؟؟

"تم انکار کر سکتی تھی یہ تمہارا حق تھا مگر تمہارے سارے حق اب میرے پابند ہیں ایک بات اپنے دماغ میں بیٹھا لو مجھے غیر ذمہ دار لوگوں سے نفرت ہے جسکا اظہار میں ایسی موت کی صورت میں دیتا ہوں کہ انکی روح تک کانپ اٹھتی ہے"

اسکی پراسرار سرگوشی اور اس میں چھپی تنبیہ محسوس کرتی وہ اپنے کپکپاتے وجود کو بے بسی سے دیکھتی آنسو بہاتی پڑی رہتی ہے۔۔۔۔

میم آپ چادر اوڑھ لیں مولوی صاحب نکاح کے لئے آنے والے ہیں۔۔۔

وہ خاموش بیٹھی رہتی ہے نکاح کے جواب دیتی دستخط کرنے کے بعد وہ اپنے گرد پھیلی چادر کو جکڑتی آنے والے لمحوں کا سوچتی گھبراہی تھی۔۔۔

ہوڈی مین سچ کہہ رہا تھا وہ اسکے سحر میں جکڑی اپنی فیملی تک کو بھول چکی تھی اور یہی تو وہ چاہتا تھا۔۔۔

نکاح ہونے کے بعد ہوڈی مین اسکے پاس نہیں آتا بلکہ اسے گھر واپس بھیجنے کا حکم دیتا خود جانے کہاں چلا جاتا ہے۔۔۔۔

وہ اپنے ساتھ بیٹے واقعات کو سوچتی سارا راستہ روتی رہتی ہے سیاہ چادر اوڑھے وہ اداس سی پری گھر پہنچتے ہی اپنے روم میں جاتی ہے اور شکر ادا کر رہی تھی کیونکہ اسکی فیملی کسی گید رنگ میں گئی ہوئی تھی۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

بیڈ پر نگاہ پڑتے ہی اسکی سانس رک جاتی ہے کیونکہ ہوڈی مین چہرہ چھپائے اپنی سرخ نگاہوں سے اسے گھور رہا تھا۔۔۔۔

ادھر آو۔۔۔۔

ج۔۔۔۔جی

...Isaidcomehere

وہ اپنے بے جان وجود کو گھسیٹتے اس کے پاس جا کر رکتی ہے۔۔۔۔

اسے کھڑے جب گھنٹہ ہو جاتا ہے شدید کمزوری کی وجہ سے وہ بلا آخر اس کے پاس ہمت کر کے بیٹھتی ہے

۔۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

سیاہ چادر میں اس کا زرد چہرہ دیکھ کر وہ فکر مند سا پوچھتا ہے۔

کیا ہوا تھک گئی؟؟

ابھی تو اتنا لمبا سفر کاٹنا ہے اور تم ابھی سے ہمت ہار رہی ہو۔۔۔

وہ اپنا گھومتا سر پکڑتی اسکے سینے پر سر رکھتی پکارتی ہے۔۔۔

ہ۔۔۔۔۔ ہیرو پ۔۔۔۔۔ پلیز مجھے بچا لو۔۔۔۔۔ وہ لڑکے م۔۔۔۔۔ مجھے ا۔۔۔۔۔ اپنے ساتھ لے جائیں گے
م۔۔۔۔۔ مجھے وہ اذیت ناک لمحہ ہر وقت یاد آتا ہے ا۔۔۔۔۔ اگر آ۔۔۔۔۔ آپ نا آتے تو م۔۔۔۔۔ میری لاش
جنگل کے ج۔۔۔۔۔ جانوروں کی خ۔۔۔۔۔ خوراک بن ج۔۔۔۔۔ چکی ہوتی۔۔۔۔۔
م۔۔۔۔۔ میں نے ت۔۔۔۔۔ توہ۔۔۔۔۔ ہمیشہ سب کا ا۔۔۔۔۔ اچھا چاہا ہے پ۔۔۔۔۔ پھر م۔۔۔۔۔ میرے ساتھ
ایسا ک۔۔۔۔۔ کیوں ہوا۔۔۔۔۔

وہ بات کرتے اچانک چیخنا شروع کر دیتی ہے ہ۔۔۔۔۔ ہیرو م۔۔۔۔۔ مجھے بچاؤ۔۔۔۔۔
ہ۔۔۔۔۔ ہیرو م۔۔۔۔۔ مجھے ڈر کی وجہ سے ن۔۔۔۔۔ نیند نہیں آتی ا۔۔۔۔۔ ان کے قہقہے ا۔۔۔۔۔ اب بھی میرے
کانوں میں گونجتے ہیں۔۔۔۔۔

وہ چیختے چیختے اچانک مدھم آوازیں بولتی اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے جہاں سرخ نگاہیں اسکے درد کو
سمجھتے خون جھلکانے کو تیار تھیں۔۔۔۔۔

وہ بے ساختہ اپنے ہاتھ سے اسکی آنکھوں کو چھوتی ہے ہوڈی میں اک لمحے کے لئیے آنکھیں بند کرتا
ہے۔۔۔۔۔

ہ۔۔۔ ہیر و پتہ ہے جب و۔۔۔ وہ قفے گونجتے ہیں ت۔۔۔ تو میں آپ کو یاد کرتی ہوں آوازیں آ۔۔۔ آنا
ب۔۔۔ بند ہو جاتی ہیں م۔۔۔ مگر ن۔۔۔ نیند نہیں آتی۔۔۔

وہ اسکے کاندھے پر سر رکھتی آنکھیں بند کیے سب کچھ بتا رہی تھی ہوڈی مین اسے سیدھا لٹا کر اسکے
بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا جب کہ وہ اپنے ہیر و کا ہاتھ جکڑے نیند سے بوجھل آنکھیں کھولنے کی
کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

وہ سب جو تمہارے ساتھ ہوا وہ ایک تلخ حقیقت تھی جتنی جلدی ہو سکے اسے بھولنے کی کوشش کرو
اور اب صرف اپنے ویلن کے بارے میں سوچا کرو۔۔۔۔

تمہارے ذہن میں میری سوچ کی آمد ہی اس برے دن کو نوچ کر پھینک چکی ہے۔۔۔

ت۔۔۔ تو آ۔۔۔ آپ میرے و۔۔۔ ویلن ہیں۔۔۔

وہ روتی آنکھوں سے اسے گھورتی ہے ہوڈی مین کے چہرے کو خود کے قریب تر دیکھ کر جلدی سے
ویلن کی آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے ڈھانپتی ہے۔۔۔

وہ مسکراتا ہوا اسکے نرم ہاتھوں کو اپنی آنکھوں سے ہٹاتا ہے ۔

تمہیں کیا لگتا ہے ؟

آ۔۔۔ آپ میرے ہ۔۔۔ ہیرو ہیں ۔

اسکا فیصلہ بعد میں کریں گے ابھی تمہیں سونا ہے ۔۔۔

وہ آنکھیں بند کرتی ہے مگر وہی منظر پھر سے نظر آنا شروع ہو جاتے ہیں ۔۔۔

ہوڈی مین اسکے ہاتھوں کی کیچا ہٹ محسوس کرتے اسے اپنی آغوش میں چھپاتا ہے اسکی خوشبو محسوس کرتے وہ پرسکون سی نیند کی وادی میں چلی جاتی ہے اور ہوڈی مین ساری رات اسے دیکھتے ہوئے گزارتا ہے کیونکہ اس رات کے بعد آنے والی ہر صبح اور ہر رات وہ اپنے باپ کے جرم کی سزا بھگتے گی ۔۔۔۔

سبد گل و نڈو کے پاس کھڑی ہوڈی مین سے ملنے سے اب تک ہونے والی تمام باتوں کو سوچ رہی تھی اسے آج تک سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ اسکا ہیرو ہے یا ویلن اپنی سوچ میں اتنی محو تھی کہ صمصام کے آنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔

خشک پھول۔۔۔۔

اپنے نام کی مدھم سی پرکار پر وہ آنکھیں بند کر کے مسکراتی ہے۔۔۔۔

ص۔۔۔ صمصام سائیں آ۔۔۔ آپ کب آئے۔۔۔؟

www.urdu novelsmania.com

وہ اسکی گھبرائی حالت سے محفوظ ہوتا اپنا سرا اسکے نازک سے کاندھے پر رکھتا ہے۔۔۔

"تب جب سائیں کی جان ہماری پہلی ملاقات کے بارے میں سوچتے ہوئے یہ فیصلہ نہیں کر پا رہی تھی کہ میں تمہارا ہیرو ہوں یا ویلن، دوست ہوں یا دشمن، مسیحا ہوں یا ہرجائی، خوشی ہوں یا درد، راحت جاں ہوں یا اذیت جاں، زندگی ہوں یا موت، دھوپ ہوں یا چھاؤں،

براسایہ ہوں یا پیارا چہرہ، بھڑکتی آگ ہوں یا بجھتی راکھ، جلتا سورج ہوں یا روشن چاند، محبت ہوں یا نفرت "

"سائیں کی جان اپنی چھوٹی سی جان کو مشکل میں ناڈالوں تم بس اتنا یاد رکھو صمصام سائیں اپنی سب گل کا عشق ہے باقی سب سوچیں فضول ہیں۔۔۔"

وہ جھٹکے سے اسکا رخ اپنی طرف کرتا ہے ایک اور بات۔۔۔۔۔

اس عشق کو کب تک قائم رہنا ہے اسکا فیصلہ تمہاری ہر سانس کے ساتھ چلتی دھڑکنیں کریں گی اگر غلطی سے بھی تمہاری دھڑکنیں اس قاتل کے لئے دھڑکیں اسکی جان لیتے ہوئے اک پل بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"تمہارے باپ کی زندگی کا دار و مدار صرف اور صرف تمہاری دھڑکنوں کی صمصام سائیں کی وفاداری کے ساتھ منسلک ہے ادھر تھوڑی سی لاپرواہی ادھر وہ قبر کی زینت بن جائے گا۔۔۔۔۔"

سمجھ آئی میری بات ؟؟؟؟

وہ سر ہلاتی ہے۔۔۔

گڈ گرل چلو پھرا بھی امتحان لیتا ہوں۔۔۔۔

سب گل آنکھوں میں آئے آنسو مشکل سے ضبط کرتی اسکے ساتھ چل رہی تھی۔

دیکھو آج کا امتحان تمہاری مرضی کے مطابق ہے۔۔۔

اپنے سامنے سفید رنگ کے نسلی گھوڑے دیکھ کر اسے اپنی جان نکلتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔

www.urdu novels mania.com

س۔۔۔ سائیں

م۔۔۔ میں و۔۔۔ وعدہ کرتی ہوں آ۔۔۔ آج۔ اور ابھی سے ڈ۔۔۔ ڈیڈ کے بارے میں ناسوچوں گی اور

ن۔۔۔ نا ان کے لئیے روں گی م۔۔۔ مگر می۔ یہ سزا نادیں۔۔۔

صمصام مسکراتا ہوا اسکے کانپتے وجود کو باہوں کے حصار میں لیتا ہے تو وہ بس روئے جا رہی تھی۔۔۔

ش۔۔۔ شش یہ میرا پالتو گھوڑا ہے تمہیں کچھ نہیں کہے گا اور کس نے کہا میں تمہیں سزا دے رہا ہوں تمہیں کچھ خاص بہت خاص نظارہ دیکھانا ہے اس کے لئے تمہیں اس پر سوار ہو کر اس جگہ پہنچنا ہوگا۔۔۔۔

صمصام اپنے گھوڑے پر سوار ہوتے ہی وہاں سے پلک جھپکنے تک غائب ہو جاتا ہے تو سبد گل جو خوف سے مر رہی تھی اسی لڑکی جسے صمصام کے پیلس میں ملی تھی وہ اسکی گھوڑے پر بیٹھنے میں مدد کرنے کا جب کہتی ہے تو سبد گل خوف سے دور ہو رہی تھی اور پھر پیلس کی اندرونی طرف بھاگنا شروع کرتی ہے مگر پیلس کے اندر جانے کے سارے راستے یعنی دروازے بند دیکھتے اس کا سر چکراتا ہے وہ اپنے گھومنے سر کو تھامتی ہے۔۔۔

میم چلیں پہلے ہی آپ بہت دیر کر چکی ہیں اور سر کو ویٹ کرنا پسند نہیں۔۔۔

وہ سفید گھوڑے پر سوار ہوتی ہے ابھی صمصام کے وفادار گھوڑے نے چند قدم ہی لئے ہونگے سبد گل جو خوف سے مر رہی تھی بے ہوش ہو جاتی ہے۔ اور صمصام اپنی بے ہوش بیوی کو دیکھ کر مسکراتا ہے کیونکہ اسکی توقع کے عین مطابق وہ بے ہوش پڑی تھی۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اسے اتارتا ہے تو سفید گھوڑا اپنے مالک کی شاباشی لیتے واپس چلا جاتا ہے۔۔۔

خشک پھول وہ اسکے کان میں سرگوشی کرتا ہے تو وہ کچھ وقت کے بعد اپنی سرخ آنکھیں نیم واکرتی ہے تو اپنے سائیں کو دیکھتے ہی اسکے چہرے کو ہاتھ لگاتی روتے ہوئے مسکراتی ہے۔۔۔۔

صمصام سائیں ہ۔۔۔ ہر بارک۔۔۔ کیوں ایسا ک۔۔۔ کرتے ہیں کیا کرو بتائیں ک۔۔۔ کیسے یقین دلاؤ نہیں یاد م۔۔۔ مجھے م۔۔۔ میرے ڈیڈک۔۔۔ کتنی بار امتحان لیں گے آ۔۔۔ آپ ت۔۔۔ تو م۔۔۔ مجھے میرے ڈیڈکوب۔۔۔ بھولنے ک۔۔۔ کا حکم دیتے چ۔۔۔ چلے جاتے ہیں م۔۔۔ مگر ہر پل م۔۔۔ میں کس اذیت سے گزرتی ہوں اس کا آ۔۔۔ آپ اندازہ نہیں لگا سکتے م۔۔۔ مگر جب آ۔۔۔ آپ ک۔۔۔ کو اپنی اماں سائیں اور چھوٹے سائیں کے لئے تڑپتے دیکھتی ہوں ت۔۔۔ تو م۔۔۔ میں ڈ۔۔۔ ڈیڈ سے ن۔۔۔ نفرت کرنے ک۔۔۔ کی کوشش کرتی ہوں۔

BellaBukhari

ت۔۔۔ تو م۔۔۔ میں ڈ۔۔۔ ڈیڈ سے ن۔۔۔ نفرت کرنے ک۔۔۔ کی کوشش کرتی ہوں م۔۔۔ مگر ن۔۔۔ نہیں کر پاتی م۔۔۔ میرا د۔۔۔ دل ن۔۔۔ نہیں مانتا ک۔۔۔ کہ وہ ایسا کر سکتے ہیں پ۔۔۔ پر سائیں آ۔۔۔ آپ تو خشک پھول کا عشق ہیں آپ س۔۔۔ سے غداری بھی تو نہیں کر سکتی ا۔۔۔ اس لئے ان تین ماہ میں ہ۔۔۔ ہر ممکن ک۔۔۔ کوشش کی آپ کا یقین حاصل کر سکو مگر ہ۔۔۔ ہر بار ن۔۔۔ ناکام ہو جاتی ہوں س۔۔۔ سائیں پ۔۔۔ پہلی اور آخری بار بتا رہی ہوں وہ لڑکی ج۔۔۔ جو اپنے ڈ۔۔۔ ڈیڈ کے بغیر ن۔۔۔ نہیں رہ سکتی اپنی مام ک۔۔۔ کو بھلا نہیں سکتی م۔۔۔ مگر آپ سے عشق

کی وجہ سے سب کچھ ب۔۔۔ بھلانے کی جیسے ہی کوشش کرتی ہوں آ۔۔۔ آپ ڈیڈ۔۔۔ کا ذکر
ک۔۔۔ کر کے مجھے ایسی اذیت سے دوچار کرتی ہے ک۔۔۔ کہ میں سانس تک ن۔۔۔ نہیں لے پاتی
۔۔۔۔۔ کیونکہ م۔۔۔۔۔ مجھے آ۔۔۔ آپ کی ناراضگی کا ڈر اندر ہی اندر کھائے جا رہا ہے۔

ص۔۔۔ صمصام سائیں اگر میں سچ میں آ۔۔۔ آپ کی جان ہوں تو م۔۔۔ مجھے اس اذیت سے نکال دیں
ا۔۔۔ اب تو میرے ہ۔۔۔۔۔ ہیرو بن جائے۔۔۔۔۔ ورنہ خشک پھول سچ میں خشک ہو جائے گا جو
م۔۔۔ میں ن۔۔۔ نہیں چاہتی م۔۔۔ میں آپ کے ساتھ ر۔۔۔ رہنا چاہتی ہاں مگر ڈر ڈر کہ نہیں بس خوش
رہنا ہے۔

بس سائیں کی جان یا کچھ اور بھی حکم ہے۔۔۔
وہ روتی ہوئی اسکے گلے لگتی اپنے دل کا غبار نکال رہی تھی۔
www.urdu-novelsmania.com

شش۔۔۔۔۔
ریلیکس سب ٹھیک ہے سائیں کی جان۔۔۔۔۔

چلو اب ذرا آسمان کی طرف دیکھو۔۔۔

ک۔۔۔ کیوں۔۔۔؟

خشک پھول

ا۔۔۔ اچھا دیکھ رہی ہوں ک۔۔۔ کیا ہر وقت سائیں کی جان پر غصہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔۔۔

وہ آسمان کی طرف دیکھتی ہے اور نظریں وہی ٹھہر جاتی ہیں۔۔۔

چودھویں کے چاند کی طرف لاتعداد چکوراڑتے ہوئے چاند کو پانے کی جدوجہد میں مصروف خوبصورت
سامنظر پیش کر رہے تھے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

"خشک پھول جانتی ہو تم صمصام سائیں کی زندگی کا وہ چاند ہوں جسکی حفاظت پر ایسے کئی چکور قربان"

مطلب س۔۔۔ سائیں

"خشک پھول یہ جو چکوردیکھ رہی ہیں آپ یہ سب وہ خوبصورت گزرے ہوئے پل ہیں جواب ماضی کا حصہ بن کر یادیں بن کر اب وہی وقت واپس لانا چاہتے ہیں مگر ہمیشہ سے دمکتا چاند جو کہ صمصام سائیں کی جان ہے وہ حقیقت بن کر ہمیشہ کے لئے جب میرے پاس آچکا ہے تو یادوں کے چکور کی کسے ضرورت ہے۔"

وہ ہنستے ہنستے روتی ہے۔۔۔

"س۔۔۔ سائیں کا چاند ہوں میں ہیرو کتنی خوبصورت بات ہے ناں"

سبد گل ہنستے ہوئے گول گول گھومنا شروع کر دیتی ہے۔

www.urdu novelsmania.com

ساری اداسی ساری اذیتوں کا مداوا صمصام سائیں نے چند جملوں میں کر دیا تھا۔۔۔

اچھا بس سائیں کی جان۔۔۔۔

ہوڈی مین اپنی ہیروئن کو روکتا ہے۔۔۔۔

ہا ہا ہیرو میں بہت خوش ہوں آج بہت زیادہ اللہ نے میری دعائیں قبول کر لی م۔۔۔ میں اپنے سائیں کے ساتھ ہمیشہ خوش رہوں گی اور اماں سائیں کو چھپ کر شکایتیں بھی نہیں لگاؤں گی اور جھوٹے سائیں کی اچھی والی بھابھی بن جاؤں گی۔۔۔

خشک پھول آپ ہماری شکایتیں لگاتی تھیں؟؟؟

ج۔۔۔ جی کیونکہ س۔۔۔ سائیں کی جان کو غصہ آتا تو بس اماں سائیں سے آپ کی رو کر شکایات کرتی تھی۔۔۔۔

س۔۔۔ سائیں بس تھوڑی دیر کے لیے پھر اماں سائیں سے کہہ دیتی تھی کہ آپ سے ناراض نا ہوں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

مطلب سائیں کی جان تمہاری خاطر میں اپنے دکھوں کی وجہ کو آج اور ابھی سے بخش دیا ہے اور تم جب چاہو اپنی فیملی سے مل سکتی ہو اور ان سے بات کر سکتی ہوں۔۔۔

صمصام یہ سب کہتے ہوئے کچھ دن پہلے کا واقعہ یاد کرتا ہے جب وہ رات کے پہر اچانک سبڈ گل کے پیلس انٹر ہوتا ہے تاکہ وہ سبڈ گل کے ڈیڈ کو اذیت دے سکے لیکن انکے روم سے آنے والی آوازوں سے ہوڈی مین یعنی صمصام بخاری کے قدم تھم جاتے ہیں اور یاد رہتا ہے تو صرف اتنا کہ صمصام بخاری کی فیملی کو تباہ کرنے والا کوئی اور نہیں بلکہ سبڈ گل کے ڈیڈ کے دوست تھے جسکی بری نظر ہوڈی مین کے گھر کو اسکی فیملی کو تباہ کر دیتی ہے اور اس انسان کو دردناک موت بھی وہ خود دیتے ہیں یہ سب سن کر صمصام بخاری جیسے آیا تھا ویسے ہی چلا جاتا ہے اور کتنے ہی دن خود کو اذیت دیتا رہتا ہے کہ آخر کیسے وہ اتنے بڑے سچ سے انجان رہا اور اس انجانے میں وہ اپنی محبت اپنے عشق اپنے جنون اپنی سبڈ گل کو سزا، اذیت، تکلیفیں دیتا آیا کیسے وہ اتنا پتھر دل ہو گیا کیسے آخر کیسے اس رات وہ جی بھر کر رویا اپنی فیملی پر، اپنی سبڈ گل کی تکالیف پر، ماضی کے اس سچ پر کہ جسکی آڑ میں اس نے ایک معصوم سے بدلہ لیا اس معصوم لڑکی کی جان عذاب بنادی لیکن پھر بھی وہ خشک پھول اسکے ساتھ رہی اس سے محبت کی اسے اپنا بنایا اسکی خوشیوں کی ضامن بنی اور اس نے کیا نہ کیا اسکے ساتھ۔ آخر کار بہت مشکل سے وہ خود کو سمیٹتا ہے اور یہ تکلیف ہوڈی مین کی برداشت سے باہر تھی اور وہ اپنی جان بھی لے لیتا کہ عین وقت اسے اپنی محبت اپنے خشک پھول اپنی سبڈ گل کا چہرہ دکھائی دیتا ہے اور اسکا جو ہاتھ بلیڈ سے اپنی زندگی کی نس کاٹنے والا تھا وہ ہاتھ سبڈ گل کا عکس دیکھ کر رک جاتا ہے اور یوں وہ ٹوٹا بکھر سا وجود بخاری فیملی کا شہزادہ اپنی شہزادی کی باہوں میں آسماتا ہے اس رات سبڈ گل کا ہیر و اتنا رویا اتنا رویا کہ سبڈ گل کو اسے سنبھالنا محال ہو گیا لیکن وہ پھر بھی اسے سمیٹتی ہے اور اپنے صمصام اپنے ہیر و کو رونے دیتی ہے تاکہ اسکے اندر کا جو درد تھا وہ کم ہو جائے جو وہ ناجانے کئی سالوں سے اپنے سینے میں

دباتا آیا تھا یہ سب سوچتے ہوئے ہوڈی مین بہت گہری سوچ میں تھا کہ اچانک اسے اپنی سبد گل کی آواز آتی ہے اور وہ ہوش کی دنیا میں قدم رکھتا ہے۔

کہاں کھوئے ہوئے تھے آپ صمصام سائیں۔۔۔؟

کہیں نہیں سائیں کی جان آپ ہمیں اپنے علاوہ کہاں کھونے دے سکتی ہیں۔

بہمسم مسکے لگانا بند کریں اور بتائیں ان سب ڈریسز میں سے میں آج کونسے والا پہنوں اور آپ نے بتایا بھی کن خاص لوگوں سے آپ مجھے ملانے والے ہیں۔۔۔۔۔؟؟

سائیں کی جان آپ کو سنسنگ بہت کرتی ہیں ویل یہ آپکے لیے ایک سر پرانز ہے اینڈ یو نو سر پرانز بتایا نہیں جاتا۔

www.urdu novelsmania.com

صبح جب ساوری کی آنکھ کھلتی ہے تو وہ خود کو اپنے شاہ کی باہوں میں پاتی ہے جو اسے سینے سے لگائے بیٹھا تھا کچھ دیر تک تو ساوری کو سمجھ نہیں آتا کہ وہ کہاں ہے لیکن جب اس کے حواس بیدار ہوتے ہیں تو رات کے مناظر اسکی خوبصورت آنکھوں میں گھومتے ہیں تو مسکراتے ہوئے،،، بلش کرتے ہوئے وہ اور بھی حسین لگ رہی تھی پھر جب عشارب کی طرف دیکھتی ہے تو ساری رات خود کو اسکی گود

میں بیٹھے اسکی گردن میں منہ چھپانے آرام دہ نیند کرنے کے بعد وہ توفریش لگ رہی تھی پر اپنے شاہ کی پوزیشن کا سوچتے فکر سے جلدی سے اٹھنے لگتی ہے کہ لڑکھڑا کر واپس سے اسکی گود میں بیٹھ جاتی ہے کیونکہ اسکے ارد گرد عشارب کی باہوں کا گھیرہ بہت تنگ تھا پھر کچھ سوچتے ہوئے وہ عشارب کو بید پر سیدھا لٹانے کیلئے جھکتی جاتی ہے اور بہت مشکل سے اپنے شاہ سیدھا سلاتی ہے جس سے وہ خود بھی اسکے سینے سے لگی اسکے اوپر تھی۔

پھر کچھ دیر بعد ساوری کی پھولی سانسیں بہال ہوتی ہیں تو پھر سے ہڑبری میں جب وہ اٹھنے لگتی ہے تو واپس سے اپنے شاہ پر گرتی ہے جس سے اسکے ہونٹ عشارب کی ٹھوڑی پر ثبت ہو جاتے ہیں جیسے ہی ساوری کو احساس ہوتا ہے تو وہ دھیرے سے اپنے ہونٹ عشارب کی ٹھوڑی پر سے ہٹاتی ہے اور وہاں سے اسکی نظر عشارب کے ہونٹوں پر جاتی ہے جنہیں دیکھ کر وہ مسکراتی ہے کیونکہ ساوری کو اپنی پچھلی بات یاد آتی ہے جب وہ اپنے شاہ کے ہونٹوں کو ڈارک براون کہا تھا پر غور سے اسکے ہونٹوں کو دیکھتی ہے جو کہ پنک کمر کے تھے جو ہلکی ہلکی مونچھوں اور دھاڑی کے گھیرے میں بہت زیادہ خوبصورت لگ رہے تھے کہ وہ بے خودی میں ان پر اپنی انگلی پھیرتی ہے جو کہ ساوری کے چھونے سے کھل اٹھتے ہیں پر جیسے ہی ساوری کو احساس ہوتا ہے تو وہ جلدی سے اپنی انگلی ہٹاتی ہے اور پھر سے اپنے شاہ کے چہرے کو تنگ لگتی ہے۔

ہا نیسیبی سوتے ہوئے کتنے پیارے لگتے ہیں میرے شاہ صرف اور صرف میرے



دھیرے سے وہ اپنا دایاں ہاتھ عشارب کی براون دھاڑی والی گال پر رکھتی ہے اور پھر جھک کر وہاں اپنے لب رکھتی ہے پھر ایسے ہی سیم عشارب کی لیفٹ چیک پر کس کرتی ہے پھر زرا سی اوپر ہو کر وہ اپنے شاہ پیشانی کو چھوتی ہے پھر وہاں سے عشارب شاہ رضوی کی ناک کی طرف بڑھتی ہے اور اپنے لب وہاں رکھتی ان سب باتوں سے انجان کہ اسکا شاہ بہت دیر سے جاگ رہا ہے اور اپنی ساوری اپنی شریان الحیات کی پیاری کیوٹ سی حرکات اسکے سینے میں موجود دل کو بہت بہا رہی تھیں جس نے عشارب شاہ رضوی کی دھڑکنوں میں ادھم مچا رکھا تھا لیکن اسکی مسز اسکی شریان الحیات ان سب باتوں سے انجان اپنے شاہ کو معتبر کر رہی تھی ابھی وہ عشارب کی ناک سے ہوتے ہوئے نیچے جاتی کہ ایک دم حیا سے اسکا چہرہ گنار ہو جاتا ہے کیونکہ ساوری کے لپس اپنے شاہ کے لپس سے بے حد نزدیک تھے کہ اگر وہ سانس بھی لیتی تو ان دونوں کا ملاپ ہو جاتا ابھی وہ اپنے حواسوں میں لوٹتی کہ عشارب کے کروٹ لینے پر وہ ہوتا ہے جو کہ دونوں کی تو نہیں البتہ ساوری کی انجیکشن میں نہیں تھا کیونکہ عشارب شاہ رضوی اپنا کام کر کے پھر سے سوتا بن جاتا ہے اور پھر گہرا سانس لے کر اپنا چہرہ اپنی شریان الحیات کی گردن میں چھپاتا ہے اور ساوری بیچاری تو شکڈ سی اس سچویشن کو سمجھنے کی کوشش کرتی ہے کہ آیا یہ آخر ہوا کیا تھا پھر کچھ سنبھلنے کے بعد وہ اپنے شاہ کو اٹھانے لگتی ہے کہ آیا وہ جاگ بھی رہا ہے کہ نہیں لیکن وہ مزید ساوری میں چھپنے لگتا ہے ایسے جیسے گہری نیند میں ہو ساوری کو جب تسلی ہو جاتی ہے کہ وہ سو رہا ہے تو وہ بھی اپنے شاہ کی باہوں میں قید سونے لگتی ہے اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ بھی گہری نیند سو جاتی ہے جب عشارب کو یقین ہو جاتا ہے تو وہ اپنا چہرہ ساوری کی گردن سے نکال کر

اسکے روبرو کرتا ہے اور کتنی دیر خوش ہوتا رہتا ہے ساوری کی حرکات کو یاد کر کے پھر جلدی سے وہ اٹھتا ہے بغیر ساوری کی نیند کو ڈسٹرب کیے اسکے ماتھے کو چھو کر فریش ہونے چلا جاتا ہے۔

جب کچھ دیر بعد ساوری کی آنکھ کھلتی ہے تو خود کو تنہا بیڈ پر پا کر وہ ہر بڑا کر اٹھتی ہے اور عشارب کو ڈھونڈنے لگتی ہے تو عشارب اسے کوٹج سے باہر زرافا صلی پر دکھائی دیتا ہے وہ مسکرا کر کھڑکی بند کرتی ہے اور فریش ہونے کیلئے جیسے ہی کبرڈ کھولنے لگتی ہے تو وہاں ہینگر میں موجود عشارب کی وائٹ شرٹ آل ریڈی ہینگ ہوتی ہے جس پر چٹ لگی ہوتی۔۔۔۔

This white Shirt is only 4rmy"" Artery of life"" my spouse.
❤️ Must wear only 4rme

urdu novels mania
(🤔 urShah ^ only urs)
www.urdu novels mania.com



🤔❤️🐵 Aaaaawww my lovely Hubbi

کچھ دیر بعد عشارب روم میں انٹر ہوتا ہے ابھی وہ کچھ کہتا کہ ساوری کو دیکھ کر اس کے الفاظ کہیں گم ہو جاتے ہیں اور ساوری کی حالت بھی کچھ الگ نہیں تھی۔ کچھ دیر تک تو عشارب ایسے سٹل کھڑا رہتا ہے مگر پھر دھیرے دھیرے وہ اپنے قدم ساوری کی طرف بڑھاتا ہے اور اسے اپنے روبرو کرتا ہے۔ جب کچھ دیر تک وہ یونہی اپنی شریان الحیات کو دیکھتا رہتا ہے تو ساوری اسے خود ہی پوچھتی ہے۔

آپ خاموش کیوں ہیں۔۔؟

What can I say in front of this beauty?..

عشارب کے الفاظ سن کر ساوری کے چہرے پر شرر لگیں مسکراہٹ آ جاتی ہے۔ اور پھر وہ جلدی سے عشارب کے سینے سے لگ جاتی ہے۔ یہ دیکھ کر عشارب کے لبوں پر سائل اپنی چھپ دیکھا کر گم ہو جاتی ہے۔

ہمم تو کوئی شرمسار ہا ہے۔۔؟


کون شتر مارا ہے۔۔؟

میری وائٹ فیری، میری شریان الحیات، میری لائف، میرا جنون، میری سپاؤس، میری دھڑکن،
میرا عشق، میری محبت اور۔۔۔۔۔۔۔۔

اب بس بھی کریں شاہ ساوری اپنے نرم گلابی ہاتھ عشارب کے ہونٹوں پر رکھ کر اسے خاموش کرا دیتی ہے۔

مجھے معلوم ہے میں آپ کی کیا ہوں۔

.0000that'sgreatbutiwannasy something

Sawrimybelovedmyarteryoflife.You'remyfavourite
obsession.I'mhungerforyourtaste,yoursmell,the feel of
.yoursoultouchingmine

عشارب ساوری کو ہگ کیے اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو کر اپنے جذبات،، اپنے احساسات بیان کر رہا تھا

BellaBukhari

عشارب ساوری کو ہگ کیے اسکے چہرے کے ایک ایک نقش کو چھو کر اپنے جذبات،، اپنے احساسات بیان کر رہا تھا اور ساوری کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں کیونکہ اسکے شاہ نے اظہار بھی ایسا کیا اسے اسکی اہمیت بتائی کہ وہ اپنے شاہ اپنے جھوٹے پولیس والے کے لیے کیا ہے۔

??..Heyheybabemysweetheartmylifelinewhathappened

تمرو کیوں رہی ہو شریان الحیات ہاں بتاؤ کچھ ہوا ہے ساوری میری جان بتاؤ۔

عشارب باری باری ساوری کی آنکھوں کو چومتا اسکے آنسو چنتا متفکر سا پوچھتا ہے پر جواب ندر۔

ساوری خاموش سی اپنی ترچھی آنکھوں سے اپنی زندگی کے اس خوبصورت مرد کو دیکھتی ہے جبے

اسکے رب نے اسکی زندگی میں شامل کر دیا تھا وہ کبھی سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اسکی مانگی جانے والی

دعائیں اتنی جلدی قبولیت کا احساس دلائیں گی کہ وہ اپنی قسمت پر نازاں ہونے لگی ابھی وہ مزید کچھ سوچتی

عشارب کی گھبراہٹی آواز پھر سے اسکی سماعتوں سے ٹکراتی ہے اور ساوری اپنے شاہ کے متفکر

چہرے کو دیکھتی ہے اور اس جواب میں وہ عشارب کے چہرے پر اپنے پیارے پیارے ہاتھ رکھتی

ہے اور اسکی کھڑی مغرور ناک پر اپنے گلاب جیسے نرم ہونٹ رکھتی ہے اور پھر اپنے شاہ کی آنکھوں

میں دیکھتی ہے جو ساوری کے اس عمل پر ساکت کھڑا تھا پھر وہ اپنی شریان الحیات کے پاؤں اپنے پاؤں پر رکھتا اسکی کمر میں بازو ڈالے اسے اپنے مزید قریب کر کے چہرے کے پاس کرتا ہے۔ جس سے ساوری سرخ چہرہ لیے اپنے شاہ کو دیکھتی ہے جو مخمور نگاہوں سے اپنی زندگی کو دیکھ رہا تھا پھر کچھ دیر یونہی آنکھوں کے رستے وہ دونوں اپنے جذبات، اپنی محبت، ایک دوسرے کے اندر اندھلیتے رہتے ہیں پھر اچانک عشارب شاہ رضوی ساوری کے کان کی طرف جھک کے کچھ کہتا ہے جس سے ساوری کی چمک جو کہ پہلے ہی پنک تھیں عشارب کے قریب ہونے اور اسکی فرمائش پر مزید پنک ہو جاتی ہیں۔ اور اسکے منہ سے صرف یہی الفاظ نکلتے ہیں کہ مجھ سے نہیں ہوگا شاہ۔

کیسے نہیں ہوگا شاہ کی جان ہم صبح جب میں سو رہا تھا تو میں نے اتنا خوبصورت خواب دیکھا کہ میری شریان الحیات میری پیاری سی کیوٹ سی چھوٹی سی بیوی مجھ سے پیار کر رہی ہے کبھی وہ اپنے نرم ہونٹوں کو میرے گالوں پر رکھتی ہے کبھی میری ناک پر تو کبھی میرے ماتھے پر تو کبھی میری چن پر اور ابھی وہ مزید کچھ کہتا کہ ساوری اسکے ہونٹوں پر ہاتھ رکھ کر اسے خاموش کر ادیتی ہے جبے عشارب چوم لیتا ہے اور ساوری بیچاری وہ کیا کہتی اسکے پاس تو الفاظ ہی نہیں تھے وہ تو کسی گہری سوچ میں چلی جاتی ہے کہ شکر اللہ جی یہ چھپکلی کے بھائی اف ہو میرا مطلب ہے میرے شاہ نے اس سب کو خواب سمجھا لیکن پھر اب یہ اپنے جاگتے ہوئے فرمائش کر رہے ہیں اور میں انکی اس فرمائش کیسے پورا کروں مجھے تو شرم آئے گی۔

کوئی شرم نہیں آئے گی مسز عشارب شاہ رضوی آپ بس مجھے کس دیں یہاں بھی یہاں بھی انفیٹ پرے فیس پر۔

ارے پر میں کیوں دوں آپ دے دیں مجھے مم میرا مطلب ہے نہیں مم مطلب ہاں مم مطلب وہ نہیں اففففف اللہ جی یہ سب کیا نکل رہا ہے میرے منہ سے اففف اففف۔۔۔۔۔ ابھی وہ مزید کچھ کہتی کہ ایک دم ہی عشارب اسکے چہرے پر جھک جاتا ہے اور جا بجا ساوری کے چہرے کو چھو کر اسے بوکھلا دیتا ہے۔

چلیں جی مسز میں نے تو ڈیل کے مطابق اپنا کام پورا کر دیا اب آپ کی باری ہے میں نے آپکے حصے کا پیار آپکو دے دیا اب میں اس سے ڈبل لوں گا۔

نہ نہ نہیں نہ شاہ آپ مم میں وہ نک کیسے مم مجھ سے نن نہیں ہو گا یہ کہہ کر وہ اپنا چہرہ عشارب کی گردن میں چھپا دیتی ہے اور عشارب مسکرا کر اپنی مسز کے سر پر بوسہ دیتا ہے اور سامنے مرر میں دونوں کے مکمل خوبصورت عکس کو دیکھتا ہے جس میں ساوری کی پیٹھ ہوتی ہے اور وہ عشارب کی بانہوں میں کھڑی اسی کی وائٹ شرٹ میں اس سے ہی بچنے کیلئے اسکی گردن میں چہرہ چھپائے خود کو محفوظ کر رہی تھی جسے دیکھ کر عشارب شاہ رضوی کے خوبصورت چہرے پر دلکش سسائل آتی ہے اور وہ اپنا آئی فون نکال کر اپنی اور ساوری کی مرر سیلفی لیتا ہے اسکے بعد اچانک وہ ساوری کے کان میں جھکتا

ھے اور کچھ سرگوشیاں کرتے دو سے تین مزید کیوٹ سے پوز لیتا ھے اور اپنا سیل بند کر دیتا ھے ادھر ساوری کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں ہوتی کہ اسکے شاہ نے ان مومنٹس کو کیپچر کر لیا۔

کچھ دیر تک تو عشارب ساوری کو ہگ کیے اسے محسوس کرتا رہتا ھے کہ ابھی وہ اس میں مدھوش ہوتا کہ اچانک اسے اپنے حصے کا پیار لینا یاد آ جاتا ھے اور وہ پھر سے ساوری سے وہی مطالبہ کرتا ھے جس سے وہ انکار کر دیتی ھے جو کہ عشارب شاہ رضوی کے اچھے بھلے موڈ کو غارت کر دیتا ھے لیکن کچھ سوچ کر اسکے چہرے پر معنی خیز سی مسکراہٹ آتی ھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ساوری اپنے شاہ کے کندھے پر تھی کیونکہ عشارب نے ساوری کو ایک دم سے اٹھا کر اپنے کندھے پر الٹا ڈال دیا تھا اور پھر کیا دیکھتے ہی دیکھتے ساوری کی چیخیں پورے کاٹیج میں تھیں اور وہ لاڈ صاحب سیرٹھیاں اتر رہے تھے اور ساتھ ساتھ اپنی مسز کے مکے، تھپڑ بھی کھا رہے تھے جس کا اس پر زرا بھی اثر نہیں ہو رہا تھا اور ہوتا بھی کیوں وہ اسکے سامنے ننھی سی جان تھی بھلا اسکے نرم ہاتھوں کے مکے عشارب شاہ رضوی کی پیٹھ پر کیا اثر کرتے۔

www.urdu novelsmania.com

♡♡♡♡♡♡♡

سبد گل یا رجلدی سے ریڈمی ہو جاو ایک گھنٹے سے زیادہ ہو گیا تم ابھی تک ریڈمی نہیں ہوئی۔۔۔۔۔

بجی سائیں میں تو کب سے ریڈی ہوں۔

باقی کے الفاظ صمصام بخاری کے کہیں گم ہو گئے تھے کیونکہ سامنے اسکا خشک پھول تواب کھلتا گلاب لگ رہا تھا اور اسکے سارے الفاظ ساکت و مبہم ہو گئے تھے کیونکہ سامنے موجود سبد گل سرخ اناری ساڑھی میں سرخ گلاب بن کر صمصام بخاری کے دھڑکتے دل کو ساکت کر گئی۔

صمصام سائیں کک کیا ہوا مم میں اچھی نہیں لگ رہی کیا۔۔۔؟

ادھر صمصام بخاری کی صرف خاموشی اور ساکت نظریں تھیں جو کہ سبد گل سے ہٹنے کا نام نہیں لے رہی تھیں۔

مجبوراً "سبد گل صمصام بخاری کے پاس آتی ہے اور اسے سٹیپو بنا دیکھ کر پھر سے ہلاتی ہے۔

لیکن ادھر پھر سے وہی خاموشی۔

سائیں دیکھیں نہ آپ خاموش کیوں کھڑے ہیں مجھے لگتا ہے مجھ پہ یہ ریڈ کمر سوٹ نہیں کر رہا مم میں کوئی اور

BellaBukhari

سائیں دیکھیں نہ آپ خاموش کیوں کھڑے ہیں مجھے لگتا ہے مجھ پہ یہ ریڈ کمر سوٹ نہیں کر رہا مم میں کوئی اور ڈریس چیخ کر لیتی ہوں ابھی وہ پلٹتی کہ صمصام اسے اپنی طرف کھیپتا ہے۔

کس نے کہا سائیں کی جان کہ یہ رنگ آپ پہ سوٹ نہیں کر رہا۔؟

ووو وہ کک کسی نے نہیں آپ کچھ کہہ نہیں رہے تھے تو۔۔

تو آپ نے سمجھا آپ کو چیخ کر لینا چاہیے ہے نہ۔ تو ایسا کچھ نہیں سائیں کی جان میں تو سٹل ہو گیا تھا آپکو اس سرخ رنگ میں دیکھ کر۔ آج میں آپکو بتاوں سرخ رنگ کے معنی اور اسکا آپ پر چنا۔۔؟

www.urdu novelsmania.com

سبد گل آج اس سرخ رنگ میں آپ مجھے کہیں سے بھی خشک پھول نہیں لگیں آج ایسے لگا میرا خشک پھول آج اپنے نقاب پوش اپنے سائیں کا پیار پا کر کھل کر سرخ گلاب بن کر کھل اٹھا ہے۔

یہ سرخ رنگ صمصام بخاری کی سرخ پری کیلئے بنا ہے۔

یہ سرخ رنگ صمصام بخاری کی چاہت اسکے جنون اسکی محبت کا رنگ ہے۔

یہ سرخ رنگ صمصام بخاری کی سب گل کی کل حیات کا رنگ ہے جو اسکی محبت نے اسے دیا۔

یہ سرخ رنگ اس سرخ سمندر کی طرح ہے جسے یہ دنیا والے ڈرتے ہیں کیونکہ وہ نہیں جانتے سرخ سمندر باہر سے ان کو اپنی وحشت سے ڈرانہ چاہتا تاکہ کوئی بھی اسکے پاس نہ آ سکے اور وہ ہمیشہ تنہا، ویران، ادا اس رہے لیکن اصل میں وہ چاہتا ہے کہ اسکے پاس خاص اور معتبر قسم کی محبت کرنے والا آنا چاہیے اور جب اس سرخ سمندر کو اسکی محبت، اسکا، جنون مل جاتا ہے تو وہ اپنا یہ رنگ اس پر چڑھا دیتا ہے اور اپنے سرخ سمندر میں پورے خلوص اور چاہت سے شامل کر دیتا ہے بالکل ایسے ہی جیسے میں نے یعنی صمصام بخاری نے اپنی سب گل پر اپنا رنگ چڑھا کر اسے خشک پھول سے کھلتا ہوا سرخ پھول بنا دیا اور آج تمہیں اس سرخ ساڑھی میں سرتاپا اپنے عشق میں ڈبو کر سرخ گلاب بنا دیکھ کر تمہارے صمصام سائیں کو صحیح معنے میں سکون مل رہا ہے۔

آج تمہارے صمصام سائیں کو کوئی ملال نہیں کیونکہ اسے اسکی شریک حیات اسکی سب گل نے قبول کر لیا اسے اپنی محبت میں ڈبو دیا۔

یہ سب کہتے ہوئے صمصام اپنی سبد گل کے چہرے کو چھو کر اسکے کان میں سرگوشیاں کر رہا تھا جسے سن کر سبد گل کا دل اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو گیا تھا اسے اور کیا چاہیے تھا جب اللہ نے اسکی زندگی میں اتنا خوبصورت بندہ لکھ دیا۔

ویسے ایک بات بتاؤں سائیں کی جان۔۔۔؟

جج جی بولیں مم میرا مطلب ہے بتائیں۔۔

آپ کو اس سرخ ساڑھی میں دیکھ کر میرے ذہن میں ایک شعر آیا ہے تو عرض کروں۔۔؟

جج جی ارشاد فرمائیں سبد گل ہنس کر بہت مشکل سے اپنا قہقہہ دبا کہ کہتی ہے کیونکہ اسکے مطابق صمصام بخاری ضرور کوئی ٹوٹا پھوٹا سا شعر کہے گا۔

تم ہنس کیوں رہی ہو ہاں۔۔۔؟

مم میں بھلے کہاں ہنس رہی ہوں۔؟ اوکے بی سیریس آپ شعر سنائیں میں اب نہیں ہنسون گی ڈن۔

.....Okdone

""وہ لڑکی ہر دم نشے سے چور لگتی ہے

سرخ رنگ جب پہن لے تو ایک دم صمصام بخاری کی حور لگتی ہے۔ ""

Howismypoeetry?..

اففف بہت بہت بہت اچھی مجھے تو یقین نہیں آ رہا صمصام سائیں یہ آپ نے شعر پڑھا ف۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

Anydoubt?..

نہیں نہیں بس ایم ویری ویری پیپی تھینک یو سوچ صمصام آئی لو یو سو سو سوچ یہ سب کہتے ہوئے سب گل صمصام کی پیشانی پر کس کرتی ہے۔

اور صمصام شکوہ سنا دیکھتا ہے اور پھر سوال کرتا ہے کیا کیا کام نے سب گل دوبارہ کھو۔

Isaidiloveyou

sooomuch

 SamsamSain

ہاں اوکے اب چلو کافی لیٹ ہو گئے ہیں ڈز کیلئے جلدی چلو سبد گل۔۔

.....What

کیا کہا آپ نے صمصام سائیں مجھے آئی لو یو ٹو کیوں نہیں کہا یہ تو نا انصافی ہے مجھے آپ سے بات نہیں کرنی۔

😊 Howrudeyou're Mr.Samsam Bukhari

او کے صمصام بخاری کی جان چلو پھر ایسے تو ایسے ہی صحیح میں تو چلا جائے بائے یہ کہہ کر ابھی وہ جاتا کہ سبد گل اسکے سامنے آ جاتی ہے اور غصے سے گھورنے لگتی ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے صمصام اسکی انکھوں پر بوسہ دے کر اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر قدم اپنی بلیک اوڈی کی طرف بڑھاتا ہے اور فرنٹ سیٹ پر بیٹھا کر دوسری طرف خود بیٹھ کر کارسٹارٹ کرتا ہے اور پھر سے سبد گل کی طرف جھک کر اسکے بہت پاس آئی لویو ٹوسائیں کی جان کہہ کر اسکی آنکھوں کو بلیک ربن سے ڈھانپ کر اور گالوں کو باری باری چھو کر اپنی بلیک اوڈی زن سے اڑالے جاتا ہے۔

اور پھر کچھ ہی سیکنڈ میں وہ دونوں اس مقام پر موجود ہوتے ہیں جسے دیکھ کر صمصام بخاری جلدی سے اپنی بلیک اوڈی سے باہر نکلتا ہے اور دوسری طرف سبد گل کو تھام کر اسکے ولا میں انٹر ہو کر پھر سے اسے باہوں میں اٹھائے آگے بڑھتا جاتا ہے اور پھر سامنے موجود ہستیوں کو دیکھ کر سبد گل کو نیچے اتار کر اسکی آنکھوں سے بلیک ربن ہٹاتا ہے۔

سبد گل کوئی جواب نہیں دیتی البتہ اسکی انگلیوں سے ابھی انگلیاں نکالنے کی کوشش میں ہلکان تھی

ڈرائے فلاور آنکھیں کھولو۔۔۔

ک۔۔۔۔۔ کیوں ص۔۔۔ صبح ہوگی؟

اسکی غصے بھری سرگوشی سن کر وہ قہقہہ لگاتا ہے تو سب گل آنکھیں کھول کر جو اسے دیکھتی ہے تو اسکی مسکراہٹ پر فدا بس دیکھتی رہتی ہے۔۔۔

اگر میں کہوں صبح کو بھول جاؤ ہماری زندگی میں صرف رات ہی رات ہوگی تو؟

تو میں مان لوں گی کہ۔۔۔ کیوں کہ م۔۔۔ میرے سائیں ک۔۔۔ کبھی غلط کہہ ہی نہیں سکتے۔۔۔

ہم پھر اپنے سائیں کی بات مانو اور سو جاو۔۔۔

م۔۔۔ مجھے نیند نہیں آرہی ا۔۔۔ ورنہ آنکھیں زبردستی بند کرنے کی وجہ سے درد ہو رہا ہے۔

وہ اسکے اصل درد کی وجہ جان گیا تھا تبھی کسی کو کال کرتا ہے اور فون اسکے کان سے لگاتا ہے۔۔۔

پ۔۔۔ پرنسز۔۔۔۔

ڈ۔۔ ڈیڈ آ۔۔ آپ کیسے ہیں م۔۔ مام کہاں ہیں اور آپ ابھی تک جاگ کیوں رہے ہیں آپ کو پتا ہے ناں لیٹ نائٹ سونے کے خوفناک اثرات پھر بھی جاگ رہے ہیں۔

م۔۔۔ میں ت۔۔۔ تو سو رہی ہوں اور نیند میں آپ سے باتیں کر رہی ہوں چلیں اب آپ بھی سو جائیں اور یاد رکھیں ڈیڈ آپ کی پرنسز آپ کی آنکھوں کے سامنے نہیں لیکن دل میں جھانکے گے تو ہر لمحہ مجھے اپنے پاس پائیں گے۔۔۔

سب گل جلدی سے کال بند کرتی ہے اپنے آنسو کو اندر دھکیلتی مسکرا سکی آنکھوں میں دیکھتی ہے۔۔۔

ک۔۔ کیا ہوا۔۔ ایسے کیا دیکھ رہے ہیں چلیں سیدھے لیٹیں اور میری ایک بات کان کھول کر سن لیں جلدی سے ٹھیک ہو جائیں آپ ایسے بستر پر نکلے انسان لگ رہے ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

سب گل کی آخری بات پر وہ داد بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔۔۔

س۔۔۔ سائیں سچ ہی تو ہے آپ کی تکلیف ختم ہوگئی ت۔۔۔ تو اماں سائیں کی روح کو سکون ملے گا چلیں اچھے بچوں کی طرح آنکھیں بند کریں۔۔۔

وہ اسکے کہنے پر آنکھیں بند کرتا ہے تو گل اسکے چہرے پر پھونک مارتی ہے۔۔۔

"صمصام سائیں ہر ڈر، تکلیف کو آپ کی نیند کی حدود سے باہر کر دیا ہے اب آپ اللہ کی امان میں آگئے ہیں"

بند آنکھوں سے بہتے آنسو وہ صاف کرتی اسکے بالوں میں انگلیاں چلا رہی تھی۔۔۔

ڈرائے فلاور۔۔۔۔۔

شش۔۔۔۔۔

چپ کر کے سوئیں نیند کب سے انتظار کر رہی ہے۔

ساتھ ہی سب گل خود بھی اسکے پاس سوتی اسکے ہاتھ کو قابو میں کیے صمصام کے سونے کے بعد خود بھی سو جاتی ہے۔۔۔

چھوٹے سائیں بات تو سنیں۔۔۔

ہمیں آپ کی کوئی بات نہیں سننی آپ نے اس لڑکے کو کیوں امپورٹینس دی جب کہ آپ جانتے ہیں
اماں سائیں کے بعد صرف میں آپ کی ساری توجہ ساری محبت کا اکلوتا حقدار ہوں۔۔۔

چھوٹے سائیں۔۔۔

جب وہ محبت بھرے لہجے میں پکارتا ہے تو وہ اپنے بھائی کو دیکھتا ہے جس کا چہرہ تھوڑی سی ناراضگی پر
اتر گیا تھا۔۔۔

ہیر و میں نہیں ناراض آپ جلدی سے مسکراؤ ورنہ اماں سائیں مجھ سے ناراض ہو جائیں گی چلیں بھی
اب مسکرائے ساتھ ہی چھوٹے سائیں اپنے بھائی کے گلے لگتے ہیں تب ہی اماں سائیں کی آواز سن کر
وہ جلدی سے انکا ہاتھ چومتا ہے جو کہ واضح اشارہ تھا کہ وہ اپنے ہیر و بھائی سے کچھ دیر پہلے ناراض تھا
۔۔۔

منظر بدلتا ہے اسکی آنکھوں کے سامنے اسکے چھوٹے سائیں کو بے دردی سے مارا جا رہا تھا خون میں
لت پت وہ اپنے ہیر و کو بے بس ہوتا دیکھ رہا تھا آخری پڑنے والی ضرب پر وہ مسکراتا ہوا آنکھیں
بند ہمیشہ کے لئیے بند کرتا ہے تبھی ہی وہ شیر جو اپنی اماں سائیں کے جانے کے بعد بھائی کی وجہ سے

زندہ تھا اسی وقت بے رحم درندہ بنا ساری رسیوں کو توڑتے وہاں پر موجود ایک شخص کے جسم کے ہزاروں ٹکڑے کرتا ہے۔۔۔۔۔

"ہ۔۔۔۔۔ ہیروم۔۔۔۔۔ مجھے۔۔۔۔۔ اماں سائیں ک۔۔۔۔۔ کے پاس جانا ہے۔۔۔۔۔"

صمصام جھٹکے سے اٹھتا ہے تو اسکے بازو پر سوئی سبد گل بھی نیند سے بیدار ہوتی ہے۔۔۔۔۔

نقاب پوش کو لمبے لمبے سانس لیتے دیکھ کر وہ جلدی سے پانی کا گلاس دیتی ہے وہ جو ایک بار پھر سے وحشر زدہ ہو گیا تھا سبد گل کو گلاس تھا مے دیکھ کر عجیب انداز میں مسکراتا ہے اور گلاس کا بھرا گلاس اس سے لے کر اسی کے منہ پر پھینکتا ہے۔۔۔۔۔

تم کیا سمجھتی ہو اپنے دشمن کی پیٹی کو میں پلکوں پر بیٹھا کر رکھوں گا۔۔۔۔۔

اسکے بالوں کو جکڑے وہ اسکے گیلیے چہرے پر پھنکار رہا تھا۔۔۔۔۔

جانتی ہوناں نفرت کرتا ہوں تم سے تمہارے چہرے سے تمہاری رگوں میں دوڑتے دشمن کے خون سے تم کیا سمجھ رہی تھی رات تمہارے سوکا لڈ ڈیڈ سے بات کروائی تھی؟

نہیں وہ شخص میرا دشمن ہے اور میری بیوی ہونے کے ناطے تم بھی اس سے نفرت کرو گی جو کہ تمہارا فرض ہے۔۔۔

بات کرنے کے ساتھ وہ اسے دور پھینکتا ہے تو سبد گل کا سر بیڈ کی نوک سے لگتا ہے اسکی چخ سن کروہ ٹپ کر اسے پاس کرتا ہے۔۔۔۔

ہوڈی مین اپنے شکار کی خاطر داری پر مسکرا رہا تھا حالانکہ وہ اپنے شکار کی خدمت کرتا تھا یہاں پر سب الٹ ہو رہا تھا۔۔۔

ہوڈی مین اس شاندار بیگلو کے ٹاپ فلور پر جاتا ہے جہاں اسکا میزبان بھی ڈرنک کے ساتھ پہنچتا ہے اور اسے بھی وائین کا گلاس پکڑاتا ہے وہ غصہ سے جب دیکھتا ہے تو وہ شخص ڈر کر گلاس واپس رکھتا ہے۔۔۔

?Tell mewhat isthemeaning oflife

ہوڈی مین کے سوال پر وہ شخص قہقہہ لگاتا ہے ۔۔

?Isitimportanttoansthisquestion

!Yes

Thinkifyouranswerimpressme,Thenhoodymanwillbe
yourPartnerandifyourreplyturnmeintoangerthenyour
.deathwillbemustaccordingtomystyle

www.urdu novelsmania.com

اسکی شرط سن کروہ شخص تھوڑا سا گھبراتا ہے لیکن اسے یقین تھا زندگی کے بارے میں دیا گیا اسکا جواب اسے پسند آئے گا اس لئیے وہ مسکرا کر شرط منظور کرتا ہے کیونکہ ہوڈی مین کے ساتھ اسے اپنا مستقبل روشن نظر آ رہا تھا۔۔۔

.Formelifeislikebedofroses.withoutPowerI'm useless

ہوڈی مین اسکی بات چیمپر پر آنکھیں بند کیے سن رہا تھا اسے ایک سوال پوچھتا ہے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novelsmania.com

.Whatdoyoumeanbedofroses?Explainit

Itmeanswhenotherbloodypeoplefeelhopelessnessinfront ofmeandbeggingformercythatmomentwillbecomebedof roses.

ہوڈی مین اسکے پاس ٹھہرتا ہے وہ شخص خوش ہو کر اسے دیکھ رہا تھا اسے لگ رہا تھا اسکا جواب جیسے اسے پسند آگیا ہے۔۔۔

....Move

ہوڈی مین کے کہنے پر وہ پیچھے کی طرف قدم بڑھاتا ہے۔۔۔

urdu
novels mania
www.urdu novels mania.com

....Doyouknowilikeonlyonewordmercy

..Inyourlifethiswordneverexist

ہوڈی مین اسکے جتنے پاس جا رہا تھا اتنا ہی وہ شخص موت کے قریب جا رہا تھا۔۔۔

...Idon'tlikeyouranswersogoodbye

ہوڈمی مین کے کہنے کے ساتھ ہی وہ شخص اپنے ہی بیٹنگلو کی رون سے گرتا ہے نیچے سے دیکھنے والوں کو لگ رہا تھا اسکا پاؤں پھسلا ہے اور ایسا ہی ہوا تھا۔۔۔

ہوڈمی مین جب نیچے پہنچتا ہے تو اس شخص کی تقریباً ساری ہڈیاں ٹوٹ چکی تھیں وہ درد سے تڑپ رہا تھا اور اسکے سارے گارڈز اور ورکر اسے اس حالت میں دیکھ رہے تھے وہ کچھ نہیں کر سکتے تھے کیونکہ انکا نیا لباس ہوڈمی مین تھا جس نے انہیں کوئی آرڈر نہیں دیا تھا۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

...Ohhhh

?Feelingpain

?Wantmercy

..Inmycirclethereisnomercyforbadsouls

..Ahhhdon'tworryyouwillbeonjourneyofdeath

وہ شخص عبرت کا نشان بنا پڑا تھا اسکے گناہوں کی تعداد بہت زیادہ تھی اور اسکا اختتام آج ہوڈی مین نے کر دیا تھا۔۔۔

ہوڈی مین کا خاص ملازم اسکے لئے کار کا ڈور اوپن کرتا ہے تو وہ آج خود ڈرائیونگ کے لئے آگے بیٹھتا ہے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ابھی وہ راستے میں ہی تھے جب جنگل کے پاس کچھ لڑکے کھڑے مسکرا رہے تھے تب ہی لڑکی جو خود کو ان سے چھڑا رہی تھی سامنے آتی کار دیکھ کر مدد کے لئے پکارتی ہے ہوڈی مین تک آواز تو نہیں پہنچی مگر سامنے کی صورتحال دیکھ کر وہ سمجھ گیا تھا لڑکی جو کار کے قریب آنے پر زور سے مدد کے لئے چلاتی ہے کار کے پاس سے گزرنے اور چلے جانے سے وہ سڑک پر گرتی ہے۔۔۔

لڑکوں کا گروپ اسے گھسیٹتے ہوئے اب جنگل کے اندر لے جا رہا تھا تب ہی انکے سامنے اچانک کار کے آنے سے وہ ڈر کر پیچھے ہوتے ہیں۔۔۔

.Heybrosheisheroineofourshortfilm.Soplzyoumaygonow

ہوڈی مین لڑکی کی طرف دیکھتا ہے جس کا چہرہ بالوں سے چھپا ہوا تھا اسکے پھٹے ہوئے اوور کوٹ سے لگ نہیں رہا تھا کہ وہ مووی کی شوٹنگ کر رہے ہیں۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

وہی لڑکا جو ہوڈی مین کی پرنسپلٹی سے اسکے رعب سے ڈر گیا تھا وہ لڑکی کی کمر میں ہاتھ ڈال رہا تھا ہوڈی مین کے آنکھ کے اشارے سے رکتا ہے تو لڑکا گھبرا کر لڑکی سے تھوڑا دور ہوتا ہے۔۔۔

وہ لڑکی کے پاس جاتا ہے جس پر ناجانے کیوں لڑکی کو زیادہ رونا آ رہا تھا وہ گالوں پر بستے آنسو ہاتھ سے رگڑ کر صاف کرتی ہے ہوڈی مین اسکی حرکت پر کافی عرصے بعد مسکراتا ہے جسے دیکھ اسکا خاص ملازم لڑکوں پر گن سے فائر کرتا ہے جس میں سے کچھ لڑکے اپنی ٹانگیں تو کچھ بازو پکڑے ٹرپ رہے تھے اس دوران لڑکی ہوڈی مین کی پناہوں میں چھپی کپکپا رہی تھی۔۔۔

...Plz

..Don't do this...they are true

لڑکے حیران ہو کر اسکی بات سنتے ہیں ہوڈی مین اسکا رخ لڑکوں کی طرف کرتا ہے جس سے لڑکی ایک بار پھر اسکا چہرہ نہیں دیکھ پاتی بلکہ وہ کسی کو بھی دیکھنا نہیں چاہتی تھی کیونکہ وہاں پر موجود سارے مرد اسے درندے لگ رہے تھے۔۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ سب سچ کہہ رہے تھے اور چونکہ فلم بن رہی ہے تو ویلن کا کردار تو بہت اہم ہوتا ہے ناں بس میں اس فلم کا ویلن ہوں۔۔۔

آ۔۔۔ آپ اردوب۔۔۔ بول سکتے ہیں م۔۔۔ مطلب م۔۔۔ میری ان لوگوں کو د۔۔۔ دی گئی بدعائیں
بھی سن لیں۔۔۔۔؟

ہوڈی مین کوئی جواب نہیں دیتا اور اسکے کوٹ کو پکڑتا ہے جس پر لڑکی ٹپ کا اسکا ہاتھ تھامتھی سرنامیں
ہلاتی رورہی تھی۔۔۔

اوہ۔۔۔۔۔



...Crying heroine

کیا ہوا مووی بن رہی ہے ناں تو مجھے میرا رول کرنے دو اور اب اگر تم نے میرا ہاتھ پکڑا تو تمہارے
ہاتھ کو فائر کرنے میں دیر نہیں لگاؤں گا۔۔۔

جب ہوڈی مین اسکے کوٹ کے بٹن کھول رہا تھا وہ بے بسی میں اپنے رب کو پکارتی ہے۔۔۔

ہوڈی مین اسکی سسکتی ہوئی پکار سن کر مسکراتا ہوا اسکے گلے میں تقریباً داخل چین کے ٹکڑے کو بے رحمی سے کھیچتا ہے پھر وہاں رومال رکھتا دبا دیتا ہے تاکہ گردن سے مزید خون نازکے وہ آہستہ سے اسکے بال گردن سے ہٹاتا ہے انگلی کے لگنے سے اسکا پورا وجود کپکپاتا ہے۔۔۔۔

پ۔۔۔۔ پلیزم۔۔۔ میں کوئی ہیروئین نہیں ہوں ی۔۔۔ یہ س۔۔۔ سب جھوٹ بول رہے تھے
م۔۔۔ مجھے جانے دیں۔۔۔

ہوڈی مین اسکے کان میں پھنکارتا ہے۔۔۔۔
میں سب جانتا ہوں مجھ سے جھوٹ بولنے کی سزا تو اب ساری عمر بھگتنی پڑے گی"

ک۔۔۔ کیا ک۔۔۔ کیسی سزا؟

"تمہیں ساری زندگی میرے ساتھ ہماری مووی میں ہیروئین کا رول کرنا پڑے گا جس میں میرا کردار

BellaBukhari

جس میں میرا کردار بدلتا رہے گا کبھی میں ہیرو تو کبھی ویلن کبھی گمنام دوست کا کردار نبھاؤں گا۔ ہر کردار کے لئے ہیرو وین کی سچی چاہت درکار ہوگی۔

I mean in every moment of life you only duty, responsibility is
...to love me always
"...Got it



م۔۔۔ مجھے گ۔۔۔ گھر جانا ہے۔

تم نے مجھے جواب نہیں دیا بہت بری بات اب یہی ٹھہری رہو تمہارے سامنے ان لڑکوں کی ذرا خاطر مدارت کر لوں اگر اس دوران تمہارا ایک بھی آنسو یا سسکی سننے کو ملی تمہیں ختم کرنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاؤں گا۔۔۔

پھر کچھ ہی سیکنڈ میں پورا جنگل ان لڑکوں کی دردناک چیخوں سے گونج رہا تھا جہاں وہ ویلنگ گرل اپنے ہونٹوں پر سختی سے ہاتھ رکھے سسکیوں کو روکنے کی کوشش میں ہلکان وہی بے ہوش ہو کر گر گئی تھی۔۔۔

چ۔۔۔ سچ بہت نرم دل ثابت ہوئی ہو خیر ہر دل بننے میں تمہارا ویلن مدد کرے گا۔

ہوڈی مین اسکے بے ہوش وجود کے پاس بیٹھتا ہے اس دوران اسکا خاص ملازم ان تمام لڑکوں کو وہاں سے ہٹاتا خود بھی اپنے باس کے حکم پر وہاں سے چلا جاتا ہے۔۔۔

تقریباً آدھے گھنٹے بعد وہ ہوش میں آتی ہے تو سامنے ہوڈی پہنے انسان کی پیٹھ دیکھتے وہ آہستہ آہستہ پیچھے موکر رہی تھی اور وہ شاید بھاگنے میں کامیاب ہو بھی جاتی مگر پتوں کی سرسراہٹ اسکے قدم روک دیتی ہے۔۔۔

ویننگ ہیروئین اپنے ویلن کو اس جنگل میں اکیلا چھوڑ کر جا رہی ہو؟
ابھی تو ہم نے وہاں سے سٹارٹ کرنا ہے جہاں پر تم بے ہوش ہوئی تھی۔۔۔

چلو میرے پاس آ کر بیٹھو۔۔۔

م۔۔۔ مجھے گھر جانا پ۔۔۔ پلیز جانے دیں۔۔۔

ہاں ہم چلیں گے ناں ابھی تم میرے پاس بیٹھو۔۔۔

اب کی بار لہجے میں سختی محسوس کرتی وہ اس سے تھوڑا سا دور بیٹھتی ہے۔۔۔

پھر کیا سوچا۔۔۔؟

بنوکی میری فلم کی ہیروئین۔۔۔؟

م۔۔۔ میں ک۔۔۔ کوئی ہیروئین نہیں ہوں آ۔۔۔ آپ کو بتایا تھا م۔۔۔ میں نے جھوٹ بولا تھا آج میری کلاسز جلدی ختم ہو گئی تھیں تو م۔۔۔ میں گھر واپس جا رہی تھی تب ہی یہاں م۔۔۔ میری کار خراب ہو گئی مدد مانگی تو ی۔۔۔ یہ لوگ پ۔۔۔ پیچھے پڑ گئے آ۔۔۔ آپ کی کار دیکھی تو نئی امید ملی پر آپ چلے گئے۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

یہ میرے سوال کا جواب نہیں ہے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔۔۔۔

ہوڈی مین جھٹکے سے اسے اپنی طرف کھیپتا ہے تو لڑکی کی چیخ نکلتی ہے وہ آنکھیں بند کیے اس کے ہاتھ کی سختی اپنے بازوؤں پر محسوس کرتی پھر سے رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔

ک۔۔ کس لئے م۔ میں اجنبی ظالم انسان ک۔۔ کی ہ۔ ہیر و نین ب۔۔ بنوا۔۔ اور کس بنیاد پر۔۔ ؟

وجہ جاننا چاہتی ہو تو یہی میرے پاس آنے پر اس وقت کیوں تمہارے رونے میں اضافہ ہوا تھا رشتہ تو اسی وقت قائم ہو گیا تھا جب تم نے بے دردی سے آنسو صاف کیے تھے۔۔۔

اتنی لمبی وضاحت پہلی اور آخری بار دے رہا ہوں اب سے تم میری ہیروئن بنو۔۔۔

سمجھ آئی میری بات۔۔۔۔۔؟؟؟

اسکی خاموشی پر وہ گردن پر پڑے زخم کو اتنی بے دردی سے دباتا ہے کہ وہ ناصرف سر ہلا کر بلکہ بول کر بھی اسکے حکم ماننے کا اظہار کر رہی تھی۔۔۔

”گڈ تم میری کہانی کا وہ شکار ہو جسے میں جب چاہوں توڑ سکتا ہوں جوڑ سکتا ہوں یا وقت آنے پر ختم بھی کر سکتا ہوں میری چال کے ہر داؤ پر پورا اترنا ہو گا ورنہ تم جانتی ہونا بننا چال کے رانی مردہ ہوتی ہے اور مردوں سے مجھے کوئی لگاؤ نہیں۔۔۔۔“

تم اب جاسکتی ہو کارٹھیک ہو چکی ہے اور آخری بات میں جب بھی چاہوں گا تم سے ملنے آؤں گا تب تک تھوڑا کوکنگ پر دھیان دو۔۔۔

ج۔۔۔ جی م۔۔۔ میں ایسا ہی کروں گی۔۔۔

جاو۔۔۔۔

ہوڈی مین کے حکم پر لڑکی وہاں سے بھاگتی ہے اور کار میں بیٹھتے ہی ڈرائیو کرتی وہاں سے جا رہی تھی

جتنی تیزی سے تم مجھ سے دور بھاگ رہی ہو اتنی چاہت سے تم اس ویلن کو پاس پاؤ گی۔۔۔۔

www.urdu novelsmania.com

ٹیریس پر پہنچتے ہی ساوری سامنے کا منظر دیکھ کر دنگ رہی جاتی ہے ارے کوئی رو مینٹک سجاوٹ والا معاملہ نہیں تھا ساوری چکراتے سر کو تھامتی ہے وجہ یہ تھی۔۔۔

پورا ٹیرس ساوری کی یوفون والی سروس سے بھرا پڑا تھا۔۔۔

ساوری ایک چٹ اٹھاتی ہے جہاں پر اسکے عشارب کے لئیے نادر الفاظ کچھ یوں درج تھے۔۔

"انسپیکٹر راشد اگر آپ چاہتے ہیں آپ کے صاحب کے ساتھ آپ کی جاب بھی ناچھوٹے تو اپنے آفس کے بڑے صاحب کو میرے پیر کے ختم ہونے کے بعد یہاں کمرہ امتحان میں لے کر پہنچ جائیے گا اور ہاں آپ کی بجا بھی جی نے آپ کے لئیے دلہن ڈھونڈ لی ہے اگر اپنی دلہن سے ملنا چاہتے ہیں تو پانی پلانے والے انکل کی جگہ آپ میرے لئیے نقل مطلب مدد لے کر آ جائیے گا جتنا جلدی آپ مدد پہچائیں گے اتنی جلدی اپنی ہونے والی دلہن سے ملیں گے۔۔۔"

ی۔۔۔ یہ یہاں کیسے پہنچ گیا اف اللہ جی ساوری اب کیا کرے۔۔۔

ساوری نالائق سی کچھ نا کرمی عشارب بولنے کے ساتھ اسکا ہاتھ تھامتھا ہے۔۔۔

اگر تم اس جھوٹے پولیس والے سے شادی کر لو تو تمہیں جیل جانے سے میں بچا لوں گا۔۔۔۔

ج۔۔۔ جیل لیکن ک۔۔۔ کس جرم میں۔۔۔۔؟

اوہ میری معصوم سی ہونے والی مسز کو اپنے جرم کا نہیں پتا کوئی بات نہیں عشارب شاہ ہے ناں
تمہارے ہر جرم پر نظر رکھنے والا۔۔۔

جیسا کہ اس چٹ میں واضح طور پر لفظ نقل کے ساتھ پولیس آفیسر کو دھمکانے جیسا سنگین جرم تم کر چکی ہو
تو تمہیں کیا لگتا ہے تم مزے سے آزاد گھومتی رہو گی پورا رمضان المبارک میں نے یہ ڈھیل دی کہ
کما ز کم تمہاری فیملی تو اس ماہ مبارک میں سکون سے رہے۔۔۔

اب جب کہ مجرم بھی یہی ہے وہ بھی اتنے پاس تو پولیس آفیسر کا فرض ادا کرنا تو حق ہے ناں۔۔۔

ت۔۔۔ تم جھوٹے پولیس والے تمہیں کیا لگتا ہے ساوری ڈ۔۔۔ ڈر جائے گی۔۔۔

ہاں کہا میں نے ایسا بلکہ لکھا بھی کیا کر لوں گے فالتو انسان۔۔۔

اچھا تو تم مجھ سے نہیں ڈر رہی۔۔۔؟

ن۔۔۔ نہیں اگر آپ نے مجھے ک۔۔۔ کچھ بھی کہا تو گرینڈ پا کو شکایت لگا دوں گی۔۔۔

یہاں سے نکلو گی تو شکایت لگا پاو گی یہ دب کہتے ہوئے عشارب اپنی نالائق مسز مطلب ساوری کی اوڑ بڑھنے لگتا ہے۔۔۔

ساوری پورے ٹیرس پر نظر دوڑاتی ہے اسے ایک دروازہ کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا ابھی وہ وہاں سے نکلنے کا آئیڈیا سوچ رہی تھی عشارب کے ہاتھ پھر سے پکڑنے پر اسے معصوم سی شکل بنا کر دیکھتی ہے وہ بیچارہ پھنس بھی جاتا مگر

